

اسلامی نصیحت

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

طلب العلم فریضة علی کل مسلم

بچوں اور بڑوں کے لیے یکساں مفید

اسلامی تربیتی نصاب



WWW.NAFSEISLAM.COM

از قلم

ترجمان اہلسنت

ابوالحق علامہ مولانا غلام مرتضی ساقی مجددی زید مجدہ

جملہ حقوق طبع و نشر

نام کتاب..... اسلامی تربیتی نصاب

مصنف..... ابوالحق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

کمپوزنگ..... ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی

03466049748

با اہتمام..... شیخ محمد سرور اویسی

اشاعت بار دوم..... جون 2010ء

تعداد..... 1100

صفحات..... 146

ہدیہ.....

ملنے کے پتے

سنی پبلیکیشنز گوجرانوالہ، مین بازار محلہ رحمت پورہ نوشہرہ روڈ

WWW.NAFSEISLAM.COM



تقریظ سعید

شیخ الحدیث والتفسیر، حضرت، علامہ

پیر مفتی غلام رسول قاسمی مدظلہ العالی

(سرگودھا)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء

والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد!

محبوب کریم ﷺ نے دین متین کی اشاعت و تبلیغ کے لیے متعدد طریقے اختیار فرمائے تدریس، تقریر، تحریر، مناظرہ، روحانی توجہ وغیرہ۔

سوال، جواب کا طریقہ فاسئلوا اہل الذکر۔ (الانبیاء، ۷، النحل، ۳، ۴) اور انما شفاء

العی السوال (مشکوٰۃ صفحہ ۵۵) اور سلونی سلونی (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۳) وغیرہ

سے ثابت ہے۔ خصوصاً بچوں کے ذہن میں معلومات کو نقش کرنے کا یہ نہایت مؤثر

طریقہ ہے۔

فقیر نے حضرت علامہ ابوالحق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب

”اسلامی تربیتی نصاب“ کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے، شاید ہی کوئی بات نکاح غائر سے بچ

گئی ہو۔ فقیر نے اس کتاب کو اس موضوع پر ایک نہایت معلوماتی اور بچوں کے لیے

نہایت اہم کتاب پایا ہے۔ ابتدائی مدارس میں خصوصاً حفظ و ناظرہ کے متوازی اگر یہ

کتاب پڑھا دی جائے تو جاہل حفاظ کی بجائے اچھی خاصی سوجھ بوجھ والے دین فہم

حضرات منظر پر آسکتے ہیں۔

مصنف کی دیگر کئی کتب بھی فقیر کے مطالعہ میں آئی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار اور دینی غیرت و حمیت سے لبریز نوجوان فاضل ہیں اور بات تحقیق سے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جناب کی خدمات کو اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف قبول عطا فرمائے اور دینی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے

آمین

فقیر غلام رسول قاسمی

از

سرگودھا



پیش لفظ

از پروفیسر محمد شہباز احمد قادری الازہری

ایم۔ اے عربی اسلامیات

پنجاب کالج آف کامرس گوجرانوالہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد قال اللہ تعالیٰ وقل رب
زدنی علما وقال النبی طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم صدق اللہ العظیم
وصدق رسولہ النبی الکریم۔

مذہبِ عالم کے مطالعہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ اسلام ہی
ایسا دین مبین ہے جس نے تحصیلِ علم پر سب زیادہ زور دیا ہے۔ قرآن و حدیث میں بے
شمار دلائل اس حقیقت کا بین ثبوت ہیں۔

قابلِ غور امر یہ ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسان علم کی بنا پر حیرت انگیز کارنامے سر
انجام دے رہا ہے۔ مظاہرِ کائنات کو مسخر کر کے زندگی کو مادی وسائل کے ساتھ آرام دہ
بنایا جا رہا ہے۔ جبکہ تزکیہ نفوس، اخلاقیات اور آدابِ انسانیت کے حوالے سے کوئی
خاص پیش رفت نہیں ہو رہی۔

اسلام کی پہلی یونیورسٹی ”صفہ“ کے طلباء اور آج کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں، کالجز، مدارس
اور انسٹیٹیوٹس کے طلباء کے کردار و عمل میں نمایاں فرق کی آخر کیا وجہ ہے؟ ذرا غور کریں
تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ علم کے حقیقی پہلو اور اس کی مقصدیت کو نہ سمجھنے یا چھوڑ دینے
کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ ہم نے علم سے مراد صرف مختلف کلاسز کے مخصوص نصاب کو پڑھ کر

ڈگریوں کا حصول سمجھا ہے، جبکہ علم کا حقیقی پہلو، سیکھنا یعنی تربیت کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ آج ہمارے مدارس اور یونیورسٹیوں میں مختلف علوم و فنون پڑھانے اور اعلیٰ تحقیق کے لئے بہت کام ہو رہا ہے، حکومتیں اس کام کے لئے خاطر خواہ فنڈز مہیا کر رہی ہیں مگر طلباء کے کردار کو نکھارنے اور اسلامی اصولوں پر ان کی تربیت کا عمل جو کہ تعلیم کا مقصد ہے بالکل مفقود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونیورسٹیوں سے فارغ ہونے والے طلباء کے ہاتھوں میں ڈگریاں تو ضرور ہوتیں ہیں مگر وہ تعلیم کے حقیقی مقصد، تربیت سے تہی دامن ہوتے ہیں۔

آج کے زمانے میں ”علم“ سے مراد صرف پڑھنا پڑھانا لیا جاتا ہے، جبکہ علم اپنے معنی و مفہوم میں بہت وسیع ہے۔ لغوی اعتبار سے بھی علم سے مراد صرف پڑھنا پڑھانا ہی نہیں بلکہ سیکھنا اور سکھانا یعنی تربیت بھی مراد ہے کیونکہ عربی زبان میں صرف پڑھنے کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے ”قرأ“ کا لفظ مستعمل ہے۔

اور اسلام کا طرہ امتیاز بھی یہی ہے کہ اس نے علم کے ساتھ ساتھ تہذیب و تربیت کا اہتمام بھی کیا ہے، اسلام کی پہلی یونیورسٹی میں ”اصحاب صفہ“ کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی دی جاتی ہے۔ معلم حق، حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (بے شک رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے) کے مصداق اپنے طلباء کیلئے بہترین نمونہ بھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور معلم کائنات ﷺ سے تعلیم و تربیت پا کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب میدان عمل میں آئے تو ایک تہائی دنیا کو اسلام کا گہوارہ بنا دیا۔ تعلیم اور تربیت ایک

دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ تربیت کے بغیر اعلیٰ تعلیم کا حصول ممکن نہیں اور علم کے بغیر تربیت کا عمل ناممکن ہے۔ اس لئے جب تک پڑھنے پڑھانے کے مروجہ طریقہ کے ساتھ ساتھ تربیت و کردار سازی کا عمل مربوط نہیں ہوگا اس وقت تک تعلیم کا حقیقی مقصد پورا نہیں ہو سکتا، اور اسلام کے تصور علم کا مقصد بھی انسان کو گفتار کا نہیں بلکہ کردار کا غازی بنانا ہے۔

موجودہ دور میں تربیت و کردار سازی کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر فاضل مصنف جناب ابو الحقائق مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب مدظلہ العالی نے یہ کتاب ”اسلامی تربیتی نصاب“ خاص طور پر تربیتی انداز میں تحریر فرمائی ہے۔ ابتدائی اسلامی معلومات کو نہایت دل نشیں اور سہل ترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ عقائد سے لیکر اعمال تک اور ایک مسلمان کو پیش آنیوالے روزمرہ مسائل کو نہایت آسان انداز میں تحریر کرنا مصنف کے حسن قلم کا طرہ امتیاز ہے۔ جابجا، باحوالہ دلائل نے نہ صرف کتاب کو تحقیقی اسلوب بخشا ہے بلکہ فاضل مصنف کی قرآن حدیث پر گہری نظر کی عکاسی بھی کر دی ہے، انداز بیان نہایت دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ سوال و جواب کے تکرار نے کتاب کو جدید اسلوب عطا کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب اپنی افادیت کے لحاظ سے نہ صرف بچوں بلکہ بڑوں کے لئے بھی نہایت مفید ثابت ہوگی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو اس کاوش پر اجر عظیم عطا کرے۔

ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

العبد

پروفیسر محمد شہباز قادری الازہری

بسم الله الرحمن الرحيم

عرض مصنف

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الامين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد!

موجودہ دور علم و فن اور تعلیم و تربیت کے عروج کا دور سمجھا جاتا ہے، ہر شخص اعلیٰ تعلیم کے حصول میں در، در کے چکر کاٹ رہا ہے اور جب کسی کو زبان الٹی کر کے Yes، No، ڈیڈی، می اور اسی طرح کے مزید چند ڈائیلاگ بولنا آجائیں تو وہ خود کو بڑا خوش قسمت، بلند منصب اور معاشرہ کا معزز ترین فرد سمجھنے لگتا ہے اور اسی طرح کے الفاظ بول کر اپنی ناک اونچی کرنے کے زعم میں مبتلا رہتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ”گوروں“ کی یہ ”کالی زبان“ نہ بول سکے تو اسے Dull (احمق) تصور کیا جاتا ہے۔

بعض حضرات تو محض چند الفاظ رٹ کر اپنی ”عزت“ بنانے کے چکروں میں ہوتے ہیں اور بس!..... لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ایسے لوگ کہلاتے تو مسلمان ہیں لیکن زیادہ تر ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اسلام کی ابتدائی تعلیم سے بھی بے بہرہ اور تہی دامن ہوتے ہیں۔ کلمہ اور نماز تک کا تلفظ (لفظ پڑھنے کا طریقہ بھی) درست نہیں ہوتا، وضو اور طہارت کا صحیح طریقہ نہیں آتا۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ زیادہ تر والدین نے ابتداء سے ہی اپنی اولاد کو دینی اور مذہبی تربیت سے محروم رکھا ہے، پیدا ہوتے ہی اسے تلاوت و نعت کی جگہ گانوں کی آواز سننے کو ملی، جب کچھ قوت گویائی حاصل ہوئی تو کلمہ طیبہ کی جگہ

ابو، امی اور خاندان کے بڑے لوگوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دینا سکھایا اور کچھ مزید ہوش سنبھالا تو وہ زمانہ لڑتے جھگڑتے گزر گیا۔ نہ ماں نے ”پہلی تربیت گاہ“ ہونے کا کردار ادا کرتے ہوئے اسے احساس دلایا کہ وہ مسلمان ہے اور اس پر اسلام کے کچھ حقوق اور فرائض ہیں اور نہ ہی باپ نے اپنا اسلامی فریضہ ادا کرتے ہوئے اسی کسی دینی ماحول کے حوالے کیا اور نہ ہی بذات خود تعلیم و تربیت کی ذمہ داری سنبھالی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب وہ ”بہادر خان“ اسلام اور مسلمانی کو صرف ”مولویت“ قرار دے کر اس کے تصور سے بھی دور بھاگنے لگا اور نتیجہ یہ نکلا کہ

نہ سیکھا دین رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

اور پھر

کیا کہوں احباب کیا کارے نمایاں کر گئے
بی۔ اے کیا، نوکر ہوئے، پنشن ملی اور مر گئے

ظاہر ہے کہ ایسا انسان اور تو سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن وہ اسلامی معاشرے کا فرد کہلانے کا حقدار نہیں ہے، کیونکہ اسلام کے نزدیک اصل اور بنیادی چیز دینی اور مذہبی تربیت ہے، باقی سب ہیچ..... ملاحظہ ہو!

○..... حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۷)

یعنی باپ کا اپنی اولاد کے لیے اچھے ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں۔

○.....ایک اور مقام پر فرمایا:

من كانت له ثلاث بنات او ثلاث اخوات او ابنتان او اختان فاحسن

صحبتهن واتقى الله فيهن فله الجنة (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۳)

جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں، دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں، اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور ان کے متعلق خدا سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

○.....مزید ارشاد فرمایا:

إذا أفصح أولادكم فعلموهم: لا اله الا الله۔ الخ۔ (عمل اليوم واللیة صفحہ ۱۴۵)
جب تمہاری اولاد واضح طور پر باتیں کرنے لگے تو انہیں لا اله الا الله کی تعلیم دو۔

○.....ایک اور روایت میں فرمایا:

ادبوا اولادكم على ثلاث خصال حب نبيكم وحب اهل بيته وقرأة

القرآن۔ (الجامع الصغير جلد ۱ صفحہ ۴۲)

یعنی اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ! اپنے نبی ﷺ کی محبت، آپ ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی الفت اور قرآن کی تلاوت۔

☆.....حضرت زیاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نحن نقرأ القرآن ونقرئه ابناءنا ويقرئه ابناءنا ابناؤهم الى يوم

القيامة۔ (ابن ماجہ صفحہ ۳۰۳، مشکوٰۃ صفحہ ۳۸)

یعنی: ہم خود بھی قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو بھی سکھاتے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو قیامت تک قرآن سکھاتے رہیں گے۔

ترمذی کی روایت میں ہے وقد قرأنا القرآن فوالله لتفرأنه نسائنا وابنائنا۔

الحديث۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۰، دارمی جلد ۱ صفحہ ۹۹)

اور تحقیق ہم نے قرآن پڑھا قسم بخدا! ہم اسے ضرور بضرور خود پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو پڑھائیں گے۔

معلوم ہوا کہ والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دینی تعلیم دیں یا دلوائیں تاکہ اسے دین فطرت یعنی اسلام کی خوبیوں کا علم ہو اور اس کی زندگی اسلام کے آفاقی اصولوں کے سانچے میں ڈھل جائے اور دارین کی سعادتوں سے بہرہ یاب ہو سکے۔

زیر نظر کتاب ”اسلامی تربیتی نصاب“ میں اسی دینی تربیت کے جذبہ کے پیش نظر عقائد و اعمال کے چند ضروری مسائل کو سوال و جواب کے انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ انہیں یاد کرنے میں سہولت رہے، یہ کتاب اگرچہ بچوں اور نوجوانوں کے لیے لکھی گئی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ عمر رسیدہ اور اہل علم حضرات بھی اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں، کیونکہ اس میں ضروری مسائل کے حوالہ جات درج کر کے اہل علم کے ذوق کی تسکین بھی کر دی گئی ہے۔ پوری کوشش کے باوجود غلطی کا امکان موجود ہے لہذا اہل علم اگر کسی فقہی، فنی یا کتابت کی غلطی پر مطلع ہوں تو آگاہ فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے احوال کی اصلاح فرمائے۔ آمین

خیر اندیش:

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

03007422469

بسم الله الرحمن الرحيم

باب الایمان

توحید و شرک

سوال..... آپ کون ہیں؟

جواب..... میں مسلمان ہوں۔

سوال..... مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب..... جو اسلام کا پیروکار ہو۔

سوال..... اسلام کا کیا مطلب ہے؟

جواب..... ماننا، تسلیم کرنا، سر جھکانا، یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات

پر عمل کرنا اور ان کے ارشادات کے سامنے سر جھکا لینا۔

سوال..... اسلام کیسا دین ہے؟

جواب..... اسلام، اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔

سوال..... اسلام کی بنیاد کس چیز پر ہے؟

جواب..... اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

سوال..... وہ پانچ چیزیں کونسی ہیں؟

جواب..... ۱۔ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور سیدنا محمد ﷺ

اس کے بندے اور رسول ہیں..... ۲۔ نماز قائم کرنا..... ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا..... ۴۔ ماہ

رمضان کے روزے رکھنا..... ۵۔ خانہ کعبہ کاج کرنا ہے، (بخاری جلد ۱ صفحہ ۶)

سوال..... اسلام میں داخل ہونے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب..... اگر کوئی غیر مسلم دین اسلام میں داخل ہونا چاہے تو سب سے پہلے غسل کرے، پھر پاک لباس پہنے اور کلمہ شہادت پڑھے اور دین کی تمام ضروری باتوں کو تسلیم کرے اور ان پر ثابت قدمی اختیار کرے۔

سوال..... اسلام قبول کرنے کا کیا فائدہ ہوگا؟

جواب..... اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے، وہ پاک اور صاف ہو جائے گا اور اگر وہ اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارے گا تو (انشاء اللہ العزیز) اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی ابدی نعمتوں کے دروازے کھول دیگا۔

سوال..... کلمہ طیبہ کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... کلمہ طیبہ جنت کی چابی اور ذریعہ نجات ہے، بہترین ذکر اور کلمہء اخلاص ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہے۔

سوال..... اللہ (عزوجل) کس ذات کا نام ہے؟

جواب..... اللہ (عزوجل) ساری کائنات کو پیدا کرنے والے اور تمام مخلوق کے پروردگار کا اسم مبارک ہے۔

سوال..... کیا اللہ تعالیٰ کا ایک ہی نام ہے؟

جواب..... نہیں، اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام بے شمار ہیں، اس کے ننانوے نام تو بہت مشہور ہیں جو کہ کتب حدیث میں مذکور ہیں۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۸۹)

سوال..... کیا اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ کو یاد کرنے کی کوئی فضیلت بھی ہے؟

جواب..... کیوں نہیں! اللہ (عزّوجل) کے رسول سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۹)

بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

سوال..... اللہ (عزّوجل) کے وجود کی کیا دلیل ہے؟

جواب..... ساری کائنات اللہ (عزّوجل) کے موجود ہونے کی دلیل ہے۔

سوال..... وہ کیسے، وضاحت کریں؟

جواب..... یہ واضح ہے کہ اگر ہم کوئی چیز دیکھتے ہیں تو فوراً ہماری عقل یہ فیصلہ کرتی ہے کہ

یقیناً اس کو کسی کاریگر نے بنایا ہے، اگرچہ اسے ہم نے اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو، ایسے ہی

یہ زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے، سیارے، انسان، حیوان اور باقی تمام مخلوق بھی

اپنے پیدا کرنے والے کی ذات کی گواہی دیتی ہے، جب انسان کے قدم کا نشان اس

کے وجود پر دلالت کرتا ہے تو یہ پورا جہان بھی اللہ تعالیٰ کے ہونے کی دلیل ہے۔

سوال..... اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

جواب..... اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، اس کے متعلق اس طرح سوچنا بھی غلط ہے۔

سوال..... کیا اللہ تعالیٰ کے بیوی، بچے بھی ہیں؟

جواب..... نہیں وہ ان چیزوں سے پاک ہے، یہ بندوں کی صفیتیں ہیں۔

سوال..... ہم سب کس کے محتاج ہیں؟

جواب..... اللہ تعالیٰ کے۔

سوال..... وہ کس کا محتاج ہے؟

جواب..... اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں۔

سوال..... اللہ تعالیٰ کا کیا تعارف ہے؟

جواب..... وہ ساری مخلوق کا خالق و مالک ہے، ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ تک رہے گا، وہ ہر کمال، ہر شان اور ہر خوبی کا جامع ہے، ہر طاقت و قدرت اسی کے پاس ہے، ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، ساری کائنات اس کے ماتحت ہے، وہ ہر ایک کو روزی دیتا ہے زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے، وہ بے نیاز بھی ہے اور بندہ نواز بھی، تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں، اس کے مقابلہ میں کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا، اس نے اپنے بندوں کو بہت ساری نعمتیں عطا فرما رکھی ہیں اور اپنے محبوبوں کو ساری دنیا سے زیادہ شانیں عطا فرمائی ہیں۔ کوئی اس کی تعریف اور عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

سوال..... کیا اللہ تعالیٰ سوتا اور تھک بھی جاتا ہے؟

جواب..... ہر گز نہیں، اسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ۔

سوال..... وہ کھاتا پیتا کب ہے؟

جواب..... یہ بندوں کے کام ہیں، وہ سب کو کھلاتا پلاتا ہے، خود نہیں کھاتا۔

سوال..... اس کا علم کتنا ہے؟

جواب..... بے حد و بے حساب، وہ ہر ظاہر اور چھپی چیز کو حتیٰ کہ ہمارے دلوں کے

ارادوں کو بھی جانتا ہے۔ جو کام ہم بعد میں کرتے ہیں وہ انہیں پہلے ہی سے جانتا ہے۔

سوال..... ہمیں کس کی عبادت کرنی چاہیے؟

جواب..... صرف اللہ تعالیٰ کی۔

سوال..... کسی اور کی عبادت کرنا کیسا ہے؟

جواب..... سراسر شرک ہے، جس کی ہرگز معافی نہیں۔

سوال..... توحید خداوندی کا کیا معنی ہے؟

جواب..... اس بات کی تصدیق کرنا کہ تمام کائنات کا خدا معبود اور مسجود ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، اس کی ذات، صفات اور عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی اس نے کسی جنا کو ہے ساری مخلوق اسکی محتاج ہے لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں۔

سوال..... شرک کیا ہے اور مشرک کسے کہتے ہیں؟

جواب..... اللہ عزوجل کی ذات، صفات یا عبادت میں کسی مخلوق کو شامل کرنا شرک کہلاتا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔

سوال..... کیا جو لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے بولا جائے اسے مخلوق کے لیے بولنا شرک ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں..... کیونکہ کئی صفاتی ناموں کو خود قرآن مجید میں بھی مخلوق کے لیے بھی بولا گیا ہے۔

سوال..... اس کی ایک دو مثالیں پیش کریں؟

جواب..... مثلاً اللہ تعالیٰ ”زندہ“ ہے، اسی طرح مخلوق کو بھی اللہ تعالیٰ نے زندگی عطا فرما کر ”زندہ“ کیا ہے۔ (البقرہ، ۲۸) اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر (سننے والا اور دیکھنے والا) ہے، جبکہ اس نے مخلوق کو بھی سننے والا اور دیکھنے والا بنایا ہے (الدھر۔ ۱)۔ اللہ تعالیٰ علیم (علم والا) ہے اس نے انسانوں کو بھی علم عطا کیا ہے۔ (البقرہ، ۲۵۵) اللہ تعالیٰ رؤف و رحیم ہے، جبکہ اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی رؤف و رحیم کہا ہے۔ (التوبہ ۱۲۸)

سوال..... کیا مخلوق کو مشکل کشا، حاجت روا اور مددگار ماننا شرک ہے؟

جواب..... نہیں! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو مشکل دور کرنے کی، حاجت پوری کرنے کی اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی طاقت دے رکھی ہے۔ بلکہ جو آدمی یہ کہے کہ اللہ کی مخلوق میں کوئی مشکل کشا، حاجت روا اور مددگار نہیں ہے۔ وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی عطا کا انکار کرتا ہے۔

سوال..... کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو پکارنا شرک ہے؟

جواب..... نہیں! صرف پکارنے سے شرک نہیں ہوتا، کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے نبیوں، رسولوں، مومنوں اور انسانوں کو پکارا ہے، انبیاء و رسل (علیہم الصلوٰۃ والسلام) بھی اپنی امتوں کو پکارتے رہے ہیں، آج ہر کوئی اپنے مقصد کے لیے دوسرے کو پکارتا ہے، ہاں اگر کسی کو خدا، معبود اور عبادت کے لائق سمجھ کر پکارا جائے تو ایسی پکار یقیناً شرک ہے، قرآن وحدیث میں اسی پکار کو غیر اللہ کی عبادت قرار دے کر شرک کہا گیا ہے۔

سوال..... کیا کسی کی تعظیم کرنا شرک ہے؟

جواب..... ہر گز نہیں! بلکہ مسلمانوں کو نبیوں، رسولوں، ولیوں، بیت اللہ، قرآن مجید کا ادب حتیٰ کہ مسلمانوں کی قبروں اور نبیوں، ولیوں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی تعظیم اور ان کے ادب کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال..... شرک کیسا جرم ہے؟

جواب..... شرک بہت بڑا جرم ہے، اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن شرک معاف نہیں کرتا۔

سوال..... کسی مسلمان کو مشرک کہنا کیسا ہے؟

جواب..... کسی مسلمان کو مشرک کہنا بہت بڑا بہتان ہے، ایسا آدمی خود مشرک ہو جاتا ہے
سوال..... کیا اہل سنت و جماعت مشرک یا بدعتی ہیں؟

جواب..... معاذ اللہ! اہل سنت و جماعت ہی تو وہ لوگ ہیں جو حضور ﷺ کے زمانہء
ظاہری سے لے کر آج تک قرآن و سنت کے مطابق چل رہے ہیں۔ انہیں مشرک یا
بدعتی کہنا بہت بڑا جھوٹ اور قرآن و حدیث کا انکار کرنا ہے۔

سوال..... اہل سنت و جماعت کی صداقت کی کیا دلیل ہے؟

جواب..... اس سے بڑی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ ظاہری زمانہ رسالت سے لے کر آج
تک یہ جماعت قائم و دائم ہے۔ اور خود رحمت دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی
امت کے تہتر فرقوں میں سے صرف اہل سنت و جماعت ہی کو جنتی اور نجات پانے والے
قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو! احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۲۲۴، المصلح والنحل جلد ۱ صفحہ ۲۱، تمہید ابی الشکور
سالمی

سوال..... کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ”اہلسنت“ تھے؟

جواب..... جی ہاں! امام ابن شہاب زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے لوگ
(صحابہ) اہلسنت تھے۔ (منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۲۰)

سوال..... اہل سنت کی نشانی کیا ہے؟

جواب..... کئی نشانیاں ہیں، مثلاً: حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما
کو باقی تمام صحابہ کرام سے افضل مانا۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
سے محبت کرنا (شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۴۹، البر اس صفحہ ۳۰۲، مرقاة جلد ۲ صفحہ ۷۷)

ایک نشانی علامہ سخاوی نے حضرت امام زین العابدین ؑ کے حوالے سے یہ لکھی ہے
”عَلَامَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ كَثْرَةُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ“ (القول البدیع ص ۵۲)

اہل سنت کی نشانی نبی کریم ﷺ پر کثرت سے صلوٰۃ (درود) پڑھنا ہے۔

سوال..... کیا بریلوی کوئی نیا فرقہ ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں! بریلوی کوئی نیا فرقہ نہیں، بلکہ اہلسنت وجماعت کو عرف عام میں
بریلوی کہا جاتا ہے۔ اس کی نسبت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کی جاتی
ہے جبکہ آپ نے کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا، بلکہ ساری زندگی مسلک حق اہلسنت وجماعت کی
تبلیغ و حفاظت فرمائی ہے۔

سوال..... بریلوی نسبت کا کیا مقصد ہے؟

جواب..... اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اہلسنت کا ان گستاخ فرقوں سے کوئی تعلق نہیں
ہے، ہم ادب اور محبت والے لوگ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ آج کل
بے ادب اور گستاخ لوگوں کا مقابلے کرنے والے افراد کو سنی، حنفی، بریلوی کہا جاتا ہے۔

سوال..... کیا بریلوی کہلانا ضروری ہے؟

جواب..... نہیں! کوئی ضروری نہیں یہ صرف موجودہ دور میں ”اصلی سنی“ اور ”نقلی سنی“
کی پہچان کے لیے بولا جاتا ہے اور وہ بھی صرف پاکستان اور ہندوستان میں۔

سوال..... کیا پہلے مسلمان بھی سنی تھے؟

جواب..... ہاں! عقیدے کے اعتبار سے وہ سنی ہی تھے۔

سوال..... یہ کہاں لکھا ہے؟

جواب..... اس پر بہت سارے حوالہ جات موجود ہیں لیکن یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جسے مخالفین کے ”شیخ الاسلام“ ثناء اللہ امرتسری وہابی نے خود لکھا ہے: اسی (۸۰) سال پہلے قریباً سب اسی خیال کے تھے، جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے، ملاحظہ ہو! شمع توحید صفحہ ۵۳، مطبوعہ مکتبہ عزیز یہ لاہور اور صفحہ ۴۰ مطبوعہ امرتسر و سرگودھا۔

سوال..... کیا دیوبندی حضرات بھی اہلسنت ہیں؟

جواب..... نہیں! بلکہ یہ ایک نیا فرقہ ہے جس کی بنیاد رشید گنگوہی اور قاسم نانوتوی نامی دو آدمیوں نے رکھی ہے۔ دیکھیے! دیوبندیوں کی معتبر کتاب ”صحبتے با اولیاء“، صفحہ ۱۲۶۔

سوال..... وہابی کون لوگ ہیں؟

جواب..... یہ بھی ایک نیا فرقہ ہے جو مسلمانوں کو بلا وجہ مشرک و بدعتی بناتا پھرتا ہے، اس فرقے کے بڑوں نے بھی مانا ہے کہ یہ نیا فرقہ ہے۔ (الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ صفحہ ۱۳۹)

سوال..... کیا ان فرقوں سے تعلق قائم کرنا چاہیے؟

جواب..... بالکل نہیں! کیونکہ ان کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیاروں کی شان میں گستاخیاں موجود ہیں اس لیے ان سے الگ رہنا چاہیے۔

سوال..... وہ کون سی کتابیں ہیں؟

جواب..... تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، تحذیر الناس، حفظ الایمان، براہین قاطعہ، طریق محمدی، ہدیۃ المہدی، کتاب التوحید وغیرہ۔

سوال..... دیوبندیوں کی پہچان کے لیے کون سی کتابیں پڑھیں؟

جواب..... دیوبندی مذہب (مولانا غلام مہر علی)، مطالعہ دیوبندیت (ابوالحق غلام مرتضیٰ

ساقی مجددی)، دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف (مولانا محمد کاشف اقبال مدنی)
سوال..... وہابیوں کے متعلق کون سی کتب ہیں؟

جواب..... وہابی مذہب (مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمہ اللہ) مطالعہ وہابیت (ابوالحقوق غلام
مرتضیٰ ساقی مجددی) وہابیت کے بطلان کا انکشاف (مولانا محمد کاشف اقبال مدنی)
سوال..... قادیانی کون سا فرقہ ہے؟

جواب..... مرزا غلام احمد قادیانی کذاب و دجال نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اس بد بخت کو
ماننے والے افراد کو قادیانی یا مرزائی کہتے ہیں۔
سوال..... یہ کون لوگ ہیں؟

جواب..... گستاخ، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

سوال..... اس فرقے کے رد کے لیے کون سی کتابیں پڑھیں؟

جواب..... مطالعہ قادیانیت (ابوالحقوق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی)، قادیانی مذہب (پروفیسر محمد
الیاس برٹی رحمہ اللہ) ضرب خاتم اور محاسبہ قادیانیت (مولانا غلام رسول قاسمی)

سوال..... شیعہ کیسا فرقہ ہے؟

جواب..... یہ لوگ محبت اہلبیت ﷺ کا نام لے کر صحابہ کرام ﷺ کی شان میں توہین اور
بے ادبی کرتے ہیں، ان کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اہلبیت
اطہار ﷺ کی شان میں گستاخیاں موجود ہیں۔

سوال..... ان کے رد کے لیے کون سی کتب مناسب ہیں؟

جواب..... شیعہ مذہب (حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ) آئینہ شیعہ نما (حضرت
مولانا فیض احمد اویسی) تحقیقی محاسبہ (مولانا محمد کاشف اقبال مدنی) مسلک اہلبیت کتب شیعہ کی

روشنی میں (ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی)۔

نبوت و رسالت

سوال..... حضرت محمد ﷺ کون ہیں؟

جواب..... ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب، سب نبیوں کے سردار اور خدا کے آخری پیغمبر ہیں، جو مخلوق کی رشد و ہدایت کے لیے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل و اعلیٰ مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے، سب نبی آپ ﷺ کی آمد کی خوشخبری دیتے رہے ہیں۔

سوال..... کیا آپ ﷺ سے قبل بھی کوئی نبی یا رسول آیا ہے؟

جواب..... جی ہاں! آپ ﷺ سے پہلے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور تین سو تیرہ رسول، اللہ کے احکامات لے کر تشریف لائے ہیں (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۱، مستدرک جلد ۲ صفحہ ۹۷) (۵)

سوال..... کیا تمام نبیوں کو ماننا لازمی ہے یا صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ماننا ہی کافی ہے؟

جواب..... جس طرح آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ماننا لازمی ہے ایسے ہی باقی تمام نبیوں کو ماننا بھی ضروری ہے، اور کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔

سوال..... آپ کے بعد کوئی نبی کیوں نہیں آیا؟

جواب..... ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے کے بعد نبوت کا

سلسلہ ختم ہو چکا ہے، دین اسلام کی تکمیل ہو چکی ہے، لہذا اب کسی نئے نبی کی کوئی ضرورت نہیں اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا اور نہ ہی کوئی نیا نبی آ سکتا ہے۔

سوال..... اس کی کوئی مثال دے کر وضاحت کریں؟

جواب..... ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں: جس طرح کوئی بادشاہ بہت خوبصورت محل بنائے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دے تو دیکھنے والے کہتے ہیں کہ بادشاہ نے محل بڑا خوبصورت بنایا ہے لیکن یہ اینٹ کی جگہ خالی ہے، جو اس کی خوبصورتی کے خلاف ہے، پھر بادشاہ وہ ایک اینٹ بھی لگا دیتا ہے جس سے وہ محل مکمل ہو جاتا ہے، ایسے ہی تمام انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) نبوت کے محل کی اینٹیں ہیں اور میں آخری اینٹ ہوں، لہذا میرے آجانے پر نبوت کا محل مکمل ہو چکا ہے اب کسی نئی اینٹ (نئے نبی) کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۱، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

سوال..... اگر کوئی آدمی آپ کے بعد بھی کسی نئے نبی کو مانے تو وہ کیسا ہے؟

جواب..... ایسا آدمی دین اسلام سے خارج ہے۔

سوال..... حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کا زمانہ کہاں تک ہے؟

جواب..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیامت تک کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے، پہلے نبیوں کی نبوت محدود ہوتی تھی، جب کہ آپ نہ صرف انسانوں کے لیے بلکہ چرند، پرند، درند، زمین و آسمان حتیٰ کہ جنوں، فرشتوں، حوروں اور پہلے رسولوں کے لیے بھی نبی اور رسول بن کر آئے ہیں، اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا: ”أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً“

مجھے ساری مخلوق کے لیے (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۹۹، مشکوٰۃ

صفحہ ۵۱۲)

سوال..... کیا پہلے نبیوں نے آپ کے متعلق کوئی بشارتیں دی تھیں؟

جواب..... جی ہاں! تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں آپ کا ذکر موجود ہے، حتیٰ کہ عیسائیوں کی موجودہ انجیلوں میں بھی آپ کے متعلق بشارتیں ملتی ہیں۔

سوال..... کیا رسول انسان ہی ہوئے ہیں یا کسی اور مخلوق سے بھی آئے ہیں؟

جواب..... امتوں کی رہنمائی اور تبلیغ کے لیے نبی یا رسول صرف انسانوں میں ہی ہوئے ہیں اور وہ بھی صرف مرد ہی، کوئی عورت نبی یا رسول نہیں ہوئی۔

سوال..... رسولوں کو بھیجنے کا کیا مقصد تھا؟

جواب..... تمام انسان اللہ تعالیٰ سے خود ہی احکام نہیں لے سکتے، اس لئے نبی اور رسول، اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر ایک نورانی قوت پیدا کر رکھی ہوتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو حاصل کر کے دوسرے انسانوں تک پہنچاتے ہیں۔ نبیوں اور رسولوں کے وسیلہ سے ہی اللہ تعالیٰ کی خوشی اور ناراضگی کا پتہ چلتا ہے، جس سے انسان خدا کی رضا والے عمل کر کے اور اس کی ناراضگی والے کاموں سے بچ کر قرب خداوندی حاصل کر لیتا ہے، اگر نبی اور رسول نہ ہوتے تو ہمیں ان احکام کا پتہ نہ چلتا۔

سوال..... پیغمبروں اور عام انسانوں میں کیا فرق ہے؟

جواب..... زمین و آسمان سے بھی زیادہ فرق ہے، وہ خدا کے خاص اور رازدان بندے ہوتے ہیں، اللہ ان کی نگرانی اور تربیت خود فرماتا ہے، وہ ہر گناہ سے معصوم، ہر قسم کی برائی سے پاک، سب سے بڑھ کر عبادت گزار، پرہیزگار، خوبصورت اور تمام اچھے اخلاق کا مجسمہ ہوتے ہیں، وہ حسب و نسب میں تمام نوع انسانی سے افضل ہوتے ہیں، کوئی فرشتہ

بھی ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، بڑے سے بڑا ولی ان کے اصحاب کے برابر بھی نہیں ہو سکتا، انہیں بارگاہ ربوبیت میں بہت بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔

سوال..... کیا نبی اللہ تعالیٰ کے شریک ہوتے ہیں؟

جواب..... استغفر اللہ! کوئی بھی مسلمان کسی نبی کو اللہ کا شریک ہرگز نہیں مانتا، وہ تو اللہ کے حبیب اور اس کے قریب ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار خوبیوں اور لاتعداد عظمتوں سے نواز رکھا ہوتا ہے، ان عطائی عظمتوں کی وجہ سے انہیں اللہ کا شریک ماننا یعنی ان کی عبادت کرنا کسی مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔


سوال..... کیا نبیوں کی تعظیم کرنی چاہیے؟

جواب..... جی ہاں! دین کی بنیادی باتوں میں یہ بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد تمام نبیوں کی تعظیم کی جائے، اگر کوئی آدمی ان کی توہین کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اور ابلیس کے مردود ہونے کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ اللہ کے نبی حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم نہ کر سکا۔

سوال..... نبی کے معصوم ہونے کا کیا معنی ہے؟

جواب..... یعنی وہ تمام چھوٹے، بڑے گناہوں سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔

سوال..... نبیوں کے علاوہ بھی کوئی معصوم ہوتا ہے؟

جواب..... انسانوں میں سے تو صرف نبی ہی معصوم ہوتے ہیں، صحابہ کرام، اہلبیت عظام، ائمہ کرام یا اولیاء کرام میں سے کوئی بھی معصوم نہیں ہوتا، یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مقرب بندوں کو بھی اپنے فضل سے گناہوں سے  رکھے اور ان سے کوئی گناہ صادر نہ ہو، نیز فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں۔

سوال..... معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب..... انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ایسے کمالات جو لوگوں کی عقلوں کو عاجز کر دیں انہیں معجزہ کہتے ہیں۔

سوال..... کیا ہر نبی کے پاس معجزہ کا ہونا ضروری ہے؟

جواب..... جی ہاں! کیونکہ معجزہ نبوت کی دلیل ہوتا ہے۔

سوال..... ہر نبی کے پاس کتنے معجزے ہوتے ہیں؟

جواب..... ویسے تو نبوت کی سچائی کے لیے ایک معجزہ ہی کافی ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو الگ الگ معجزے عطا کیے، کسی نبی کو ایک اور کئی نبیوں کو متعدد معجزات عنایت فرمائے ہیں۔

سوال..... کیا معجزہ کو ماننا ضروری ہے؟

جواب..... ہاں! معجزہ کو ماننا لازمی ہے اور اسکا انکار کفر ہے۔ اس کے علاوہ نبی ﷺ کے کسی بھی قول، فعل اور کمال کا انکار کرنا کفر ہے۔

سوال..... کیا معجزہ نبی کے اختیار میں ہوتا ہے؟

جواب..... ہر معجزہ نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا، بعض معجزے وقتی ہوتے ہیں اور کچھ معجزے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نبیوں کو اختیار بھی دے دیا جاتا ہے۔

سوال..... معجزہ کے اختیاری ہونے پر کوئی مثال پیش کریں؟

جواب..... جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا تھا۔ وہ جب چاہتے اسے حکم دیتے اور وہ آپ کے تخت کو لے اڑتی۔ (ص ۳۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ وہ جب بھی چاہتے اپنا ہاتھ بغل میں دباتے اور جب باہر نکالتے تو وہ چمکنے لگتا۔ (طہ، ۲۲) اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اختیار دے دیا تھا کہ آپ جب بھی اپنا لعاب مبارک کسی کے زخم پر لگاتے، آنکھ میں رکھتے، یا ہنڈیا میں ڈالتے تو فوراً برکت ظاہر ہو جاتی۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۵، مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۵۶) اس کے علاوہ آپ کے اور بھی کئی معجزے اختیاری ہیں۔

سوال..... کیا نبیوں کے چاہنے سے کچھ ہو سکتا ہے؟

جواب..... بہت کچھ ہو سکتا ہے، مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کے چاہنے سے حضرت داؤد علیہ السلام کو چالیس سال عمر اور مل گئی۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، مشکوٰۃ ص ۲۳) حضرت نوح علیہ السلام کے چاہنے سے طوفان آگیا۔ (نوح، ۲۶)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی ﷺ کے چاہنے سے پچاس نمازیں کم ہو کر پانچ رہ گئیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۱) اسی طرح قبلہ بھی حضور ﷺ کے چاہنے سے ہی تبدیل ہوا تھا۔ (البقرہ، ۱۴۴)

سوال..... نبی بشر ہوتا ہے یا نور؟

جواب..... نبی بشر بھی ہوتا ہے اور چونکہ اس کی وجہ سے ظلم، کفر، گمراہی اور بے دینی کے اندھیرے ختم ہو جاتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں خدا کی معرفت کا نور آ جاتا ہے، وہ رشد و ہدایت کا سورج بن کر آتا ہے اسلئے اسے ”نور“ کہنا بھی اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

سوال..... کیا حضور اکرم ﷺ کو ”نور مجسم“ ماننا شرک ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں! حضور اکرم کو ”نور مجسم“ کہنے والے پر شرک کا فتویٰ لگانا قرآن و حدیث پر زیادتی اور اللہ و رسول (ﷺ) سے آگے بڑھنا ہے۔

سوال..... حضور ﷺ کے نور ہونے کا منکر کون ہے؟

جواب..... وہ قرآن و حدیث کا انکار کرتا ہے، جو کہ کفر ہے۔

سوال..... اگر کوئی نبی کو بشر نہ مانے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب..... ایسا شخص قرآن و حدیث کا منکر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال..... اگر کوئی نبیوں کے وسیلہ ہونے کا انکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب..... وہ بے دین ہے۔ اور جاہلوں والی بات کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنے احکامات اور ارشادات نبیوں کے ذریعے سے ہی عنایت فرمائے ہیں، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان وسیلہ ہوتے ہیں۔

سوال..... کیا بزرگوں کے وسیلہ سے دعا مانگنا شرک ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں! قرآن و حدیث میں اس کو کہیں بھی شرک نہیں کہا گیا، بلکہ ہمارے

نبی ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنے وسیلہ سے دعا مانگنے کا حکم دیا تھا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۱۰۰)

اور آپ ﷺ نے خود بھی اپنے اور پہلے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے دعا فرمائی

ہے۔ (طبرانی کبیر جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۸)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے وسیلے سے دعائیں کیا کرتے رہے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳۷)

سوال..... کیا نبیوں کے پاس کچھ علم بھی ہوتا ہے؟

جواب..... جی ہاں! نبیوں کے پاس علم کے خزانے ہوتے ہیں، کیونکہ وہ دنیا والوں کو

اللہ کے احکام سکھانے اور دینی مسائل بتانے کیلئے آتے ہیں۔

سوال..... کیا ان کے پاس غیب کی خبریں بھی ہوتی ہیں؟

جواب..... بالکل! نبیوں کے پاس غیب کی باتیں ہی تو ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ وحی کے

ذریعے انہیں غیب کی باتیں بتاتا رہتا ہے، جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کے متعلق قرآن مجید

میں ہے: تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ (ہود، ۴۹)۔

(اے محبوب!) یہ غیب کی باتیں ہیں جو چپکے سے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔

سوال..... حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو کس قدر غیب پر اطلاع ہے؟

جواب..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیب کے خزانوں پر غالب کر دیا، قرآن مجید میں ہر چھپی

اور ظاہر چیزوں کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تمام چیزوں کا علم آپ کو عطا فرما دیا

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ابتدائے خلق سے لے کر حشر، نشر اور جنت و دوزخ کے

بعد کے حالات کی بھی خبریں دے دی ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۵۳)

سوال..... کیا نبیوں کو بھی موت آتی ہے؟

جواب..... جی ہاں! قانون الہی ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ“ (آل عمران، ۱۸۵)۔

(ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے) نبیوں پر بھی پورا ہوتا ہے، کوئی انسان بھی اس

قانون کی زد سے باہر نہیں ہے۔ البتہ انبیاء کرام کو موت کے متعلق اختیار دیا جاتا ہے۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۱۶، ۶۷، جلد ۲ صفحہ ۶۴۱، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۲، مشکوٰۃ

صفحہ ۵۴۶)

سوال..... اختیار دیئے جانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب..... اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ان کی مرضی معلوم کی جاتی ہے، جب وہ اپنی

رضا کا اظہار کریں تب ان پر قانون پورا ہوتا ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۴۱، مشکوٰۃ ص ۵۴۷)

سوال..... کیا انبیاء کرام وفات کے بعد بالکل مٹی ہو جاتے ہیں؟

جواب..... ہرگز نہیں! مرنے کے بعد تو ایک عام انسان بھی مٹی نہیں ہوتا، بلکہ اسے قبر میں زندگی ملتی ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۸، مشکوٰۃ صفحہ ۲۶، ۲۵، ۱۴۲) اللہ کے برگزیدہ نبی کس طرح ختم ہو سکتے ہیں؟..... چنانچہ حدیث میں آتا ہے إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ (ابن ماجہ صفحہ ۱۱۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے مٹی پر نبیوں (ﷺ) کے پاک جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، پس اللہ کا نبی (ﷺ) زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

سوال..... نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

جواب..... جس فرد کو اللہ تعالیٰ نئی شریعت اور نئی کتاب دے کر معبود فرماتا ہے اسے رسول، اور جو پہلے والی شریعت اور کتاب کی تبلیغ کرے اسے نبی کہتے ہیں۔

سوال..... کیا سب نبی برابر ہیں؟

جواب..... نبی ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں، لیکن فضیلت و شان کے اعتبار سے ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور ہمارے آقا ﷺ سب سے اعلیٰ و افضل ہیں۔

سوال..... کیا کوئی شخص اپنی محنت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب..... نہیں، یہ مقام صرف اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہی عطا فرماتا ہے۔

سوال..... اگر کوئی نبی کے مثل ہونے کا دعویٰ کرے؟

جواب.....ایسا شخص جھوٹ بولتا ہے، عام انسان کسی بھی لحاظ سے نبیوں کی مثل نہیں ہو سکتے، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر اعتبار سے ممتاز اور بے مثل ہوتے ہیں۔

سوال.....کیا انسان ہونیء کی وجہ سے نبی ہماری مثل نہیں؟

جواب.....پھر تو ابو جہل کو بھی اپنی مثل کہنا چاہیے، کیونکہ وہ بھی آخر انسان ہی ہے ناں؟

سوال.....إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا کیا معنی ہے؟

جواب.....اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ظاہری صورت یعنی دیکھنے میں تم جیسا ہوں حقیقت میں بے مثل ہوں، کیونکہ میری طرف وحی آتی ہے۔

آسمانی کتابیں

سوال.....وحی کا مطلب کیا ہے؟

جواب.....وحی کا لفظی معنی ہے ”چپکے سے کوئی بات کرنا“ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں سے جو کلام کیا ہے، ان پر صحیفے اور کتابیں اتاری ہیں انہیں ”وحی“ کہا جاتا ہے۔

سوال.....کیا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے کلام کیا ہے؟

جواب.....جی ہاں! ہر نبی سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔

سوال.....صحیفہ اور کتاب میں کیا فرق ہے؟

جواب.....مفہوم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، البتہ وہ چھوٹی چھوٹی کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض پیغمبروں پر نازل کی ہیں انہیں صحیفہ اور بڑی کو کتاب کہتے ہیں۔

سوال.....صحیفے کتنے ہیں اور کتابوں کی تعداد کیا ہے؟

جواب.....صحیفوں کی صحیح تعداد تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے جبکہ کتابیں چار ہیں۔

سوال..... کس نبی پر صحیفہ اتارا گیا؟ اور کتابیں کن پیغمبروں پر اتریں؟

جواب..... اصل علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، البتہ حضرت آدم علیہ السلام، اور حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کتابیں اتری ہیں۔

سوال..... ان آسمانی کتابوں کے نام کیا ہیں؟

جواب..... تورات، زبور، انجیل اور قرآن پاک۔

سوال..... کونسی کتاب کس نبی پر اتری؟

جواب..... تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن پاک ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اتر رہا ہے۔

سوال..... کونسی کتاب کو ماننا چاہئے؟

جواب..... اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں اور صحیفوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

سوال..... اگر کسی ایک کتاب یا صحیفہ کا انکار کر دیا جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب..... آدمی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

سوال..... کیا یہ تمام کتابیں یا صحیفے بازار سے مل جاتے ہیں؟

جواب..... جی نہیں!..... چند کتابیں ملتی ہیں اور وہ بھی محرف ہیں۔

سوال..... محرف کا کیا مطلب ہے؟

جواب..... یہی کہ لوگوں نے انہیں تبدیل کر دیا ہے۔

سوال..... تو پھر ان پر ایمان کیوں رکھیں؟

جواب..... جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتاری تھیں، ان اصل کتب پر ایمان رکھنا لازمی ہے، موجودہ محرف کتابوں کو اللہ کا کلام نہیں مانا جائے گا۔

سوال..... کیا ان موجودہ محرف کتابوں پر عمل نہیں کیا جاسکتا؟

جواب..... جی نہیں۔

سوال..... کیوں؟

جواب..... پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کتابیں اصلی نہیں ہیں، تبدیل ہو چکی ہیں، دوسرے یہ کہ اگر یہ کتابیں اصلی بھی ہوتیں تب بھی ان پر عمل نہیں کیا جاسکتا تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ”قرآن مجید“ نے ان تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے، اس لیے اب عمل کے لیے صرف قرآن پاک ہی ہے۔

سوال..... منسوخ کا کیا مطلب ہے؟

جواب..... مراد یہ ہے کہ ان کا دور ختم ہو چکا ہے، اب قرآن کریم کا زمانہ ہے، جو قیامت تک رہے گا اور کبھی منسوخ نہیں ہوگا۔

سوال..... کیا قرآن پاک کی کوئی آیت منسوخ بھی ہے؟

جواب..... صرف چند آیتیں منسوخ ہیں، جو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی تھیں

سوال..... کیا یہ قرآن پاک اصل ہے؟

جواب..... جی ہاں! قرآن پاک آج بھی اصل ہے اور قیامت تک اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی تبدیلی کرنے کی کوشش کرے تو وہ ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔

سوال..... اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب..... کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھا ہے۔

سوال..... قرآن پاک میں کیا کچھ ہے؟

جواب..... قرآن پاک انسان کو زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی دیتا ہے، انسانی ضرورت کی ہر چیز کے متعلق قرآن پاک میں رہنمائی موجود ہے، اس کے علاوہ کوئی خشک اور تر چیز ایسی نہیں ہے جس کا ذکر قرآن میں نہ ہو۔

سوال..... قرآن پاک کتنے عرصے میں اتر ا؟

جواب..... قرآن پاک تیس (۲۳) سال کے عرصے میں نازل ہوا۔

سوال..... قرآن مجید پڑھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے؟

جواب..... اس کے ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۶)

اور قرآن کو دیکھ کر پڑھنے سے دو ہزار درجات ملتے ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۹)

اور ایسے آدمی کو دوسروں سے بہترین کہا گیا ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۵۲)

سوال..... تلاوت قرآن کے کیا آداب ہیں؟

جواب..... قرآن کریم کی تلاوت کے چند بنیادی آداب یہ ہیں:

سب سے پہلے وضو کیا جائے، پوری محبت سے دونوں ہاتھوں کے ساتھ قرآن پاک کو اٹھایا جائے، پھر رحل یا کسی پھٹی وغیرہ پر رکھیں، اگر ہو سکے تو دوزانو ہو کر بیٹھیں، سر کو ڈھانپ لیں، تعوذ (أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) پڑھ کر تلاوت شروع کریں، تلاوت کے درمیان بلا وجہ کسی سے گفتگو نہ

کریں، اچھی آواز اور پیارے انداز میں پڑھیں، الفاظ کی ادائیگی بھی درست ہونی چاہیے، اگر لفظ غلط پڑھے جائیں تو بجائے ثواب کے گناہ ہوگا، اس لیے کسی اچھے استاد اور ماہر قاری سے قرآن پڑھنا چاہیے۔

سوال..... جان بوجھ کر قرآن کو غلط پڑھنا کیسا ہے؟

جواب..... قرآن مجید سے مذاق کرنا ہے۔ یاد رکھیں! قرآن کے کسی حرف کو کم یا زیادہ کرنا یا جان بوجھ کر غلط پڑھنا کفر ہے۔

سوال..... قرآن مجید کا کوئی اور نام بھی ہے؟

جواب..... جی ہاں! قرآن پاک کے کئی نام ہیں اسے فرقان، ذکر، نور اور ہدایت بھی کہتے ہیں۔

سوال..... قرآن مجید کب نازل ہوا؟

جواب..... رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں، جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

سوال..... قرآن مجید کی تعلیمات کس زمانہ تک ہیں؟

جواب..... یہ کتاب مقدس قیامت تک کے لیے رہبر و راہنما ہے۔

سوال..... قرآن پاک کس کا کلام ہے؟

جواب..... یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

سوال..... کیا یہ مخلوق ہے؟

جواب..... نہیں، اسے مخلوق کہنا کفر ہے۔

سوال..... مکی اور مدنی سورتوں کا کیا معنی ہے؟

جواب..... جو سورتیں حضور اکرم ﷺ کی مکی زندگی میں اتریں وہ ”مکی“ اور جو مدنی زندگی

میں نازل ہوئیں وہ ”مدنی“ کہلاتی ہیں۔

سوال..... کیا قرآن مجید کی تلاوت ہی کافی ہے؟

جواب..... تلاوت قرآن کی اپنی برکتیں ہیں، لیکن ہمیں قرآن کا ترجمہ و تفسیر کو بھی کسی صحیح العقیدہ سنی عالم سے پڑھنا چاہئے۔

سوال..... کیا کسی غیر مسلم کو قرآن پکڑا سکتے ہیں؟

جواب..... ہرگز نہیں! اس میں قرآن کی بے ادبی ہے، قرآن کا اعلان ہے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (الواقعه، ۷۹) اسے صرف پاکیزہ لوگ ہی ہاتھ لگائیں۔

سوال..... کیا رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم بادشاہوں کو خط میں آستیں لکھ کو نہیں بھیجیں؟

جواب..... وہ ابتدائی دور تھا اور اس وقت اس کے علاوہ عام دعوت و تبلیغ کی کوئی دوسری صورت نہیں تھی۔ چنانچہ بعد میں منع فرما دیا گیا۔

سوال..... کیا کفار کے علاقے میں قرآن لے کر جانا درست ہے؟

جواب..... نہیں! رسول اللہ ﷺ دشمن (کفار) کی سرزمین میں قرآن مجید کو لے کر سفر کرنے سے منع فرماتے تھے، کہ کہیں ان کے ناپاک ہاتھ قرآن مجید کو نہ لگ جائیں۔

(مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

سوال..... کیا قرآن پاک کا بوسہ لینا بدعت ہے؟

جواب..... نہیں! قرآن پاک کا بوسہ لینا بدعت نہیں۔

سوال..... کیا قرآن پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا درست ہے؟

جواب..... قرآن پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا غلط ہے۔

سوال..... قرآن پاک کو زبانی یاد کرنا کیسا ہے؟

جواب..... بہت بڑے ثواب کا کام ہے، ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: صاحب قرآن کو (قیامت کے دن) کہا جائے گا کہ قرآن کی تلاوت کرو اور (جنت کی سیڑھیاں) چڑھو، اور قرآن یوں آرام سے پڑھو جیسے کہ تم دنیا میں آرام سے پڑھا کرتے تھے، جہاں قرآن کی آخری آیت آئے گی جنت میں وہی جگہ تیری منزل قرار پائے گی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۶)

اس کے علاوہ قرآن پاک حفظ کرنے کی اور بھی کئی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔

سوال..... کیا ہر حافظ قرآن کو یہ فضیلت ملتی ہے؟

جواب..... نہیں! جو آدمی قرآن پاک کو حفظ کرنے کے بعد اس کے احکامات پر عمل بھی کرتا ہو، اس کو یہ اجر ملتا ہے اور اگر کوئی حافظ قرآن بے عمل ہو اور قرآنی احکامات کی مخالفت کرتا ہو تو وہ ان فضیلتوں کو نہیں پاسکتا۔ بلکہ ایسا شخص تو خود قیامت کے دن مجرموں میں ہوگا۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

سوال..... جو آدمی قرآن پاک کا کچھ بھی حصہ یاد نہ کرے وہ کیسا ہے؟

جواب..... ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں، جس کے سینے میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہ ہو اس کا سینہ خراب اور برباد گھر کی طرح ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۶، ترمذی ج ۲ ص ۱۱۵)

لہذا مسلمانوں کو قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ تو ضرور یاد کرنا چاہیے۔

سوال..... کیا قرآن کے حافظوں کو کوئی خصوصی وصیت بھی کی گئی ہے؟

جواب..... جی ہاں! ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں، اے قرآن کے حافظو! بے شک آسمانوں والے اللہ کے پاس تمہارا ذکر کرتے ہیں، لہذا تم اللہ کی کتاب کی عزت اور عظمت کی وجہ سے اللہ کے احکامات کو مانو! اللہ تمہیں زیادہ محبت والا بنادے گا اور اپنے

بندوں کے دلوں میں تمہاری مزید محبت پیدا کر دے گا۔ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۵۴۷)

سوال..... قرآن پاک یاد کر کے بھلا دینا کیسا ہے؟

جواب..... بہت بڑا گناہ ہے، ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں: جو آدمی قرآن پڑھے پھر

اسے بھلا دے، وہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے

جسم پر کوڑھ کی بیماری کے اثرات ہوں گے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۱)

سوال..... قرآن مجید پڑھانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... حدیث پاک میں ہے: تم میں سے وہ بہتر شخص ہے جو خود قرآن سیکھے اور

دوسروں کو سکھائے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۵۲)

ملائکہ کا بیان

سوال..... فرشتہ کسے کہتے ہیں؟

جواب..... اللہ کی ایک مخلوق ہے جسے اس نے نور سے پیدا کیا ہے۔ (مسلم

جلد ۲ صفحہ ۴۱۳)

سوال..... کیا وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں؟

جواب..... استغفر اللہ! نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے، بلکہ وہ اللہ کے مکرم

بندے ہیں، جن کی غذا ہی اللہ کا ذکر ہے۔

سوال..... کیا فرشتوں کی کچھ ڈیوٹیاں بھی ہیں؟

جواب..... جی ہاں! وہ اللہ کے حکم سے پوری کائنات کا نظام چلا رہے ہیں، بعض جنت

پر اور بعض دوزخ پر مقرر ہیں، کوئی پانی برساتا ہے، کوئی مخلوق تک رزق پہنچاتا ہے، کوئی

روح قبض کرتا اور ماں کے پیٹ میں بچوں کی صورتیں بناتا ہے، کوئی پہاڑوں، دریاؤں اور ہواؤں پر متعین ہے اور بعض انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں، بعض نبیوں اور مخلوق خدا تک اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے تھے۔

سوال..... مشہور فرشتے کون سے ہیں؟

جواب..... چار فرشتے زیادہ مشہور ہیں، حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل (علیہم السلام)

سوال..... ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

جواب..... عموماً حضرت جبریل امین نبیوں تک وحی پہنچاتے تھے، حضرت میکائیل بارش اور روزی دیتے ہیں، حضرت اسرافیل کے ہاتھ میں صور ہے جسے وہ قیامت کے وقت پھونکیں گے اور حضرت عزرائیل لوگوں کی جانیں قبض کرتے ہیں۔

سوال..... اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کا کیا نام ہے؟

جواب..... انہیں ”کراما کاتبین“ کہتے ہیں (الانفطار، ۱۱)

سوال..... کیا یہ بدلتے رہتے ہیں؟

جواب..... جی ہاں! یہ ہر روز فجر اور عصر کے وقت بدلتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۵۷)

سوال..... کراما کاتبین کہاں ٹھہرتے ہیں؟

جواب..... ایک (نیک عمل لکھنے والا) انسان کی دائیں جانب اور دوسرا (گناہ لکھنے والا) بائیں طرف بیٹھتا ہے۔ (ق، ۱۷)

سوال..... قبر میں سوال و جواب کرنے والے فرشتوں کے نام کیا ہیں؟

جواب..... یہ دو فرشتے ہیں، ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔

سوال..... انہیں منکر اور نکیر کیوں کہتے ہیں؟

جواب..... منکر اور نکیر کا معنی ہے ناواقف اور ڈراؤنی شکل والے، چونکہ یہ دونوں فرشتے انسان سے پہلی بار ملاقات کرتے اور ہیبت ناک شکل میں آتے ہیں، اس لیے انہیں منکر اور نکیر کہا جاتا ہے۔

سوال..... فرشتوں کی صورت کیسی ہے؟

جواب..... ان کی کوئی ایک مخصوص صورت نہیں ہے، یہ علیحدہ علیحدہ وقت میں مختلف صورتیں اختیار کر سکتے ہیں، یہ بسا اوقات انسانی شکل میں بھی آ جاتے ہیں، قرآن مجید اور حدیث شریف میں ان کے بازوؤں کا بھی ذکر ملتا ہے۔

سوال..... کیا فرشتے دکھائی بھی دیتے ہیں؟

جواب..... ہر کسی کو نظر نہیں آتے، جسے اللہ چاہے دکھا دے، ہاں انبیاء کرام علیہم السلام انہیں دیکھتے ہیں، اسی طرح ولیوں کو بھی نظر آ جاتے ہیں، موت کے وقت ہر مسلمان رحمت کے فرشتوں کو اور عذاب کے فرشتوں کو دیکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۴۲) اسی طرح قبر میں بھی منکر نکیر بڑی ڈراؤنی شکلوں میں نظر آتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۲۵)

سوال..... کیا فرشتے زمین پر بھی آتے ہیں؟

جواب..... جی ہاں! جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اس محفل میں رحمت کے فرشتوں کی ایک قطار لگ جاتی ہے۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۴۸)۔ ہمارے اعمال لکھنے کے لیے بھی وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں (ق، ۱۷، ۱۸) اسی طرح ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان ہوتا ہے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۷۶، مشکوٰۃ صفحہ ۱۸) ہمارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح کو اور ستر ہزار شام کو آتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۶) نیز ہم جو درود آپ

ﷺ پر پڑھتے ہیں، کچھ فرشتے ہمارا وہ درود آپ ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶)

سوال..... اگر کوئی فرشتوں کو نہ مانے تو کیا حکم ہے؟

جواب..... چونکہ قرآن وحدیث میں فرشتوں پر بھی ایمان لانے کا حکم ہے اس لیے ان کو ماننا ایمان اور انکار کرنا کفر ہے۔

سوال..... کیا جن بھی فرشتہ ہی ہے؟

جواب..... نہیں! جن ایک الگ مخلوق ہے جسے اللہ نے آگ سے پیدا کیا ہے۔

سوال..... شیطان فرشتہ ہے یا جن؟

جواب..... شیطان شریر جنوں کا سردار ہے۔ قرآن پاک میں اسے جن ہی کہا گیا ہے۔

كَانَ مِنَ الْجِنِّ (بنی اسرائیل، ۵۰) شیطان جنوں سے تھا۔

جو حضرت آدم علیہ السلام کا ادب نہ کرنے کی وجہ سے مردود ہو گیا۔

سوال..... کیا جنوں کی نسل بھی ہوتی ہے؟

جواب..... جی ہاں! انسانوں کی طرح جنوں میں بھی مرد و عورت اور اولاد کا سلسلہ جاری

ہے، جنوں کی بڑی لمبی عمریں ہوتی ہیں اور ان میں کافر، مسلمان، صحیح العقیدہ اور بد مذہب

نیز شریرا اور شریف جن بھی ہوتے ہیں۔

سوال..... کیا فرشتوں کی نسل بھی انسانوں اور جنوں کی طرح بڑھتی ہے؟

جواب..... فرشتوں کی نسل نہیں ہوتی! ہاں ان کی پیدائش اور وفات ضرور ہوتی ہے۔

سوال..... فرشتہ کا معنی نیکی کی قوت کرنا کیسا ہے؟

جواب..... یہ فرشتوں کا انکار ہے جو کہ کفر ہے۔

سوال..... کسی آدمی کو فرشتہ یا ملک الموت اور عزرائیل کہنا کیسا ہے؟

جواب..... یہ غلط اور گناہ ہے، اس سے فرشتوں کی بے ادبی ہوتی ہے۔

سوال..... کیا فرشتے کھاتے پیتے ہیں؟

جواب..... وہ کھاتے پیتے نہیں، ہر وقت ذکر الہی اور اطاعت خداوندی میں مگن رہتے ہیں یوں سمجھیے کہ ذکر خداوندی ہی ان کی غذا ہے۔

سوال..... کیا وہ گناہ کر سکتے ہیں؟

جواب..... نہیں، وہ گناہوں سے معصوم ہیں، ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا، وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں اور جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں۔

سوال..... کیا ہاروت اور ماروت نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا؟

جواب..... ان کے متعلق جو واقعہ مشہور ہے وہ درست نہیں۔ کیونکہ فرشتے معصوم ہیں۔

تقدیر کا بیان

سوال..... تقدیر کا کیا مطلب ہے؟

جواب..... اس کا لفظی معنی ہے اندازہ لگانا یا مقدار مقرر کرنا، قسمت اور نصیب کو بھی تقدیر کہتے ہیں کیوں کہ اس کی ایک مقدار مقرر ہے۔

سوال..... اس کے متعلق اسلامی نقطہ نظر کیا ہے؟

جواب..... کائنات کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ ہر مخلوق کی اچھائی، برائی، خوشحالی پریشانی، رزق، زندگی اور موت کی تمام تفصیلات کو جانتا تھا، مخلوق کی کوئی چیز بھی اللہ کے علم سے باہر نہیں ہے۔ اس نے اپنے اس تفصیلی علم کو لکھ دیا، اسے تقدیر کہتے ہیں۔

سوال..... اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر آدمی تقدیر کے مطابق عمل کرنے پر مجبور ہے؟

جواب..... نہیں! اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آدمی پتھر کی طرح مجبور ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ہاتھ، پاؤں، زبان، ناک اور کان وغیرہ اعضاء بھی عطا فرمائے ہیں انہیں عقل، قوت، طاقت اور ارادہ و اختیار بھی دیا ہے، لہذا انسان اب اپنی مرضی اور اپنے ارادہ سے جو کام بھی کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ اور اگر کسی کام سے رکنا چاہے تو رک بھی سکتا ہے، نبیوں اور رسولوں کو بھیج کر اور الہامی کتابیں نازل فرما کر انسان کو نیکی اور بدی کی پہچان بھی کرا دی گئی ہے۔ تو اب اگر کوئی انسان برا عمل کرے گا تو سزا پائے گا اور اگر اچھا عمل کرے گا تو جزا پائے گا۔

سوال..... تو کیا انسان کو مکمل طور پر اختیار حاصل ہے؟

جواب..... اس کا یہ معنی نہیں کہ انسان اللہ کی قدرت اور طاقت سے باہر ہو چکا ہے۔ نہیں، بلکہ وہ ہر طرح کے اختیار کے باوجود اللہ عزوجل کی قدرت اور طاقت کے ماتحت ہے۔ یعنی وہ مجبور محض بھی نہیں اور بالکل آزاد بھی نہیں۔

سوال..... کیا تقدیر بدل بھی سکتی ہے؟

جواب..... جی ہاں! اگر اللہ چاہے تو تقدیر بدل جاتی ہے، نبیوں کی شفاعت، ولیوں کی درخواست، والدین کی خدمت، نیک کاموں کی برکت اور ہماری دعاؤں سے بھی تقدیر بدل سکتی ہے۔

سوال..... تقدیر کے متعلق گفتگو کرنا کیسا ہے۔

جواب..... چونکہ تقدیر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں سما سکتے، لہذا خدشہ ہے کہ کہیں انسان تقدیر کے خلاف رائے قائم نہ کر لے، اس لیے انسان کو اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہنا چاہیے ہمارے نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ایسے جلیل القدر صحابہ (رضی اللہ عنہما) کو اس مسئلہ پر بحث کرنے سے منع فرما کر ہمیں سختی سے

رکنے کی تعلیم دی ہے۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۵)

سوال..... کیا ہر اچھی اور بری چیز کو اللہ نے پیدا کیا ہے؟

جواب..... جی ہاں! کائنات کی ہر شے کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔

سوال..... برائی کو پیدا کرنے کا کیا مقصد تھا؟

جواب..... اللہ تعالیٰ نے اچھائی کے مقابلے میں برائی کو، نبیوں کے مقابلے میں شیطانوں کو اور جنت کے متضاد دوزخ کو بھی پیدا کیا اور پھر بتا دیا کہ برائی اختیار کرنے والا، شیطان کی پیروی کر کے دوزخ میں جائے گا، اور اس پر میں ناراض ہوں گا اور نبیوں ولیوں کی اتباع کرنے والے کو رضائے خداوندی حاصل ہوگی اور وہ جنت میں جائے گا تاکہ لوگ برائی چھوڑ کر نبیوں کی پیروی کریں جنت اور اللہ کی رضا حاصل کریں۔

سوال..... تقدیر کا انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب..... تقدیر کو بھی ماننا ایمان کا حصہ ہے، لہذا جو آدمی اس کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

قیامت کا بیان

سوال..... قیامت سے کیا مراد ہے؟

جواب..... اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا دن مقرر کر رکھا ہے جس وقت دنیا کی انتہاء ہو جائے گی، حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، جس سے تمام زندہ لوگ چالیس روز تک بے ہوش رہیں گے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا، جس سے ہر جاندار چیز مر جائے

گی، جب تیسری بار صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ اپنی اپنی قبروں سے زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے، ان کو اللہ کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا، ان کا حساب کتاب لینے کے بعد نیکوں کو جنت اور بدوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ (بدور السافرہ للسیوطی صفحہ ۶۶)

سوال..... یہ کیسا دن ہوگا؟

جواب..... یہ بڑا سخت دن ہوگا، اس قدر چیخ و پکار ہوگی جسے سن کر کان بہرے ہونے لگیں گے، آسمان پھٹ جائے گا، زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی، پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے، سورج کی دھوپ اور گرمی بہت سخت ہوگی، کوئی دنیوی رشتہ کسی کے کام نہ آئے گا، ماں بیٹے سے بیٹا باپ اور بھائی بھائی سے دور بھاگے گا

سوال..... کیا قیامت کے دن کوئی بھی فائدہ نہ دے سکے گا؟

جواب..... قیامت کے دن ایمان اور نیک عمل کام آئیں گے، اس کے علاوہ نبی، ولی عالم اور چھوٹے بچے اللہ کی بارگاہ میں مسلمانوں کی شفاعت کریں گے، ان کی عرض پر اللہ تعالیٰ کئی دوزخیوں کو جہنم سے نکال دے گا، البتہ کافروں اور بے ایمانوں کے کوئی کام نہیں آسکے گا، وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں جلیں گے۔

سوال..... سب سے پہلے شفاعت کون کرے گا؟

جواب..... ہمارے نبی ﷺ شفاعت کا دروازہ کھولیں گے۔

سوال..... صور کیا چیز ہے؟

جواب..... یہ گائے کے سینگ کی طرح کا ایک آلہ ہے، جو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ہاتھ میں ہے اور انہیں جب حکم ہوگا وہ اس میں پھونکیں گے۔

سوال..... قیامت کس دن آئے گی؟

جواب..... قیامت جمعہ کے دن آئے گی۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۵۰)

سوال..... قیامت کا دن کتنا بڑا ہوگا؟

جواب..... پچاس ہزار سال کا ہوگا، لیکن بعض کے لیے آنکھ جھپکنے کے برابر ہوگا۔

سوال..... قیامت کو اور کس نام سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب..... یوم الحساب، یوم الحشر، یوم الدین، یوم الآخرة اور یوم الجزاء۔

سوال..... صراط کا کیا معنی ہے؟

جواب..... یہ ایک پل ہے جو دوزخ کی پشت پر بچھایا جائے گا، بال سے باریک اور تلواریں سے تیز ہوگا، کامل مومن اس پر سے ہوا کی طرح تیزی سے گزر جائیں گے جبکہ کافر دوزخ میں گر جائیں گے۔

سوال..... حوض کوثر کا کیا مطلب ہے؟

جواب..... ایک بہت بڑا حوض ہے جس کے کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں اس کی مٹی نہایت خوشبودار، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں، جو اس سے ایک بار پانی پی لے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۰) یہ حوض اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو عطا فرمایا ہے، آپ اس سے اپنی امت کو سیراب کریں گے۔

سوال..... جنت کس مقام کا نام ہے؟

جواب..... یہ ایک اعلیٰ مقام ہے، جو سدرہ المنتہی کے قریب ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ

ایمان والوں کے لیے تیار کر رکھی ہے، وہاں پر ایسی ایسی نعمتیں ہیں جسے آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال گزرا ہے۔

سوال..... جنت کے کتنے دروازے ہیں؟

جواب..... جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۶۱)

سوال..... جنت کے کتنے حصے ہیں؟

جواب..... جنت کے سو درجے ہیں، سب سے درمیانی اور بلند درجہ کو جنت الفردوس

کہتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۹۱، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۷۶)

سوال..... جنت کے کون کونسے نام ہیں؟

جواب..... دارالجلال، دارالسلام، دارالخلد، جنة عدن، جنت ماویٰ، جنت

نعیم اور جنة الفردوس وغیرہ۔ (البدور السافرہ صفحہ ۴۹۶ مطبوعہ مکہ)

سوال..... جنت میں کونسی زبان ہوگی؟

جواب..... جنتی لوگ عربی زبان بولیں گے۔

سوال..... جنت میں سب سے پہلے کون جائے گا؟

جواب..... ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کے بعد تمام انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام

(

سوال..... امتوں میں کونسی امت پہلے داخل ہوگی؟

جواب..... امت محمدیہ، ان سے پہلے کوئی امت جنت میں داخل نہیں ہوگی۔

سوال..... جنت میں جوان جائیں گے یا بوڑھے؟

جواب..... تمام مومن مسلمان جوان ہو کر جنت میں جائیں گے، وہاں انہیں کوئی تکلیف اور کوئی پریشانی نہ ہوگی، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور کبھی بوڑھے نہ ہوں گے۔

سوال..... کیا ہر کلمہ پڑھنے والا جنت میں جائے گا؟

جواب..... جو کلمہ پڑھنے والا گنہگار ہوا، اور اس کی شفاعت بھی نہ ہو سکی تو اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا وہ اپنے جرم کے مطابق سزا پا کر جنت میں چلا جائے گا اور اگر کسی کلمہ پڑھنے والے نے اللہ تعالیٰ، اس کے نبیوں کی بارگاہ میں گستاخی کی یا کسی اسلامی بنیادی چیز کا انکار کیا تو وہ ہمیشہ دوزخ میں ہی رہے گا۔

سوال..... دوزخ کس جگہ کا نام ہے؟

جواب..... دوزخ ایک خوفناک جگہ ہے، یہ اللہ کے غضب کا مقام ہے۔

سوال..... جہنم کے کتنے دروازے ہیں؟

جواب..... سات دروازے ہیں۔ (الحجر، ۴۴)

سوال..... دوزخ کس جگہ پر ہے؟

جواب..... یہ تحت الثریٰ (سات زمینوں سے نیچے) ہے۔

سوال..... دوزخ میں کس چیز کا عذاب ہے؟

جواب..... آگ وغیرہ کا، اور وہ آگ ہماری اس دنیا کی آگ سے ستر گناہ زیادہ گرم ہوگی۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۲)

سوال..... دوزخ کا سب سے معمولی عذاب کون سا ہے؟

جواب..... سب سے معمولی عذاب یہ ہوگا کہ ایک آدمی کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ اس طرح جوش کھائے گا جیسے چولہے پر ہنڈیا جوش کھاتی ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ

(۵۰۲)

سوال..... کیا دوزخ میں جانے والے وہاں سے نکل بھی سکتے ہیں؟

جواب..... از خود نہیں نکل سکتے، ہاں جو مسلمان گناہ گار ہوں گے وہ گناہوں کی سزا بھگت کر یا کسی نبی ﷺ اور ولی کی شفاعت سے دوزخ کے عذاب سے نجات پائیں گے۔ لیکن کافر اور گستاخ تو ہمیشہ ہمیشہ اس میں ہی رہیں گے۔

سوال..... کیا وہاں موت نہیں آئے گی؟

جواب..... نہیں، وہاں موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔

سوال..... کیا جنت میں جانے والے واپس آ سکتے ہیں؟

جواب..... نہیں، جو ایک بار جنت میں چلا گیا وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔

سوال..... جنت میں کیا کچھ ہوگا؟

جواب..... ہر وہ چیز جو جنتی چاہیں گے اور اس کے علاوہ دیدار خدا (عزوجل) بھی ہوگا۔

تصوف اور طریقت

سوال..... تصوف اور طریقت کا کیا مطلب ہے؟

جواب..... اس سے مراد وہ علم ہے جس میں انسان کو ایسے اعمال سکھائے جاتے ہیں جن سے اس کا باطن پاک اور صاف ہو کر اللہ تعالیٰ کی معرفت کا خزینہ بن جاتا ہے۔

سوال..... کیا طریقت اور شریعت دو متضاد چیزیں ہیں؟

جواب..... ہر گز نہیں! طریقت اور تصوف کو شریعت سے ہی حاصل کیا گیا ہے، طریقت شریعت سے ہٹ کر علیحدہ کوئی چیز نہیں ہے۔

سوال..... اگر کوئی شریعت کا مذاق اڑائے اور صرف طریقت پر ہی زور دے تو کیسا ہے؟

جواب..... وہ مسلمان نہیں، کیونکہ شریعت کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

سوال..... کیا قرآن پاک میں باطنی پاکیزگی حاصل کرنے کا ذکر موجود ہے؟

جواب..... جی ہاں! قرآن وحدیث میں کثرت کے ساتھ اس چیز کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً

قرآن پاک میں حضور اکرم ﷺ کے اس منصب کو بیان کیا گیا ہے، کہ آپ ﷺ

ایمان والوں کو پاک بھی بناتے ہیں۔ (البقرہ، ۱۵۱، آل عمران، ۱۶۴، الحجۃ، ۲)

سوال..... تصوف اور طریقت کس طرح حاصل ہوتے ہیں؟

جواب..... اس کے حصول کے لیے پہلے تو کسی صاحب اجازت اور پابند شریعت

صاحب علم، شخصیت کی بیعت کرنا پڑتی ہے، پھر ان کے بتائے ہوئے اور ادو وظائف

اور ان کی توجہات سے یہ سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

سوال..... کیا بیعت ہونا فرض ہے؟

جواب..... نہیں! صرف مستحب ہے۔ جس کی بہت ساری برکتیں ہیں۔

سوال..... مرشد کیسا ہونا چاہیے؟

جواب..... مرشد کے لیے عقائد اہلسنت کے مطابق شریعت اور سنت کا عالم وعامل،

باادب ومتقی اور پرہیزگار ہونا ضروری ہے۔

سوال..... کیا پیر کے لیے دلوں کا حال جاننا بھی ضروری ہے؟

جواب..... نہیں! اس کے لیے صحت عقیدہ کے بعد شریعت اور سنت کی تعلیم اور پیروی

ہی ضروری ہے۔

سوال..... کیا تعویذ گنڈا بھی پیر کی نشانی ہے؟

جواب..... یہ جاہل لوگوں کی باتیں ہیں، پیر کے لیے یہ عمل کوئی ضروری نہیں۔

سوال..... کیا جاہل شخص بھی پیر بن سکتا ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں، خود بھی ڈوبے گا اور دوسروں کو بھی تباہ کر دے گا۔

سوال..... کیا جاہل ولی بن جاتا ہے؟

جواب..... بے علم خدا کو پہچان ہی نہیں سکتا، علماء ہی اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور صرف

وہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (الفاطر، ۲۸)

سوال..... کیا ولی کے لیے کسی کرامت کا ظاہر کرنا ضروری ہے؟

جواب..... نہیں! اس کے لیے فقط عقائد کی درستگی کے ساتھ شریعت و سنت کا پابند ہونا ہی

کافی ہے، بلکہ سب سے بڑی کرامت یہی ہے۔

سوال..... کیا صحابہ کرام نے قبول اسلام کے علاوہ بھی حضور ﷺ کی کوئی بیعت کی تھی؟

جواب..... جی ہاں! صحابہ کرام نے کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے توبہ اور نیکی کے کام

کرنے پر متعدد بار آپ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳، مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

سوال..... بیعت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب..... مرید، مرشد کامل کے ہاتھوں میں ہاتھ دے اور پیر اسے عقائد کو درست

کرنے اور شریعت و سنت اور مسلک اہلسنت پر کاربند رہنے اور ہر قسم کے گناہوں سے

بچنے کی تلقین کرے اور کچھ ضروری وظائف بھی تلقین کئے جائیں۔

سوال..... کیا عورتوں کا بھی اسی طرح بیعت کیا جائے گا؟

جواب..... نہیں! انہیں صرف زبانی کلامی بیعت کرنا چاہیئے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۷۱)

سوال..... کیا بد مذہب اور بے عمل آدمی کی بیعت توڑ دینی چاہیئے؟

جواب..... ایسے شخص کی بیعت ہوتی ہی نہیں، توڑنا کیا ہے۔ بلکہ بیعت کرنے کا الٹا گناہ ہوتا ہے، جس کی معافی مانگنی چاہیئے۔

سوال..... کیا عورت ”پیر“ بن سکتی ہے؟

جواب..... جی نہیں! نیک، متقی اور پارسا عورت ”مقام ولایت“ سے سرفراز تو ہو سکتی ہے، لیکن اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا درست نہیں، اگر کوئی عورت مردوں کو بیعت کرتی ہے تو یہ سراسر شیطانی فعل ہے۔

سوال..... کیا نیک عورتوں کی ”زیارت“ کرنا درست ہے؟

جواب..... عورت کے لیے غیر مردوں سے بے پردہ ملاقات کرنا حرام ہے۔ اور ایسے ہی جوان عورتوں سے ملاقاتیں خطرہ ہی خطرہ ہیں، اس سے اجتناب ضروری ہے۔

باب الاعمال

نماز کا بیان

سوال..... مسلمان پر سب سے پہلا فرض کونسا ہے؟

جواب..... مسلمان پر پہلا فرض نماز کی ادائیگی ہے، جو ہر عاقل، بالغ، بوڑھے اور جوان مرد و عورت پر لازم ہے۔

سوال..... نماز کس قدر ضروری ہے؟

جواب..... نماز کا منکر کافر ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کبیرہ گناہ اور حرام ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا، کافر اور مسلمان کے درمیان فرق صرف نماز کا ہے، جس نے نماز کو چھوڑا اس نے اس فرق کو مٹا دیا، جس نے ارادہ سے نماز کو چھوڑا اس نے کفر کیا (اللہ کے حکم کی نافرمانی کی)۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۸، ۵۹)

سوال..... بیمار آدمی کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب..... اگر کسی پر بیہوشی طاری ہو تو وہ نماز کو بعد میں پڑھے گا اور حالت مرض میں اگر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر، اگر بیٹھ کر پڑھنے کی بھی ہمت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے، زیادہ بیماری کا غلبہ ہو تو اشارہ سے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سوال..... بچے کو کس عمر میں نماز پڑھانی چاہئے؟

جواب..... جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو پیار سے اس کو نماز کی ترغیب دیں اور جب دس برس کو پہنچ جائے تو سختی سے نماز کا حکم دیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۸)

سوال..... کتنی نمازیں فرض ہیں؟

جواب..... دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۱، مشکوٰۃ صفحہ ۵۷)

سوال..... نماز کے لیے کتنی چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب..... نماز کے لیے درج ذیل چیزوں کا ہونا ضروری ہے: نمازی کا جسم، لباس اور جگہ پاک ہو، نماز کا وقت ہو، قبلہ کی طرف منہ کرنا، نیت کرنا، تکبیر کہنا۔ انہیں شرائط نماز کہتے ہیں۔

سوال..... اگر کوئی آدمی بے وضو نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب..... اگر کسی نمازی پر غسل لازم تھا یا وہ صرف بے وضو تھا اور اس نے جان بوجھ کر نماز کو معمولی سمجھ کر نماز پڑھ لی تو ایسا شخص کافر ہے، کیونکہ وہ نماز اور اسلام سے مذاق کرتا ہے اور اگر بھول کر پڑھی تو توبہ واستغفار بھی کرے اور نماز دوبارہ پڑھے۔

سوال..... غسل کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب..... اگر بدن پر نجاست ہو تو اسے دور کرنے کے بعد غسل کی نیت کر کے تین بار ہاتھوں کو دھونا، اچھے طریقہ سے نماز جیسا وضو کرنا، پھر تمام بدن پر تین بار اچھی طرح پانی بہانا اور جسم کو ملنا تاکہ جسم کا کوئی حصہ بھی خشک نہ رہ جائے، اگر جسم پر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا اور ایسے آدمی کے لیے بڑی وعید آئی ہے۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۳، مشکوٰۃ صفحہ

(۴۸

سوال..... استنجاء کا طریقہ کیا ہے؟

جواب..... پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد گندگی والی جگہ کو صاف کرنا، استنجاء کہلاتا ہے، اگر پانی نہ ملے تو پاک ڈھیلے استعمال کر سکتے ہیں، لیکن ڈھیلوں کے بعد پانی بھی استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے۔

سوال..... استنجاء کس ہاتھ سے کرنا چاہئے؟

جواب..... بائیں ہاتھ سے، اگر مجبوری ہو تو دائیں سے بھی جائز ہے۔

سوال..... کن چیزوں سے استنجا ممنوع ہے؟

جواب..... کوئلہ، کاغذ، ہڈی، لید، گوبر اور کھانے کی چیزوں سے استنجا کرنا درست نہیں۔

سوال..... بیت الخلاء میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں اور دعا پڑھیں

سوال..... بیت الخلاء میں داخل ہونے کے آداب کیا ہیں؟

جواب..... اگر جیب میں کوئی ایسا کاغذ ہو جس پر قرآن یا حدیث وغیرہ یا کوئی انگوٹھی، بیج یا تعویذ کہ جس پر کچھ لکھا ہو تو بیت الخلاء جاتے وقت یہ اشیاء باہر رکھ دیں۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۴، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۰۷)

سوال..... بیت الخلاء میں جاتے وقت کونسی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبۡثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۶)

اے اللہ میں شیطانوں اور بھوت پر یوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سوال..... بیت الخلاء میں کس طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیے؟

جواب..... گھر میں ہوں یا جنگل میں، نہاتے وقت اور پیشاب، پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا چاہیے نہ پیٹھ کرنی چاہیے، شمال یا جنوب کی طرف منہ کریں اور ذرا بلند ہو کر بیٹھیں تاکہ جسم آلودہ نہ ہو۔

سوال..... جو آدمی پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب..... ایسے آدمی کو قبر میں عذاب ہوگا، ہمارے نبی ﷺ نے ایک مرتبہ دو قبروں کو دیکھا تو فرمایا ایک کو چغلی کی وجہ سے اور دوسرے کو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی

وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۵، مشکوٰۃ صفحہ ۴۲)

سوال..... کیا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے؟

جواب..... نہیں ممنوع ہے، حدیث میں ہے: کھڑے ہو کر پیشاب نہ کر۔

(ترمذی جلد ۱ صفحہ ۴، مشکوٰۃ صفحہ ۴۳)

سوال..... بیت الخلاء سے نکلتے وقت کونسا پاؤں پہلے باہر رکھیں؟

جواب..... دایاں پاؤں۔

سوال..... بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب..... غُفْرَانِک (ابن ماجہ صفحہ ۲۶) اے اللہ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔

یا یہ دعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِی (ابن ماجہ صفحہ ۲۶)
تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف والی چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت دی۔

سوال..... وضوء کسے کہتے ہیں؟

جواب..... نماز سے پہلے مخصوص طریقے سے ہاتھ، منہ اور پاؤں دھونے اور سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کرنے کو وضوء کہتے ہیں۔

سوال..... وضوء کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب..... بسم اللہ پڑھیں، اگر ہو سکے تو سب سے پہلے مسواک کریں، تین بار دونوں ہاتھوں کو گٹھوں تک دھوئیں، پھر تین بار کلی کریں، ناک میں تین بار پانی ڈال کر اچھی طرح ناک صاف کر لیں، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور پیشانی سے ٹھوڑی تک تین مرتبہ منہ دھوئیں، ایک بار داڑھی کا خلال کریں اور گردن کا مسح کریں، آخر میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھولیں۔

سوال..... کیا گردن کا مسح کرنا بدعت ہے؟

جواب..... نہیں بلکہ جائز اور مستحب ہے۔ (مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۲۳۷)

سوال..... وضو کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب..... حدیث میں آتا ہے جس آدمی نے وضو کے بعد ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ پڑھا تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۲۲، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۳)

سوال..... کیا وضو کے بعد انگلی اٹھانی چاہیے؟

جواب..... حدیث شریف میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے، البتہ ہمارے نبی ﷺ نے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی ہے۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۳)

سوال..... کیا ہر عضو کو ایک ایک بار ہی دھونا چاہیے؟

جواب..... ایک بار دھونا فرض، دو بار دھونا سنت جبکہ تین مرتبہ دھونا مستحب ہے۔

سوال..... وضو کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... جو آدمی اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے اس کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور قیامت کے دن وضو والے اعضاء چمکدار ہوں گے، دوسری نماز کا وضو پہلی نماز کے بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، وضو کے اعضاء پر جنتی زیور پہنایا جائے گا۔

سوال..... کیا اگر ناخنوں پر پالش لگی ہو تو وضو اور غسل ہو جاتا ہے؟

جواب..... ناخن پالش ناپاک ہے اس لیے مرد و عورت میں سے کسی کو بھی یہ پالش نہیں لگانی چاہیے، اگر ناخنوں پر پالش لگی ہو تو اس سے نہ وضو ہوگا اور نہ ہی غسل، کیونکہ یہ ناخنوں پر ایک پردے کی طرح ہوتی ہے، جس سے ناخن دھلنے سے رہ جاتا ہے۔

سوال..... وضو کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب..... پیشاب، پاخانہ کرنے یا ہوا خارج ہونے سے، جسم کے کسی حصہ سے خون یا پیپ کے نکل کر بہہ جانے سے، نیند آ جانے سے، دکھتی آنکھ سے آنسو آنے سے، منہ بھر کر قے آنے سے اور نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال..... اگر کسی کو پانی نہ ملے تو وہ کیا کرے؟

جواب..... اگر کسی آدمی کو پانی نہ ملے، وہ بیمار ہو اور پانی کے استعمال سے بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، مسافر ہو، پانی سے تقریباً ایک میل دور ہو یا اسے درندے اور دشمن وغیرہ کا ڈر ہو تو وہ تیمم کر سکتا ہے۔

سوال..... تیمم کیا چیز ہے؟

جواب..... اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ سے ہم پر یہ آسانی فرمائی ہے کہ اگر ہمیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی یا مٹی کی جنس کی کسی چیز سے ہم تیمم کر کے طہارت حاصل کر سکتے ہیں اور یہ وضوء کے قائم مقام ہوتا ہے۔

سوال..... تیمم کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... طہارت کی نیت کر کے پاک مٹی پر دونوں ہاتھوں کو مار کر چہرے پر پھریں دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کلائیوں سمیت پھیر لیں۔ (دارقطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۰، المستدرک جلد ۱ صفحہ ۱۷۹، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۴۵، مشکوٰۃ صفحہ ۵۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۹)

سوال..... اس طرح کرنے سے صرف وضو ہوگا یا غسل؟

جواب..... وضو اور غسل دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کافی ہے۔، یہ دونوں کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ تاہم جس کی نیت کی جائے وہی ہوگا۔

سوال..... مٹی کے علاوہ کس کس چیز سے تیمم ہو سکتا ہے؟

جواب..... ریت، چونا، پتھر وغیرہ سے تیمم کرنا درست ہے۔

سوال..... نماز سے قبل جو اعلان کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب..... اسے ”اذان“ کہا جاتا ہے۔

سوال..... کیا اذان ہر آدمی پڑھ سکتا ہے؟

جواب..... جی ہاں! ہر عاقل، بالغ مرد و ضوکر کے اذان پڑھ سکتا ہے، اگر کم سن بچہ سمجھ دار ہو تو وہ بھی اذان پڑھ سکتا ہے۔

سوال..... اذان پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب..... مؤذن۔

سوال..... اذان پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب..... اذان پڑھنے سے حضور اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کا ثواب بھی ملتا ہے اور جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک کی ہر چیز قیامت کے دن اس کے ایمان کی گواہی دے گی اور مؤذن قیامت کے دن دوسروں سے اونچی گردنوں والے ہوں گے۔

سوال..... اذان کی ابتداء کس جگہ پر ہوئی؟

جواب..... اذان سن دو ہجری مدینہ منورہ میں شروع ہوئی تھی۔

سوال..... اذان کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب..... مؤذن با وضو ہو کر قبلہ کی طرف رخ کرے، کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر اونچی آواز کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر یہ کلمات پڑھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، (دائیں طرف رخ موڑ کر کہے) حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، (پھر بائیں طرف رخ موڑ کر کہے) حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، (پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے کہے) اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۷۲، ابن ماجہ صفحہ ۵۱، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۷، طحاوی

جلد ۱ صفحہ ۹۳، ۹۲)

سوال..... اذان میں شہادتین (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ) کو دہرانا (ترجیع) کیسا ہے؟

جواب..... حضور اکرم ﷺ نے جو اذان حضرت بلال کو سکھائی، حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن زید (رضی اللہ عنہ) نے خواب میں جو اذان فرشتے سے سیکھی وہ وہی اذان ہے جو اوپر مذکور ہے اس میں دہرانے کا ذکر نہیں ہے۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۷۲، ابن ماجہ صفحہ ۵۱)

سوال..... کیا صبح کی اذان بھی ایسے ہی ہے؟

جواب..... جی ہاں!..... لیکن فجر کی اذان میں حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دوبارہ ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ بھی پڑھا جائے گا۔

(صحیح ابن خزیمہ رقم ۳۸۵، طحاوی جلد ۱ صفحہ ۹۴، مشکوٰۃ

صفحہ ۶۳)

سوال..... کیا یہ الفاظ فجر کی اذان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بڑھائے ہیں؟

جواب..... نہیں، خود ہمارے نبی ﷺ نے ان کی تعلیم دی ہے، ملاحظہ فرمائیں!

(ابن ماجہ صفحہ ۵۳، دارقطنی جلد ۱ صفحہ ۲۴۳، سنن کبریٰ

سوال..... اذان میں ”عَلَىٰ سُوْلِيَّ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهُ بِاَفْضَلٍ“ والا جملہ پڑھنا کیسا ہے؟
جواب..... یہ سراسر باطل ہے اور اذان میں اضافہ بھی، اہلبیت کرام اور خود سیدنا علیؑ
حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے بھی یہ کلمات نہیں سکھائے۔

سوال..... اقامت کیا ہے؟

جواب..... جماعت کھڑی کرنے سے پہلے جو اذان کی طرح کے کلمات پڑھے جاتے
ہیں انہیں اقامت یا تکبیر کہتے ہیں۔

سوال..... اقامت کیسے کہنی چاہیے؟

جواب..... اقامت اذان کی طرح ہی ہے، البتہ ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کے بعد ”قَدْ
قَامَتِ الصَّلٰوةُ“ بھی دوبار پڑھا جائے گا۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۷۸)

سوال..... اذان کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب..... اذان کے بعد پہلے حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھیں۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۶۶)

پھر یہ دعا پڑھیں!

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلٰوةُ الْقَائِمَةُ اَتِ مُحَمَّدَہُ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ
(وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ) (عمل اليوم الليلة صفحہ ۳۸) وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ

وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (المعجم الكبير جلد ۲ صفحہ ۶۶) اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (السنن

الكبرى للبيهقي جلد ۱ صفحہ ۳۱۰)۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۸۶، مشکوٰۃ صفحہ ۶۵)

سوال..... یہ دعا پڑھنے سے کیا ملتا ہے؟

جواب..... یہ دعا پڑھنے والے کی قیامت کی دن حضور اکرم شفاعت کریں گے۔

سوال..... کیا اذان کا جواب دینا چاہیے؟

جواب..... جی ہاں!

سوال..... اذان کا جواب کس طرح دینا چاہیے؟

جواب..... جو الفاظ مؤذن کہے ہمیں بھی وہی الفاظ دہرانے چاہئیں۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۶۶)

(

سوال..... الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟

جواب..... صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ۔ (الاذکار للنووی صفحہ ۶۷)

سوال..... حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟

جواب..... لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھیں یا وہی الفاظ پڑھ لیں۔ (مشکوٰۃ

صفحہ ۶۵، ۶۴)

سوال..... کیا اذان کی طرح اقامت کا جواب بھی دینا چاہیے؟

جواب..... جی ہاں! اقامت کا جواب بھی دینا چاہیے۔

سوال..... قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں کیا پڑھیں؟

جواب..... أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۷۸)

سوال..... اقامت بیٹھ کر سنیں یا کھڑے ہو کر؟

جواب..... بیٹھ کر، اگر کوئی کھڑا ہو تو اسے بھی بیٹھا دیں۔ (مصنف عبدالرزاق

جلد ۱ صفحہ ۵۰۶)

سوال..... جماعت کے لیے کب کھڑے ہوں؟

جواب..... جب امام اور مقتدی مسجد میں موجود ہوں تو دونوں کے لیے اقامت میں حَيَّ

عَلَى الصَّلَاةِ يَا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے الفاظ پر کھڑے ہونا مسنون ہے۔

(ترمذی جلد ۱ صفحہ ۷۶، نووی بر مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۲۱، السنن الکبیر للبیہقی جلد ۲ صفحہ ۲۲، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۴۰۵)

سوال..... کیا اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا جائز ہے؟

جواب..... نہیں! بالکل جائز ہے، اسے بدعت کہنے کی کوئی دلیل نہیں۔ حدیث میں آتا ہے ہر اچھے کام سے پہلے درود شریف پڑھنا باعث برکت ہے (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۵۵۸)

سوال..... کیا اذان میں نبی کریم ﷺ کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا منع ہے؟

جواب..... کسی جگہ بھی اس سے منع نہیں کیا گیا بلکہ کئی کتابوں میں اس کے متعلق روایات بھی ملتی ہیں۔

سوال..... کس کس کتاب میں یہ روایات ہیں؟

جواب..... چند ایک کے نام یہ ہیں: تفسیر روح البیان جلد ۳ صفحہ ۱۵۰، المقاصد الحسنہ صفحہ ۳۸۴، موضوعات کبیر صفحہ ۷۵، فتاویٰ شامی جلد ۱ صفحہ ۲۶۷

سوال..... اذان اور اقامت کے درمیان دعا کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... آپ ﷺ نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان دعا رو نہیں ہوتی۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۶۶)

اوقات نماز

سوال..... رات اور دن میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

جواب..... پانچ

سوال..... ان کے نام کیا ہیں؟

جواب..... فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

سوال..... کیا ہر نماز کے لیے کوئی وقت بھی مقرر کیا گیا ہے؟

جواب..... جی ہاں! ہر نماز کا ایک وقت متعین کیا گیا ہے، اسی وقت وہ نماز ادا کرنی چاہیے اس سے پہلے نہیں۔

سوال..... کیا کوئی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی؟

جواب..... ہر گز نہیں! وقت سے قبل پڑھی ہوئی نماز کو وقت آنے پر دوبارہ پڑھنا ہو گا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا۔ (النساء، ۱۰۳)

بے شک نماز مقررہ وقت پر ہی مومنوں پر فرض کی گئی ہے۔

سوال..... اگر نماز کو مؤخر کر دیا جائے تو؟

جواب..... نماز کو وقت گزار کر پڑھنا بہت سخت گناہ ہے، ہاں اگر بے ہوشی یا سوتے ہوئے نماز کا وقت گزر جائے تو اسے قضا کر لینا چاہیے، اور ایسا آدمی گناہ گار نہیں ہوگا۔

سوال..... کیا ایک وقت میں دو نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب..... بالکل نہیں، کیونکہ ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ہی پڑھنا فرض ہے۔

سوال..... فجر کا وقت کونسا ہے؟

جواب..... سحری کا ٹائم ختم ہونے سے سورج نکلنے سے پہلے تک نماز فجر کا وقت ہے۔

سوال..... ظہر کس وقت پڑھی جائے گی؟

جواب..... دوپہر کے وقت، سورج ڈھلنے کے بعد نماز عصر تک۔

سوال..... عصر کس وقت پڑھنی چاہئے؟

جواب..... سورج غروب ہونے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

سوال..... مغرب کے لیے کونسا وقت ہے؟

جواب..... سورج غروب ہونے کے بعد عشاء تک۔

سوال..... عشاء کس وقت ادا کریں؟

جواب..... نماز مغرب کے تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹہ بعد۔

سوال..... کیا اس کے بعد عشاء کا وقت ختم ہو جاتا ہے؟

جواب..... نہیں! بلکہ فجر تک عشاء کا وقت ہوتا ہے۔

سوال..... وتر کب پڑھیں؟

جواب..... نماز عشاء سے لے کر نماز فجر کے وقت تک جب چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

سوال..... جمعہ کی نماز کس وقت ادا کی جاتی ہے؟

جواب..... جو وقت ظہر کی نماز کا ہے وہی وقت نماز جمعہ کا ہے۔

سوال..... نماز عیدین کا کیا وقت ہے؟

جواب..... سورج نکلنے سے زوال تک۔

سوال..... تہجد کب پڑھیں؟

جواب..... عشاء کے بعد سوکراٹھیں اور وقت فجر سے پہلے تک جب چاہیں پڑھ لیں۔

سوال..... اشراق اور چاشت کا وقت کونسا ہے؟

جواب..... سورج نکلنے کے تقریباً بیس منٹ بعد اشراق کا وقت ہے اور جب سورج خوب

روشن ہو جائے تو نماز چاشت پڑھ سکتے ہیں۔

سوال..... صلوٰۃ التّسبیح کب ادا ہوتی ہے؟

جواب..... اوقات ممنوعہ کے علاوہ جب چاہیں پڑھیں۔

سوال..... اوقات ممنوعہ کون کون سے ہیں؟

جواب..... سورج نکلنے وقت، غروب ہوتے وقت اور زوال سے پہلے نماز پڑھنا ممنوع

ہے، ایسے ہی نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۸۳، ۸۲)

سوال..... کیا فجر اور عصر کے بعد کوئی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب..... نفلی نماز نہیں پڑھ سکتے، ہاں قضا شدہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سوال..... کیا نفل نماز کے لیے کوئی وقت مقرر ہے؟

جواب..... نہیں! ممنوع اوقات کے علاوہ جب چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

سوال..... نفل بیٹھ ہو کر بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب..... ہاں! پڑھ تو سکتے ہیں لیکن ثواب آدھا ملتا ہے (مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۵۳، ابن ماجہ صفحہ

۸۷)

سوال..... صلوٰۃ الرغائب کب پڑھتے ہیں؟

جواب..... یہ نوافل ماہ رجب وغیرہ میں پڑھتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۴۲۲)

رکعات نماز

سوال..... فجر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب..... چار، دو سنتیں (مؤکدہ) اور دو فرض۔

سوال.....ظہر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب.....بارہ، چار سنتیں (مؤکدہ) چار فرض، دو سنتیں (مؤکدہ) اور دو نفل۔

سوال.....عصر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب.....آٹھ، چار سنتیں (غیر مؤکدہ) اور چار فرض۔

سوال.....مغرب کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب.....سات، تین فرض، دو سنتیں (مؤکدہ) اور دو نفل۔

سوال.....عشاء کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب.....سترہ، چار سنتیں (غیر مؤکدہ) چار فرض، دو سنتیں (مؤکدہ)، دو نفل، تین وتر (واجب) اور دو نفل۔

سوال.....جمعہ کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب.....چودہ، چار سنتیں (مؤکدہ) دو فرض، چار سنتیں (مؤکدہ)، دو سنتیں (مؤکدہ) اور دو نفل۔

سوال.....کیا جمعہ کے دن فرض کے بعد صرف دو سنتیں پڑھنی چاہئیں؟

جواب.....نہیں! فرضوں سے قبل چار سنتیں ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۹، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۶۹)

اور فرضوں کے بعد چھ (چار اور پھر دو) سنتیں پڑھنی چاہئیں۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۸۸، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۶۹)

(۶۹)

سوال.....نماز عیدین کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب.....دونوں عیدوں کی دو دو رکعتیں ہیں، چھ چھ زائد تکبیروں کے ساتھ۔

سوال..... مؤکدہ اور غیر مؤکدہ میں کیا فرق ہے؟

جواب..... مؤکدہ کا معنی ہے ضروری اور غیر مؤکدہ غیر ضروری کو کہتے ہیں، غیر مؤکدہ سنتیں نفلوں کی طرح ہوتی ہیں اگر پڑھیں تو ثواب ورنہ گناہ نہیں۔

سوال..... تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب..... عموماً آٹھ رکعت، لیکن کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

سوال..... اشراق کی رکعات کتنی ہیں؟

جواب..... دو یا چار رکعت۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۸۳، ابن ماجہ صفحہ ۸۲)

سوال..... چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھیں؟

جواب..... دو رکعت سے بارہ رکعات تک جتنی چاہیں پڑھیں۔

(ترمذی جلد ۱ صفحہ ۶۳، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶)

سوال..... نماز تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب..... بیس رکعات۔ (موطا امام مالک صفحہ ۹۸)

سوال..... صلوٰۃ التسبیح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب..... چار رکعات، ایک سلام کے ساتھ۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۶۳)

سوال..... تحیۃ الوضو کونسی نماز ہے؟

جواب..... وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے قبل جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے ”تحیۃ الوضو“ کہتے ہیں۔

سوال..... اس کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب..... کم از کم دو رکعتیں جن سے جنت لازم ہو جاتی ہے۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

سوال.....تحیۃ المسجد کیا ہے؟

جواب.....دو نفل جو مسجد میں داخل ہوتے ہی پڑھتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۶۳)

سوال.....نماز ادا بین کیا ہے؟

جواب.....نماز مغرب کے بعد چھ نفل ادا بین کے ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۳، ۹۹)

سوال.....صلوۃ الرغائب کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب.....کوئی تعداد مقرر نہیں، جتنے نوافل چاہیں پڑھ لیں!

سوال.....صلوۃ الحاجت کی کتنی رکعت ہیں؟

جواب.....دو یا چار رکعتیں ہیں۔

سوال.....صلوۃ کسوف کیا ہے؟

جواب.....وہ نماز جو سورج گہن کے وقت پڑھی جاتی ہے۔

سوال.....صلوۃ کسوف کیا ہے؟

جواب.....وہ نماز جو سورج گہن کے وقت پڑھتے ہیں۔

سوال.....نماز خسوف کسے کہتے ہیں؟

جواب.....وہ نماز جو چاند گہن کے وقت پڑھی جاتی ہے۔

سوال.....نماز استسقاء کسے کہتے ہیں؟

جواب.....طلب بارش کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز استسقاء کہتے ہیں۔

سوال.....نماز استسقاء کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب.....دو رکعت۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳۹) یاد رہے کہ طلب بارش کے لیے صرف دعا

بھی مانگ سکتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

سوال..... صلوٰۃ الکسوف اور صلوٰۃ الخسوف کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب..... دو رکعت۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۴۳) واضح رہے کہ لیکن ان دونوں موقعوں پر صرف دعا بھی کر سکتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۴۱)

سوال..... نماز استخارہ کی کتنی رکعات ہیں؟

جواب..... صرف دو، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھیں! اور پھر دعائے استخارہ کریں۔

سوال..... نماز سفر کوئی ہے؟

جواب..... سفر سے پہلے گھر میں دو رکعت پڑھنے کو نماز سفر کہتے ہیں

سوال..... کیا قضاۓ عمری کی چار رکعتیں ہیں؟

جواب..... ہرگز نہیں! جو نمازیں قضا ہو چکی ہوں انہیں شمار کر کے ان کے فرض اور واجب کو مکمل طور پر ادا کرنا چاہئے صرف چار رکعت سے تمام نمازیں ادا نہیں ہو جاتیں۔

سوال..... نفل کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... اگر فرائض میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اے فرشتو!) دیکھو اس کے پاس نفلی عبادت ہے۔ تو ان کی وجہ سے فرائض کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۲۶، ابن ماجہ صفحہ ۱۰۴، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۷)

جماعت کا بیان

سوال..... نماز کے لیے جس جگہ مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں اس کا کیا نام ہے؟

جواب..... اسے مسجد کہتے ہیں۔

سوال..... مسجد کیسی جگہ ہے؟

جواب..... مسجد دنیا میں سب سے بہترین اور برکت والی جگہ ہے، یہ اللہ کی رحمت اور فضل کا گھر ہے مسلمان یہاں جمع ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور خدا کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں۔

سوال..... کیا باجماعت نماز پڑھنا ضروری ہے؟

جواب..... جی ہاں! عاقل، بالغ اور تندرست مرد پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

سوال..... اگر کوئی بلا وجہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب..... ایسے لوگوں پر حضور اکرم ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے، ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں ایسے لوگوں کے گھروں کو جلاؤں جو بغیر وجہ کے مسجد میں نماز کے لیے نہیں آتے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۹۷)

سوال..... نماز پڑھانے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب..... نماز پڑھانے والے کو امام کہتے ہیں۔

سوال..... امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب..... اسے مقتدی کہتے ہیں۔

سوال..... جس طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب..... اسے قبلہ کہتے ہیں۔

سوال..... نماز پڑھانے والا (امام) کیسا ہونا چاہیئے؟

جواب..... امام صحیح العقیدہ (سنی)، متقی، پرہیزگار، سنت اور شریعت کا پابند، دین اور نماز کے ضروری مسائل کو جانتا ہو، کسی بے دین، بد مذہب اور گستاخ آدمی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۶۹، مشکوٰۃ صفحہ ۷۱)

سوال..... کیا ناپینا شخص امامت کروا سکتا ہے؟

جواب..... اگر وہ صفائی کا پورا خیال رکھے اور قبلہ کی سمت صحیح کھڑا ہو سکے تو اس کا امامت کرنا درست ہے، ورنہ نہیں۔

سوال..... جو شخص شرابی، جواری، زانی، سودخور یا سنت کا تارک ہو اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو اسے امام بنا سکتے ہیں؟

جواب..... نہیں! ایسے لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، اسے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔

سوال..... باجماعت نماز پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب..... ایک نماز کا ثواب ستائیس نمازوں کے برابر ہے۔

سوال..... کیا عورت بھی باجماعت نماز ادا کر سکتی ہے؟

جواب..... عورت جس قدر باپردہ رہے اتنا ہی بہتر ہے، اس لیے عورتوں کے لیے مسجد کی بجائے گھر میں نماز کا زیادہ ثواب ہے، اس پر باجماعت نماز پڑھنا لازم نہیں۔

(ترمذی جلد ۱ صفحہ ۳۱)

سوال..... صف مکمل ہو جائے تو بعد میں آنے والا کیا کرے؟

جواب..... دائیں یا بائیں طرف سے کسی شخص کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لے۔

نماز کا طریقہ

سوال..... نماز کیا ہے؟

جواب..... اللہ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، جو اس نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا طریقہ بتلایا ہے۔

سوال..... کیا نماز سے پہلے نیت کرنا بھی ضروری ہے؟

جواب..... جی ہاں! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲)

سوال..... نیت کیسے کرنی چاہئے؟

جواب..... دل کے ارادہ کو نیت کہتے ہیں، آپ جو بھی نماز پڑھنا چاہتے ہیں دل میں اس کا پختہ ارادہ کر لیں۔ ہاں، اگر دل کی پختگی کے ساتھ زبان سے بھی کہہ لیا جائے تو کوئی گناہ نہیں۔ مقتدی امام کی اقتدا کی نیت کرے اور امام مقتدیوں کی امامت کی نیت کرے۔

سوال..... نماز کیسے شروع کریں؟

جواب..... با وضو ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر لیں اور تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لوتک بلند کریں اور ناف کے نیچے باندھ لیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۱، مسند

احمد جلد ۱ صفحہ ۱۱۳)

سوال..... کیا خواتین بھی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں؟

جواب..... نہیں، وہ سینوں تک اٹھائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۹، طبرانی کبیر جلد ۲۲ صفحہ ۲۰)

سوال..... عورتوں کو ہاتھ کہاں باندھنے چاہیں؟

جواب..... عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں۔

سوال..... نماز کے شروع میں ہاتھ بلند کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب..... اسے رفع یدین کہتے ہیں۔

سوال..... کیا نماز میں رکوع یا سجدے کیلئے بھی رفع یدین کرنا چاہئے؟

جواب..... نہیں، رکوع اور سجدے کے وقت رسول اللہ ﷺ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(مسند حمیدی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷، ابو عوانہ

جلد ۲ صفحہ ۹۰)

سوال..... کیا رفع یدین کرنے کے متعلق کوئی روایت نہیں ملتی؟

جواب..... کئی روایات ملتی ہیں، لیکن ان تمام میں پہلے دور کے رفع یدین کا ذکر ہے، کسی

روایت میں یہ لفظ نہیں ہیں کہ آپ ﷺ نے آخری عمر تک ہمیشہ رفع یدین کیا ہے، یا جو یہ رفع یدین نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی یا نماز کے ثواب میں کمی آتی ہے۔

سوال..... تکبیر تحریمہ کسے کہتے ہیں؟

جواب..... نماز کے شروع کرنے کے لیے جو تکبیر (اللہ اکبر) کہی جاتی ہے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

سوال..... ہاتھ باندھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ پر یوں رکھیں کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے بائیں ہاتھ کی کلائی پر حلقہ بنائیں اور باقی تینوں انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر سیدھی ہوں۔

سوال..... قیام کسے کہتے ہیں؟

جواب..... نماز میں کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں۔

سوال..... نماز میں کھڑے ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... منہ قبلہ کی جانب کریں، پاؤں کی انگلیاں بالکل سیدھی رکھیں، دونوں پاؤں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے اگر باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں تو اپنے پاؤں دوسرے کے پاؤں کے برابر اور اپنے کندھوں کو دوسرے کے کندھوں کے برابر رکھیں اور قریب ہو کر کھڑے ہوں۔

سوال..... اس کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب..... سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۷۲، نسائی جلد ۱ صفحہ ۱۴۳، مشکوٰۃ صفحہ ۷۰)

سوال..... ان کلمات کو کیا کہتے ہیں؟

جواب..... اسے ثناء کہتے ہیں۔

سوال..... ثناء کے بعد کیا پڑھیں؟

جواب..... اس کے بعد تَعَوُّذ اور تسمیہ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھیں! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ط غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝ پھر آہستہ آواز سے آمین کہیں (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۵۸) اس کے بعد قرآن مجید کی چند آیتیں یا کوئی سورت تلاوت کریں۔

سوال..... کوئی ایک دو سورتیں بتادیں؟

جواب..... مثلاً: سورۃ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ

يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ يَا سُوْرَةُ كُوْثَرٌ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ يَا سُوْرَةُ حَشْرٌ ۝ اٰخِرُ اٰيٰتِيْنَ ... هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط الْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيِّمُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ط لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ
مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

سوال..... کیا مقتدی بھی امام کے پیچھے تلاوت کرے گا؟

جواب..... نہیں! مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد صرف ثناء پڑھے اور خاموش ہو کر پوری توجہ

سے امام کی قرأت سنے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰۸، مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۷۴)

امام تعوذ اور تسمیہ کہہ کر قرأت کرے گا، سورۃ فاتحہ کے ختم ہونے پر امام اور مقتدی دونوں

آہستہ آواز سے آمین کہیں گے۔ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۷۴)

سوال..... تعوذ اور تسمیہ بلند آواز سے پڑھنا چاہیے یا آہستہ؟

جواب..... تمام نمازوں میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ آواز سے ہی پڑھنا چاہیے۔

سوال..... امام کو قرأت بلند آواز سے کرنی چاہیے یا آہستہ؟

جواب..... ظہر اور عصر کے علاوہ باقی نمازوں میں قرأت اونچی آواز سے کرنی چاہیے۔

سوال..... کیا امام آہستہ آواز سے بھی قرأت کرے تو بھی مقتدی خاموش رہے گا؟

جواب..... جی ہاں! حدیث شریف میں ہے اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۷۴)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ۔ کسی نماز میں

بھی امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۱۵، نسائی جلد ۱ صفحہ ۱۵۲)

سوال..... قرأت کے بعد کیا کریں؟

جواب..... امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے اور مقتدی بھی رکوع کے لیے آہستہ آواز سے تکبیر کہے۔

سوال..... رکوع کیسے کریں اور اس میں کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب..... اپنا سر جھکا لیں، سر اور کمر بالکل برابر ہوں، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھیں اور ہاتھوں کی انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں کو پکڑیں اور کم از کم تین بار یہ پڑھیں
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۸۳)

سوال..... عورتیں رکوع کیسے کریں؟

جواب..... اسی طرح، لیکن مردوں کی نسبت تھوڑا جھکیں۔

سوال..... رکوع سے سر کیسے اٹھائیں؟

جواب..... امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ بلند آواز سے کہے اور مقتدی رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰۱) اگر اکیلا ہو تو تسمیع و تحمید دونوں پڑھے۔ پھر اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جائیں، اور ہاتھوں کو کھلا چھوڑ دیں۔

سوال..... اس کے بعد کیا کریں؟

جواب..... سب سے پہلے اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھیں، پھر دونوں ہاتھ اور پھر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھیں، اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھیں۔
(مشکوٰۃ صفحہ ۸۳)

سوال..... کیا نماز میں ایک ہی سجدہ ہوتا ہے؟

جواب..... نہیں! ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں۔

سوال.....دوسرا سجدہ کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب..... پہلے سجدے سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں اور التحيات کی طرح اطمینان سے بیٹھ کر پھر اللہ اکبر کہیں اور دوسرا سجدہ بھی ایسے ہی کریں، جیسے پہلا سجدہ کیا تھا۔

سوال.....دونوں سجدوں کے درمیان پاؤں کس طرف نکال کر بیٹھنا چاہیئے؟

جواب..... کسی طرف بھی نہیں، دایاں پاؤں یوں کھڑا کریں کہ اس کی انگلیاں قبلہ کی جانب ہوں اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں، یہی طریقہ سنت ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۱۴) ہاں! عورتیں دائیں طرف پاؤں نکال کر بیٹھیں گی۔ (مسند امام اعظم صفحہ ۳۹)

سوال.....سجدہ کرتے وقت جسم کس حالت میں ہونا چاہیئے؟

جواب..... کمر کو اٹھا کر رکھیں، کہنیاں، پہلوؤں اور زمین سے اور پیٹ رانوں سے جدا رہے۔ پاؤں کھڑے ہوں اور اس کی انگلیوں کے پیٹ زمین پر ہوں۔

سوال.....کیا عورتیں بھی ایسے ہی سجدہ کریں گی؟

جواب.....نہیں، عورتیں پست ہو کر، سمٹ کر سجدہ کریں گی۔

(مراسل ابوداؤد صفحہ ۸، ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ

(۲۷۹)

سوال.....دونوں سجدوں کے بعد کیا کریں؟

جواب.....اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی اسی طرح مکمل کریں جس طرح پہلی رکعت مکمل کی تھی۔

سوال.....دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے ہوئے ہاتھوں کا سہارا لینا کیسا ہے؟

جواب.....بوڑھے یا بیمار آدمی کو اجازت ہے، عام حالت میں نہ تو دوسرے سجدے کے

بعد بیٹھنا چاہیے اور نہ ہی کھڑا ہونے کے لیے ہاتھوں کا سہارا لینا چاہیے، بلکہ قدموں کے بل سیدھا اٹھنا ہی سنت ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۳۸)

سوال..... کیا دوسری رکعت میں ثناء دوبارہ پڑھی جائے گی؟

جواب..... نہیں!، ثناء صرف نماز شروع کرتے وقت ہی پڑھی جاتی ہے۔ دوسری رکعت تسمیہ پڑھ کر فاتحہ و دیگر قرأت سے مکمل کریں گے۔

سوال..... دوسری رکعت مکمل کر کے پھر کیا کریں گے؟

جواب..... اگر صرف دو فرض پڑھنے ہیں تو اب بیٹھ کر مکمل التّحیات، درود شریف اور دعا پڑھیں اور سلام پھیر دیں اور اگر تین یا چار فرض پڑھنے ہیں تو التّحیات میں بیٹھ کر پورا تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائیں اور باقی رکعتیں مکمل کر لیں۔

سوال..... کیا باقی رکعتوں میں بھی سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی جاتی ہے؟

جواب..... نہیں! صرف پہلی دو رکعتوں میں ہی سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت ملائی جاتی ہے۔ باقی رکعتوں میں صرف فاتحہ ہی پڑھیں گے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰۷)

سوال..... التّحیات کیا ہے؟

جواب..... تشہد، درود شریف اور دعا کو التّحیات کہتے ہیں..... اور وہ یہ ہیں

تشہد..... التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۱۵)

درود..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (بخاری
جلد ۱ صفحہ ۴۷۷)

دعا..... حضور اکرم ﷺ سے التحیات میں مختلف دعائیں منقول ہیں۔ مثلاً:

۱..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَمِنَ
الْمَغْرَمِ۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۱۵، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۱۷، مشکوٰۃ صفحہ ۸۷)

۲..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ
مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَاَرْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

(بخاری ۱ صفحہ ۱۱۵، مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۷، مشکوٰۃ

صفحہ ۸۷)

نوٹ: یہ دعا آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی۔

سلام..... دونوں طرف سلام پھیرنا، پہلے دائیں جانب، پھر بائیں جانب، ان الفاظ
کے ساتھ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
سوال..... ان کے علاوہ بھی کوئی دعا مانگ سکتے ہیں؟

جواب..... جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازی کو اختیار ہے وہ جس دعا کو پسند
کرے، مانگ سکتا ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۱۵)

لَهْدَارَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوَةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۤیْ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ

وَالْوَالِدَيْنِ وَاللِّمَّةِ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (ابراہیم، ۴۰، ۴۱) اور قرآن و حدیث میں مذکور کوئی بھی دعا پڑھ سکتے ہیں۔

سوال..... کیا نماز کے فوراً بعد کوئی ذکر بھی کیا جاسکتا ہے؟

جواب..... جی ہاں! حدیث پاک میں مختلف ذکر ملتے ہیں، چند ایک یہ ہیں:

۱..... سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار، اَللَّهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار۔ اس کے بعد یہ پڑھیں..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ یہ ذکر کرنے والے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۱۹، مشکوٰۃ صفحہ ۸۹)

۲..... آیۃ الکرسی..... اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔ اسے پڑھنے والے کو جنت میں جانے سے صرف موت ہی روکتی ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۸۹)

۳..... تین بار استغفار اور اس کے بعد یہ پڑھنا..... اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۱۸، مشکوٰۃ صفحہ ۸۸)

سوال..... کیا نماز کے بعد کلمہ پڑھنا بھی درست ہے؟

جواب..... جی ہاں! ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۷۴، ابن ماجہ صفحہ ۲۷۸، مشکوٰۃ صفحہ ۲۹۱) بہترین ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔

سوال..... کیا اونچی آواز سے بھی ذکر کرنا درست ہے؟

جواب..... بالکل، ظاہری زمانہ رسالت میں فرض نماز کی جماعت کے فوراً بعد اونچی

آواز سے ذکر ہوتا تھا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۱۶، مسلم صفحہ ۲۱۷، مشکوٰۃ صفحہ ۸۸)

سوال..... کیا نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں، بلکہ نماز کے بعد دعا کو بدعت کہنا سخت زیادتی ہے، کیونکہ حدیث

شریف میں ہے..... آدمی رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا بہت جلد قبول

ہوتی ہے۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۸۸، مشکوٰۃ ۸۹)

سوال..... دعا مانگنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب..... دونوں ہاتھ پھیلا کر، سر جھکا کر، نہایت خشوع و خضوع اور عاجزی کے ساتھ

رقت آمیز لہجہ میں، اوّل آخر درود شریف پڑھ کر اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں دعا

مانگیں اور دعا کے اختتام پر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیں۔

(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۷۴، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۰۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۵، ابن ماجہ صفحہ ۲۸۴، حصن حصین صفحہ

(۲۱)

سوال..... کیا نماز کے لیے کوئی لباس بھی مخصوص ہے؟

جواب..... جی ہاں! پاکیزہ اور حلال روزی سے حاصل کردہ لباس پہننا چاہیئے۔

سوال..... نماز کے لیے جسم کا کتنا حصہ ڈھانپنا ضروری ہے؟

جواب..... مرد کے لیے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورت کے لیے

ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم کو ڈھانپنا ضروری ہے۔

سوال..... کیا حالت نماز میں کھانا پینا درست ہے؟

جواب..... نہیں، ایسی حالت میں کھانے پینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

سوال..... کیا عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں نماز ہو جاتی ہے؟

جواب..... نہیں، نماز صرف عربی زبان میں ہی پڑھی جاتی ہے۔

سوال..... کیا ننگے سر نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب..... مجبوری کی حالت میں تو اور بات ہے، بطور فیشن ننگے سر نماز پڑھنا غلط ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے کسی حدیث میں ننگے سر نماز پڑھنے کا ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ آپ نے

عمامہ شریف پہن کر نماز پڑھنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

(کنز العمال جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۶، جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۳۱۴)

سوال..... کیا ٹوپی کا استعمال بھی درست ہے؟

جواب..... جی ہاں!۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۶، ۱۵۹، جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۳۹۴)

سجدہ سہو کا بیان

سوال..... سجدہ سہو کیا مطلب ہے؟

جواب..... نماز میں کسی کمی یا زیادتی پر جو نماز کے آخر میں دو سجدے کیئے جاتے ہیں

انہیں ”سجدہ سہو“ کہتے ہیں۔

سوال..... سجدہ سہو کا معنی کیا ہے؟

جواب..... بھول کا سجدہ۔

سوال... کیا فرض چھوٹنے پر سجدہ سہو کافی ہوگا؟

جواب..... نہیں..... نماز دوبارہ پڑھیں گے۔

سوال... اگر واجب چھوٹ جائے تو؟

جواب..... سجدہ سہو سے معافی ہو جائے گی۔

سوال... اگر سنت ترک ہو جائے؟

جواب..... اس سے نماز میں نقص تو آئے گا، لیکن سجدہ سہو لازم نہ ہوگا۔

سوال..... سجدہ سہو کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... اگر کوئی واجب چھوٹ جائے یا کسی فرض کی ادائیگی میں دیر ہو جائے، یا نماز

میں کسی عمل کی کمی یا زیادتی ہو جائے تو آخری قعدہ (التحیات) میں تشہد کے بعد ایک

طرف سلام پھیر کر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں، دو سجدے کرنے کے بعد پھر

دوبارہ مکمل التحیات پڑھیں اور دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴،

مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۵۲، ۵۳، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۹، مشکوٰۃ

صفحہ ۹۳)

سوال..... اگر کوئی واجب چھوٹ جائے اور سجدہ سہو یاد نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب..... نماز دوبارہ پڑھیں گے۔

نماز وتر کا بیان

سوال..... نماز وتر کیا ہے اور اس کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب..... نماز وتر واجب ہے۔ (دارقطنی جلد ۲ صفحہ ۲۲)

یہ فرض نمازوں سے الگ ایک نماز ہے۔ (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۷، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)

اس کی تین رکعتیں ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۵۴، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۵۴)

سوال..... نماز وتر پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... وہی طریقہ جو نماز مغرب کا ہے (دارقطنی جلد ۲ صفحہ ۲۸، طبرانی کبیر جلد ۹ صفحہ ۲۷۲)
(البتہ وتروں کی تیسری رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت بھی ملائی جائے گی۔ اور رکوع سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور حسب سابق ہاتھ باندھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ (وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ)
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ
اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَآلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا
رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفّٰرِ مُلْحِقٌ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ
جلد ۲ صفحہ ۲۰۰، جلد ۷ صفحہ ۱۱۵)

سوال..... کیا وتر کے بعد کوئی دعا مسنون ہے؟

جواب..... وتروں کے بعد یہ پڑھیں: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

(ابوداؤد صفحہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۲، نسائی

جلد ۲ صفحہ ۲۵۳)

سوال..... وتروں میں مسنون قرأت کیا ہے؟

جواب..... حضور اکرم ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری
رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۸۳، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۶۱، نسائی

جلد ۲ صفحہ ۲۵۳)

نماز جمعہ کا بیان

سوال..... نماز جمعہ کس پر لازم ہے؟

جواب..... عاقل، بالغ، مقیم اور تندرست مسلمان مرد پر نماز جمعہ لازم ہے۔

سوال..... کس مسلمان پر جمعہ واجب نہیں؟

جواب..... عورت، غلام، مسافر، مریض اور بچہ پر جمعہ واجب نہیں۔

سوال..... جمعہ کے دن کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”جمعہ تمہارے بہترین

دنوں میں سے ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی روز ان کی روح

(مبارک) قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن بے ہوشی طاری ہوگی، اس

دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۵۰، مشکوٰۃ صفحہ

(۱۲۰

۵..... ایک حدیث شریف میں ہے:

”اس دن ملائکہ تشریف لاتے ہیں، اسی دن آدم (علیہ السلام) پیدا ہوئے،

اسی دن انہیں اللہ نے زمین پر اتارا، اسی روز انہوں نے وفات پائی اور اس دن میں

ایک ایسی گھڑی بھی ہے کہ اس وقت بندہ جو حلال چیز بھی مانگے مل جاتی ہے، قیامت بھی

اسی دن قائم ہوگی۔“ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

۵..... ایک حدیث سے واضح ہے کہ:

جمعہ مسلمانوں کی عید کا دن ہے (ابن ماجہ صفحہ ۷۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۳)

.....۵ ایک حدیث میں ہے:

”یہ باقی دنوں کا سردار ہے اور اس کی عظمت عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی

بڑھ کر ہے۔“ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۰)

.....۵ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے (صغیرہ) گناہوں کو مٹا

دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

.....۵ ”جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور کرایا، صبح اٹھا اور دوسروں کو بیدار کیا، پیدل

چلا، سوار نہ ہوا اور امام کے قریب بیٹھ کر غور سے خطبہ سنا، کوئی لغو کام نہ کیا تو اسے ہر قدم

کے بدلے ایک سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔“ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

سوال..... جمعہ کے دن کی سنتیں کیا ہیں؟

جواب..... غسل کرنا، اچھا لباس پہننا، اذان سنتے ہی مسجد میں چلے جانا، مسجد میں بیٹھنے سے

پہلے دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھنا، غور سے خطبہ سننا، نماز جمعہ کو پوری عمدگی سے ادا کرنا۔

سوال..... جمعہ کا خطبہ کس وقت پڑھا جاتا ہے؟

جواب..... دو فرض باجماعت پڑھنے سے قبل دوسری اذان پڑھی جائے اور اس کے بعد

امام کھڑے ہو کر دو خطبے پڑھے۔

سوال..... خطبہ کے دوران بولنا کیسا ہے؟

جواب..... جب امام خطبہ پڑھے تو اس وقت سوائے خطبہ سننے کے کوئی کام نہیں کرنا

چاہیے۔ حدیث شریف میں خطبہ کے دوران کسی دوسرے کو چپ ہونے کا اشارہ کرنے

سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ خطبہ کے دوران بات کرنے

والا، بوجھ اٹھانے والے گدھے کی طرح ہے اور اسے ”چپ ہو جا“ کہنے والے کا جمعہ (کامل) نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۳، مسند احمد، مسند بنی ہاشم)

سوال..... جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کو پھیلا نگنا کیسا ہے؟

جواب..... حدیث شریف میں ہے جو آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگے وہ جہنم کی طرف پل بناتا ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۶۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۲)

سوال..... بغیر عذر کے جمعہ چھوڑنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب..... حدیث شریف میں ہے کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے رک جائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ نیز ایسے آدمی کو منافق لکھ دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱)

سوال..... اگر کسی کا جمعہ فوت ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب..... اگر جمعہ قضا ہو جائے تو نماز ظہر پڑھنی چاہیے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۲)

سوال..... کیا جمعہ کی اذان ثانی کا جواب دینا جائز ہے؟

جواب..... بالکل، جس طرح عام اذانوں کا جواب دینا چاہیے اسی طرح جمعۃ المبارک کی دوسری اذان کا بھی جواب دینا درست ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲۵)

سوال..... جو نماز جمعہ چھوڑ دے وہ کیا کرے؟

جواب..... جو بغیر عذر جمعہ چھوڑ دے، وہ توبہ و استغفار کرے اور مستحب ہے کہ ایک دینار ورنہ آدھا دینار صدقہ کرے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱)

سوال..... نماز جمعہ کے لیے جلدی آنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے

دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ پہلے کون آیا پھر کون آیا اور بہت جلدی آنے والا ایسے ہے جیسے کوئی اونٹ صدقہ کر دے، پھر جیسے کوئی گائے صدقہ کرے، پھر مینڈھا، پھر مرغی، پھر انڈا صدقہ کرنے والے جتنا ثواب ملتا ہے۔ جب امام خطبہ کے لیے نکل آتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر لپیٹ کر توجہ سے ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲۱، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۸۰، مشکوٰۃ صفحہ

(۱۲۲)

سوال..... جمعہ کے دن میں وہ کونسی گھڑی ہے جس میں دعا مقبول ہے؟

جواب..... وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز مکمل ہونے تک ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۹)

بعض روایات میں نماز عصر سے غروب شمس تک کا ذکر ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۰)

نماز عیدین کا بیان

سوال..... عید کا کیا معنی ہے؟

جواب..... جو چیز بار بار (لوٹ کر) آئے اسے عید کہتے ہیں۔

سوال..... عید سے کیا مراد ہے؟

جواب..... مسلمانوں کی خوشی کا دن، جو ہر سال آتا ہے۔

سوال..... کیا اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں؟

جواب..... یہود و نصاریٰ کی عیدوں کے مقابلہ میں اسلام نے ہمیں جو عیدیں دی ہیں وہ

تو دو ہی عیدیں ہیں، لیکن یہ ہر نعمت اور ہر خوشی والے دن کو بھی عید کہا جاتا ہے۔

سوال..... کیا اس کی کوئی دلیل ہے؟

جواب..... جی ہاں! سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے جب دسترخوان نازل ہوا تو آپ نے اس دن کو عید کہا۔ (المآئدہ، ۱۱۴) جس دن دین مکمل ہونے کی بشارت آئی، اس دن کو صحابہ کرام ؓ عید کہا۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۳۰)

جمعہ کے دن خصوصی نعمت نازل ہوئی تو اسے عید کہا گیا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۳۵)

سوال..... عیدین سے کیا مراد ہے؟

جواب..... سال کے بعد آنے والی دو عیدیں، یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

سوال..... یہ کس کس مہینے میں آتی ہیں؟

جواب..... عید الفطر روزوں کے ختم ہونے پر یکم شوال کو اور عید الاضحیٰ (حج کے دن کے بعد) 10 ذوالحجہ کو آتی ہے۔

سوال..... ان عیدوں کا کیا مقصد ہے؟

جواب..... یہود و نصاریٰ نے سال کے بعد دو دن مقرر کر رکھے تھے۔ جس میں وہ کئی طرح کی غیر اخلاقی اور غیر فطری حرکات کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے بدلے اسلام کی تعلیمات کے مطابق خوشی منانے کے لیے یہ دو دن عنایت فرمائے۔

(ابودود جلد ۱ صفحہ ۱۶۱، مشکوٰۃ)

صفحہ ۱۲۶)

سوال..... کیا اس دن کوئی اضافی نماز بھی پڑھی جاتی ہے؟

جواب..... جی ہاں! دونوں عیدوں میں دو، دو رکعت نماز عید پڑھنا واجب ہے۔

سوال..... اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب..... عام نمازوں کی طرح دو رکعت نماز باجماعت پڑھی جائے، ان میں صرف

چھ واجب تکبیروں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ تین تکبیریں جو پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد، رکوع سے پہلے ہی جاتی ہیں۔

سوال..... یہ چھ تکبیریں کون سی حدیث سے ثابت ہیں؟

جواب..... کئی احادیث سے ثابت ہیں جن میں سے صرف دو حدیثیں ملاحظہ فرمائیں!

اول..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں فرمایا:

يَقُومُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ... ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا يَزِيدُ فِي آخِرِهِنَّ

(طبرانی کبیر جلد ۹ صفحہ ۳۰۲)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے تو چار تکبیریں (ایک شروع میں اور تین بعد میں) کہتے پھر قرأت کرتے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد (تین اضافی اور ایک رکوع کے لیے) چار تکبیریں کہتے، چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع فرماتے۔

دوم..... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۶۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں جنازوں کی طرح (ہر رکعت میں) چار تکبیریں کہتے تھے۔

یعنی پہلی رکعت میں ایک شروع والی اور تین بعد میں جبکہ دوسری رکعت میں تین پہلے اور ایک رکوع کے لیے تکبیر کہتے تھے۔

سوال..... عیدین کے احکام کیا ہیں؟

جواب..... عیدین میں غسل کرنا، نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا، عید الفطر میں کوئی میٹھی چیز کھا کر اور عید الاضحیٰ میں کچھ کھائے بغیر نماز عید کے لیے جانا، کسی کھلی جگہ پر اور

اگر کوئی عذر ہو تو مسجد میں نماز ادا کرنا، نماز کے بعد خطبہ بجالانا اور آتے جاتے ہوئے راستہ تبدیل کرنا، تکبیریں کہنا اور صدقہ خیرات کرنا مسنون ہے۔

سوال..... تکبیریں کونسی پڑھی جاتی ہیں؟

جواب..... اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (الاذکار للنووی صفحہ ۱۷۴)

سوال..... کیا عیدین کے لیے اذان اور اقامت بھی ہوتی ہے؟

جواب..... نہیں، عیدین کے لیے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳۱)

سوال..... کیا عیدین میں بھی دو خطبے پڑھے جاتے ہیں؟

جواب..... جی ہاں!..... نماز جمعہ کی طرح عیدین میں بھی دو ہی خطبے پڑھے جاتے ہیں (ابن ماجہ صفحہ ۹۳) لیکن عیدین کے خطبے نماز کے بعد پڑھے جائیں گے۔

جنازہ کا بیان

سوال..... ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کتنے حقوق ہیں؟

جواب..... مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، جب وہ چھینک مارے تو یَرْحَمُكَ اللَّهُ (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہے، وہ بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے، وہ دعوت دے تو اس کو قبول کرے، اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کہے، اس کی وفات کے بعد اس کا جنازہ پڑھے، جب وہ نصیحت کرے تو اس کی نصیحت کو قبول کرے۔

(مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۱۳، مشکوٰۃ صفحہ

۱۳۳)

سوال..... عیادت کسے کہتے ہیں؟

جواب..... بیمار پرسی یعنی کسی بیمار کی خبر لینا۔

سوال..... مریض کی عیادت کا کیا ثواب ہے؟

جواب..... جب آدمی بیمار کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو واپس آنے تک وہ دریائے رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے۔ اور اسے ساٹھ سال کی مسافت تک جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے۔ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا مانگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۵، ۱۳۴)

سوال..... جنازہ کسے کہتے ہیں؟

جواب..... میت کو، میت والی چار پائی اور میت پر پڑھی جانے والی نماز کو بھی جنازہ کہتے ہیں۔

سوال..... نماز جنازہ کوئی نماز ہے؟

جواب..... کسی مسلمان کے فوت ہو جانے پر مسلمان اکٹھے ہو کر اس کی بخشش کے لیے جو نماز پڑھتے ہیں اسے نماز جنازہ کہتے ہیں۔

سوال..... کیا یہ نماز فرض ہے؟

جواب..... جی ہاں! نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔

سوال..... فرض کفایہ کا کیا معنی ہے؟

جواب..... یعنی اگر علاقہ کے چند افراد نے بھی نماز جنازہ پڑھ لی تو باقی افراد کا بھی فرض ادا ہو جائے گا، ورنہ سب گناہ گار ہو گے۔

سوال..... قریب المرگ انسان کے پاس کیا کریں؟

جواب..... دنیوی بات چیت نہ کریں، سورہ یسین پڑھیں۔

(ابن ماجہ صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۱، ۱۸۹، ابوداؤد

جلد ۲ صفحہ ۸۹)

اور درمیانی آواز سے کلمہ پڑھیں لیکن میت کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ دیں۔

سوال..... اگر کوئی وفات پا جائے تو کیا کریں؟

جواب..... اس کے جڑوں کو کسی چیز سے باندھ دیں، اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیں

آنکھوں کو بند کر دیں اور جتنی جلدی ہو سکے غسل، کفن اور جنازہ کا اہتمام کریں۔

سوال..... میت پر رونا کیسا ہے؟

جواب..... اگر واویلا نہ کیا جائے تو صرف صدے کی وجہ سے آنکھوں سے آنسوؤں کا نکل آنا

گناہ نہیں بلکہ یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے۔ (بخاری

جلد ۱ صفحہ ۱۷۴)

سوال..... میت پر واویلا کرنا کیسا ہے؟

جواب..... واویلا، بے صبری کی باتیں اور نوحہ و ماتم حرام ہے، حدیث پاک میں ہے:

جس نے چہرے پر طمانچے مارے، گریبان پھاڑے اور جاہلوں والے کلمات بولے وہ

ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۳)

سوال..... میت کو غسل دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... پہلے باپردہ طہارت کریں پھر نماز کی طرح وضو کرائیں لیکن کلی اور ناک میں

پانی نہ ڈالیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ بیری کے پتوں سے جوش دیئے ہوئے پانی سے

غسل دیں۔ پہلے دائیں طرف پانی ڈالیں پھر بائیں طرف۔

سوال..... کیا مرد و عورت کو ایک جیسا غسل دیا جائے گا؟

جواب..... مرد و عورت کے غسل میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال..... میت کو غسل کون دے؟

جواب..... جو غسل کا مکمل طریقہ جانتا ہو، مرد کو مرد اور عورت کو عورت ہی غسل دے۔

سوال..... کفن کیسا ہونا چاہیئے؟

جواب..... مرد کے لیے تین کپڑے قمیص، چادر لفافہ (بڑی چادر) اور عورت کے لیے

پانچ کپڑے قمیص، چادر، دوپٹہ، لفافہ اور سینہ بند کا کفن ہونا چاہیئے۔ کفن اچھا اور سفید

کپڑے کا ہونا چاہیئے۔ اگر ہو سکے تو کسی متبرک کپڑے کا کفن دیں۔

سوال..... کفن لپیٹنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... ایک چادر نیچے بچھا کر اس پر میت کو سیدھا لٹا دیں پھر گلے میں لفی (قمیص)

ڈال دیں، پھر دوسری بڑی چادر اوپر ڈال دیں۔ سر، کمر اور پاؤں پر بند باندھ دیں۔

عورت کو چادر پھر قمیص، پھر دوپٹہ، پھر سینہ بند اور پھر لفافے (بڑی چادر) میں لپیٹ دیں

اور بند باندھ دیں۔

سوال..... جنازہ جلدی اٹھانا چاہیے یا لیٹ؟

جواب..... جنازہ میں بغیر شرعی عذر کے تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ حدیث میں آتا ہے کہ

”جنازہ جلدی لے کر چلو، اگر وہ نیک ہے تو اسے اس کے انجام کی طرف پہنچاؤ، اور اگر وہ

برا ہے تو اپنے کندھوں سے بوجھ اٹاؤ“۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۶)

سوال..... جنازہ لے کر چلنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... چار پائی کو اس طرح اٹھائیں کہ میت کا سر ہر صورت میں آگے کی طرف

رہے، تمام لوگ اس کے پیچھے چلیں، کندھا دینے والا ایک طرف سے کندھا دینا شروع

کرے اور تمام پائیوں کو باری باری کندھا دے۔

سوال..... کیا جنازہ کے ساتھ جاتے ہوئے کلمہ پڑھنا بھی درست ہے؟

جواب..... جی ہاں! میت کے پاس اور جنازہ کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے۔

سوال..... کیا یہ عمل رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے؟

جواب..... حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ کے ساتھ کثرت سے کلمہ

پڑھتے تھے۔ (نصب الرأیہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۲، کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۴۱۵)

سوال..... کیا نماز جنازہ مسجد میں جائز ہے۔

جواب..... نہیں، شرعی عذر کے بغیر مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا ناجائز ہے۔ مسجد میں جنازہ

پڑھنے سے ثواب نہیں ملتا۔ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۹۸، ابن ماجہ صفحہ ۱۱۰)

سوال..... نماز جنازہ پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب..... جو آدمی نماز جنازہ پڑھتا ہے، اسے ایک قیراط اور جو نماز کے بعد دفن میں بھی

شریک ہوتا ہے، اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۷، ابن ماجہ صفحہ

(۱۱۱)

سوال..... نماز جنازہ اونچی آواز سے بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب..... نہیں، یہ خلاف سنت ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے کبھی اونچی آواز سے جنازہ

نہیں پڑھا۔ اس لیے جنازہ آہستہ آواز سے ہی پڑھنا چاہیے۔

سوال..... نماز جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں با وضو قبلہ رو ہوں، اور نیت کر کے ہاتھوں کو کانوں کی لوتک اٹھا کر تکبیر کہیں اور ناف کے نیچے باندھ لیں، پھر ثناء پڑھیں دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھیں اور تیسری تکبیر کے بعد کوئی دعا پڑھ لیں مثلاً:

۱... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَايِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا
وَاُنْشَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلٰى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلٰى
الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْ مِنَّا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۶)

۲..... اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بَنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكٍ فِيْهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَايِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۶)

۳... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ
وَاغْسِلْهُ بِالْمَآئِ وَالتَّلْحِجِ وَالبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ
مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ
وَادْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۵)

پھر چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کھول دیں اور دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

سوال..... نابالغ بچے یا بچی کے لیے کوئی دعا پڑھیں؟

جواب..... نابالغ بچے کے لیے یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا فَرَطًا وَذُخْرًا وَ
اَجْرًا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۸)

اور نابالغ بچی کے لیے یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا سَلَفًا فَرَطًا وَذُخْرًا وَ اَجْرًا

سوال..... اگر جنازے زیادہ ہوں تو کوئی دعا پڑھیں؟

جواب..... متعدد جنازوں اور بڑوں اور چھوٹوں کے اکٹھے جنازوں میں بھی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا... والی دعا ہی پڑھی جائے گی۔

سوال..... کیا نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا درست ہے؟

جواب..... بالکل درست ہے، حدیث شریف میں ہے..... إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاخْلُصُوا لَهُ الدَّعَاءَ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۰، ابن ماجہ صفحہ ۱۰۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۶) یعنی جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو پھر پورے اخلاص کے ساتھ اس میت کے لیے دعا مانگو۔

اس کے علاوہ بھی جب چاہیں میت کے لیے دعائے مغفرت کر سکتے ہیں۔

سوال..... یہ قل، دسواں، چالیسواں اور سالانہ ختم کیا ہے؟

جواب..... یہ بھی فوت شدگان کے لیے دعائے بخشش اور ایصالِ ثواب کے مختلف طریقے ہیں جو شرعاً جائز اور درست ہیں۔

سوال..... کیا میت کو دعا کا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب..... جی ہاں! زندوں کی دعاؤں سے مرنے والوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے..... مثلاً: حدیث شریف سے ثابت ہے کہ:

1..... اگر سو یا چالیس مسلمان، مرنے والے کا جنازہ پڑھ کر اس کے لیے بخشش کی دعا کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول کر لیتا ہے اور میت کو بخش دیتا ہے۔

(مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۰۸)

2..... قبر میں میت ماں، باپ، بھائی یا کسی دوست کی دعا کا انتظار کرتی ہے اور جب اسے دعا ملتی ہے تو وہ اس کو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے، زندہ لوگوں کا مرنے والوں کے لیے یہی تحفہ ہے کہ وہ ان کے لیے بخشش کی دعا کیا کریں۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۶)

سوال..... کیا میت کو ہر قسم کی نیکی کا ثواب پہنچانا جائز ہے؟

جواب..... جی ہاں! حدیث شریف میں ہے، اگر مرنے والا مسلمان ہے تو تم اس کے لیے غلام آزاد کرو، حج کرو یا صدقہ و خیرات یعنی نیکی کا کوئی عمل بھی کرو تو اسے ان کا ثواب پہنچتا ہے۔ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۴۳، مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۶)

۵..... ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایک پھلدار باغ اپنی ماں کے نام پر صدقہ کیا تھا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۸۶)

۵..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کے نام کا کنواں کھدوایا تھا۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۳۶)

۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اپنی ذات کو ایصالِ ثواب کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)

سوال..... کیا کھانے پر میت کا نام لینے سے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے؟

جواب..... بالکل غلط ہے، اگر کھانے پر میت کا نام لینے سے وہ چیز حرام ہو جاتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی بھی ایصالِ ثواب کی چیزوں پر فوت شدگان کا نام نہ لیتے۔

سوال..... وَمَا أُولَٰئِكَ بِغَيْرِ اللَّهِ کا معنی کیا ہے؟

جواب..... مشرکین مکہ اپنے جانور بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے نام پر ذبح کرنے کا حکم دیا اور یہ آیت نازل فرمائی کہ ہر وہ جانور جسے غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے۔ (عامہ کتب تفسیر)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ عام حالات میں صرف کسی چیز پر کسی انسان کا نام آ

جانے سے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے، ورنہ دنیا کی کوئی چیز بھی حلال نہیں رہ سکتی، کیونکہ ہر چیز پر انسانوں کے نام آتے ہیں، ایک صحابی نے حضور ﷺ کے نام کا ایک بکرہ مقرر کر رکھا تھا۔ (کتاب الآثار باب نمبر ۱۱۲ رقم الحدیث ۳۶۸)

سوال..... کیا ایصالِ ثواب کا مروجہ انداز ہی اپنایا جاسکتا ہے؟

جواب..... یہ بھی درست ہے، لیکن اگر اس کے علاوہ کسی بھی جائز طریقے سے ایصالِ ثواب کیا جائے مثلاً: کسی کو لباس پہنانا، دعوت کھلانا، مسجد و مدرسہ سے تعاون کرنا، نفل نماز ادا کرنا، یہ تمام طریقے بھی صحیح اور درست ہیں۔

سوال..... کیا قبر پر اذان دینا صحیح ہے؟

جواب..... یہ ایک مستحب چیز ہے، جس کا میت کو فائدہ ہوتا ہے۔

سوال..... کیا قبر پر سبز ٹہنی اور پھول یا گھاس ڈالنے کا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب..... جی ہاں! جب تک یہ چیزیں سبز اور تر رہتی ہیں تب تک میت کے عذاب میں کمی ہوتی ہے۔ سرسبز اور تر ٹہنی قبر پر رکھنے کا ثبوت حدیث میں ہے ملاحظہ ہو! بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲، مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۴۱۔

روزوں کا بیان

سوال..... روزہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب..... کسی عقلمند، بالغ مسلمان مرد یا عورت کا صبح صادق (سحری ختم ہونے) سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانے پینے اور جماع سے دور رہنے کا نام روزہ ہے۔

سوال..... کونسے مہینے کے روزے مسلمان پر فرض ہیں؟

جواب..... ماہ رمضان المبارک کے روزے مسلمانوں پر فرض کیئے گئے ہیں۔

سوال..... اگر کوئی ماہ رمضان کے روزوں کا انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب..... ایسا آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

سوال..... جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑنا کیسا ہے؟

جواب..... کبیرہ گناہ ہے، قیامت کے دن اس کے بدلے میں دوزخ کا عذاب ہوگا

سوال..... شرعی طور پر کس آدمی کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟

جواب..... بیمار، مسافر، حائضہ اور حاملہ یا دودھ پلانے والی (اگر انہیں تکلیف کا ڈر ہو تو)

یہ لوگ عذر والے دنوں کے روزے چھوڑ کر باقی دنوں کے روزے رکھیں گے، ان

عذروں کی وجہ سے اگر کوئی رمضان کے کچھ یا تمام روزے نہ رکھ سکا تو وہ بعد میں ان

روزوں کی قضا کرے گا۔

سوال..... روزہ رکھنے کی نیت کیا ہے؟

جواب..... یہ پختہ ارادہ کرنا کہ میں رمضان کے فلاں دن کا روزہ رکھ رہا ہوں۔

سوال..... روزہ کھولنے کی دعا کونسی ہے؟

جواب..... روزہ کھولنے کی کئی دعائیں ہیں، مثلاً:

۱..... اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۲۲)

۲..... ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْشَاءً لِلّٰهِ

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۲۱، مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۵)

سوال..... روزہ کن اشیاء سے کھولنا مستحب ہے؟

جواب..... اولاً تو کھجور سے اگر کھجور نہ ہو تو پانی یا دودھ سے (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۵)

اگر یہ بھی نہ ملے تو جو بھی حلال اور پاکیزہ چیز میسر ہو اسی سے روزہ کھول سکتے ہیں؟

سوال..... کسی کو روزہ افطار کرانے کا کیا ثواب ہے؟

جواب..... جتنا ثواب روزہ رکھنے والے کو ملتا ہے، اتنا ہی روزہ افطار کرانے والے کو

ملے گا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اس کی گردن دوزخ سے آزادی کر دی

جاتی ہے اور جو آدمی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے، اسے حضور اکرم ﷺ کے حوض

مبارک سے سیراب کیا جائے گا اور جنت میں داخل ہونے تک پیاسہ نہ ہوگا (مشکوٰۃ صفحہ

۱۷۳، ۱۷۴)

سوال..... کیا کسی کے ہاں روزہ افطار کرانے سے اپنے ثواب میں کمی تو نہیں ہوتی؟

جواب..... نہیں! اللہ تعالیٰ دونوں کو برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔

سوال..... نفلی روزہ کب رکھنا چاہیے؟

جواب..... چاند کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کا روزہ۔ محرم کے عام دنوں کے روزے یا

دو روزے نو، دس یا دس، گیارہ محرم کا۔ شوال کے چھ روزے۔ حج کے دن کا روزہ۔، ماہ

رجب کے روزے۔ شعبان کے روزے۔ ہفتہ اور اتوار کا روزہ۔ سوموار اور جمعرات کا

روزہ رکھنا مستحب ہے۔

سوال..... نفلی روزہ کا کیا ثواب ہے؟

جواب..... ایک روزے کے بدلے روزہ دار کو ستر سال کی مسافت کے برابر آگ سے

دور کر دیا جائے گا۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۶۴)

زکوٰۃ کا بیان

سوال..... زکوٰۃ کا مفہوم کیا ہے؟

جواب..... زکوٰۃ کا لفظی معنی پاک ہونا اور بڑھنا ہے، مسلمان سال کے بعد اپنے مالوں سے جو شریعت کا معین کردہ حصہ نکالتے ہیں اسے ”زکوٰۃ“ کہا جاتا ہے۔

سوال..... کیا ہر مسلمان پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے

جواب..... نہیں! صرف صاحبِ نصاب مسلمان مرد اور عورت پر اپنے مال کی زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال..... صاحبِ نصاب کسے کہتے ہیں؟

جواب..... جس مرد یا عورت کے پاس باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا دونوں تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہوں، لیکن دونوں کو ملانے سے کوئی ایک یعنی چاندی یا سونے کا نصاب پورا ہو جائے یا اس نصاب کے برابر رقم ہو تو اسے صاحبِ نصاب کہتے ہیں۔

سوال..... کیا سال سے پہلے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب..... سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری تو نہیں، لیکن اگر کوئی ادا کر دے تو درست ہے۔

سوال..... زکوٰۃ کسے دینی چاہیے؟

جواب..... فقیر، مسکین، ضرورت مند، مہاجر، مقروض اور مسافر کو زکوٰۃ دینا درست ہے

اور اگر اپنے رشتہ داروں اور علاقہ میں اس قسم کے لوگ ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا افضل ہے۔ نیز دینی مدارس (جہاں مسافر طلبا ہوں) کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

سوال..... کیا کافر کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں! کافر کو دی گئی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال..... کیا گستاخ عقیدے والے کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب..... جی نہیں! ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا گناہ ہے۔

سوال..... کیا رفاہ عامہ اور کفن و دفن کے لیے زکوٰۃ کا مال استعمال ہو سکتا ہے؟

جواب..... نہیں، مسجد کی تعمیر، کفن و دفن، سرائے، کنواں، سبیل وغیرہ پر زکوٰۃ کا مال صرف نہیں ہو سکتا۔

سوال..... زکوٰۃ نہ دینے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب..... اگر وہ بالکل زکوٰۃ کا منکر ہے تو دائرہ اسلام سے خارج ہوگا، ورنہ سخت گنہگار ہوگا اور دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک بڑا مالدار آدمی تھا، اسے زمین میں اسی لیے دھنسا دیا گیا کہ اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

سوال..... کیا گھروں میں پڑے ہوئے زیورات کی زکوٰۃ بھی ادا کی جائے گی؟

جواب..... جی ہاں! گھروں میں پڑے ہوئے اور عورتوں کے پہنے ہوئے تمام زیورات کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی، جبکہ وہ شرعی نصاب کو پہنچتے ہوں۔

سوال..... کیا ایک چیز کی ہر سال زکوٰۃ ادا کی جائے گی؟

جواب..... ہاں مقدار نصاب مال پر جب بھی سال گزرے گا اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

سوال..... کیا بیوی کے زیور کی زکوٰۃ شوہر دے گا؟

جواب..... نہیں، اس کی بیوی ہی ادا کرے گی۔

سوال..... کیا گھریلو استعمال کی اشیاء پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب..... گھر کی عام استعمال ہونے والی اشیاء مثلاً رہائشی مکان، برتن، کپڑے، کار

فریج، گھریلو مشین، فرنیچر، ایئر کولر، کمپیوٹر اور سائیکل وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔

سوال..... کیا کرائے کے مکانات پر بھی زکوٰۃ لازم ہے؟

جواب..... ان کی آمدنی پر زکوٰۃ ہوگی۔

سوال..... فیکٹری اور گاڑی کی زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی؟

جواب..... فیکٹری کی آمدنی اور تجارت والے مال پر، ایسے گاڑی اگر کاروبار کے لیے

ہے تو اس کی آمدنی پر زکوٰۃ ہے، ورنہ نہیں۔

سوال..... کیا اپنے بیٹے یا بیٹی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب..... بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی کو، ایسے ہی ماں، باپ، دادا، دادی

، نانا، نانی کو بھی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

سوال..... کیا بہن، بھائی، بہو اور داماد کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب..... جی ہاں! انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

سوال..... کیا سادات کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب..... نہیں، اس کے علاوہ حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت عباس

اور حضرت حارث بن عبدا * (ؓ) کی اولاد کو بھی زکوٰۃ نہیں دیں گے۔

حج کا بیان

سوال..... حج کسے کہتے ہیں؟

جواب..... ہر سال ماہ ذوالحجہ کے مخصوص دنوں میں مسلمان مکہ مکرمہ کی سرزمین پر جمع ہو کر جو خاص امور سرعاً انجام دیتے ہیں انہیں شرعی اصطلاح میں ”حج“ کہا جاتا ہے۔

سوال..... حج ادا کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... انسان اپنا فرض ادا کر لیتا ہے اور اگر وہ صحیح طریقہ سے احکام خداوندی کے مطابق حج ادا کرے تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے

آج ہی جنا ہو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۱)

سوال..... اگر کوئی جان بوجھ کر حج نہیں کرتا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب..... صاحب طاقت مسلمان پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے، اگر کوئی جان بوجھ کر حج نہیں کرتا تو حدیث شریف میں ہے کہ ایسے آدمی کے متعلق کوئی ضمانت نہیں خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۲)

سوال..... تلبیہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب..... حج یا عمرہ کرنے والے لوگ بلند آواز سے جو مخصوص عربی کلمات پڑھتے ہیں انہیں ”تلبیہ“ کہتے ہیں۔

سوال..... وہ کلمات کون سے ہیں؟

جواب..... لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۱۰)

سوال..... احرام کیا ہے؟

جواب..... سفید رنگ کی دو بڑی چادریں جنہیں مرد حضرات حج و عمرہ کے موقع پر ایک چادر کے طور پر اور ایک تہبند کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

سوال..... کیا عورتیں بھی یہ چادریں پہنتی ہیں؟

جواب..... نہیں! عورتیں سفید رنگ کا عام لباس ہی پہنیں گی۔

سوال..... سعی کیا ہے؟

جواب..... بیت اللہ کے قریب صفا اور مروہ نام کی دو پہاڑیاں ہیں حج و عمرہ کے وقت ان دونوں کے درمیان سات چکر لگانا ”سعی“ کہلاتا ہے۔

سوال..... حجر اسود کیا ہے؟

جواب..... یہ ایک جنتی پتھر ہے، جو پہلے دودھ سے زیادہ سفید تھا، لیکن لوگوں کی خطائیں چوس چوس کر سیاہ ہو چکا ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۰۷) اس لیے اسے حجر اسود یعنی کالا پتھر کہا جاتا ہے۔ یہ خانہ کعبہ کے دروازے کے قریب نصب ہے۔

سوال..... طواف کیا ہے؟

جواب..... خانہ کعبہ کے ارد گرد چکر لگانے کو ”طواف“ کہتے ہیں۔ حج و عمرہ میں سات چکر لگائے جاتے ہیں، پہلے تین چکر اکڑ کر اور باقی عام حالت میں لگانے چاہئیں۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۷)

سوال.....آب زمزم کیا ہے؟

جواب.....بیت اللہ کے قریب پانی کا ایک چشمہ ہے، جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے جاری ہوا تھا۔ اس کا پانی بڑا متبرک اور شفا بخش ہے۔

سوال.....رمی جمار کسے کہتے ہیں؟

جواب.....میدان منیٰ میں چھوٹے بڑے تین ستون (پلر) ہیں، جنہیں عرف عام میں ”شیطان“ بھی کہا جاتا ہے۔ انہیں مخصوص ایام اور معین مقدار میں پتھر مارنے کو ”رمی جمار“ کہتے ہیں۔

سوال.....مقام ابراہیم کیا ہے؟

جواب.....یہ ایک پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ حاجی لوگ حکم خداوندی کے مطابق اس کے سامنے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ آج بھی اس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان موجود ہیں۔

سوال.....میقات کسے کہتے ہیں؟

جواب.....جس جگہ سے حاجی حضرات حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھتے ہیں اس جگہ کو ”میقات“ کہتے ہیں۔

سوال.....ہمارے لیے کونسا ”میقات“ ہے؟

جواب.....اس جگہ کا نام ”یَلْمَلَمَ“ ہے۔

سوال.....کیا میقات سے گزرنے کے بعد بھی احرام باندھ سکتے ہیں؟

جواب.....نہیں! بغیر احرام کے ان جگہوں سے آگے گزرنا منع ہے، اس لیے یہاں پہنچ کر یا اس سے پہلے ہی احرام باندھ لینا چاہیئے۔

سوال..... کیا حج ادا کرنے کے بعد مدینہ شریف جانا ممنوع ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں! مدینہ منورہ جانا ہمیشہ ایمانداروں کا معمول رہا ہے (نووی بر مسلم جلد ۱ صفحہ ۸۴) اور اس سے روکنے والے خدا اور رسول (ﷺ) کی بارگاہ میں سخت مجرم ہیں اور مسلمانوں کے طریقہ کے خلاف بھی۔

سوال..... زیارت روضہ نبوی کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... حدیث پاک میں ہے:

مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ (دارقطنی جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی۔

سوال..... کیا مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی کوئی فضیلت ہے؟

جواب..... جی ہاں!..... حدیث شریف میں ہے کہ جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں اس کی ایک نماز بھی نہ چھوٹے تو اس کے لیے جہنم کی آگ سے آزادی اور عذاب سے نجات لکھی جاتی ہے اور وہ نفاق سے بری ہو گیا۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۵۵)

سوال..... خاک مدینہ کی کیا شان ہے؟

جواب..... اس میں شفا ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۵۵)

اسی لیے اس خاک کو صرف مٹی نہیں بلکہ ”خاک شفا“ کہا جاتا ہے۔

سوال..... کیا مدینہ شریف کو میثرب کہنا جائز ہے؟

جواب..... نہیں! اگر کوئی کہہ لے تو وہ استغفار کرے اور تین بار طیبہ، طیبہ، طیبہ کہے۔

نکاح کا بیان

سوال..... نکاح کسے کہتے ہیں؟

جواب..... دو گواہوں کی موجودگی میں حق مہر مقرر کر کے مرد اور عورت کا جو تعلق قائم ہوتا ہے اسے ”نکاح“ کہتے ہیں۔

سوال..... نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب..... نکاح کرنا ہمارے نبی کریم ﷺ کی مبارک سنت ہے۔

سوال..... مہر کیا ہے؟

جواب..... وہ روپیہ یا زیور وغیرہ جو مرد اپنی ہونے والی بیوی کو نکاح کے موقع پر ادا کرنے کا اقرار کرتا ہے اسے ”مہر“ کہتے ہیں۔

سوال..... کیا حق مہر سوا بتیس روپے ہوتا ہے؟

جواب..... بالکل غلط، حق مہر سوا بتیس روپے نہیں، بلکہ ہر آدمی کی حیثیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیئے، اور دس درہم سے کم نہ ہو۔

(دار قطنی جلد ۳ صفحہ ۲۴۵، سنن کبریٰ جلد ۷ صفحہ ۲۴۰، مصنف عبدالرزاق

جلد ۶ صفحہ ۱۷۹)

سوال..... نکاح کے لیے کس چیز کا اعتبار کرنا چاہیئے؟

جواب..... عام طور پر برادری، مال و دولت، حسن و جمال اور دینداری و پارسائی کو دیکھا جاتا ہے لیکن سب سے زیادہ ترجیح دینداری و پارسائی اور مذہبی پختگی کو دینی چاہیئے۔

سوال..... کیا بچی اور بچے سے نکاح کی اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب..... جی ہاں! عاقل بالغ اولاد سے نکاح کی اجازت لینا ضروری ہے، اگر وہ انکار کر دیں تو زبردستی یکطرفہ فیصلہ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

سوال..... نکاح کن عورتوں سے کر سکتے ہیں؟

جواب..... محرمات کے علاوہ تمام مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں۔

سوال..... محرمات کوئی عورتیں ہیں؟

جواب..... مثلاً: ماں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، بیویوں کی مائیں، بیٹیاں اور ان کی اولاد، بیٹے، پوتے اور نواسے کی بیوی، باپ اور دادا کی بیویاں، دو بہنوں کو جمع کرنا، وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں، بیوی کی پھوپھی اور خالہ، اور اسی طرح جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت (دودھ پینے) سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

سوال..... نکاح پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... نکاح پڑھانے والا لڑکی کی اجازت لے (چاہے نکاح فارم پر دستخطوں کی صورت میں) اور یہ خطبہ پڑھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنُسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا (وَمِنْ سَیِّاَتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّہْدِیْہِ اللّٰہُ (ابن ماجہ صفحہ ۱۳۷)۔)
فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضِلَّلْ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ وَاشْہَدْ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ (عمل الیوم واللیلة صفحہ ۲۰۰)۔) وَاشْہَدْ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمْ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا۔ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِیعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ (سنن الدارمی جلد ۲ صفحہ ۱۹۱)

اس کے بعد حق مہر کا ذکر کر کے دو گواہوں کی موجودگی میں لڑکے سے ایجاب و قبول

کرائے کہ تجھے فلاں بنت فلاں، اتنے حق مہر میں قبول ہے؟۔ بعد میں دعا مانگے، اور کوئی میٹھی چیز تقسیم کی جائے۔

سوال..... خدا نخواستہ اگر کسی وقت مرد عورت میں جھگڑا ہو جائے تو کیا کریں؟

جواب..... مرد ہر ممکن کوشش کرے کہ بیوی سمجھ جائے، اسے ڈرائے، دھمکائے، اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کا بستر الگ کر دے، پھر بھی درست نہ ہو تو تھوڑی بہت سزا بھی دے سکتا ہے۔ لڑکی اور لڑکے والے مل کر ان کا تصفیہ کرادیں۔ اگر کسی طرح بھی صلح کی صورت نہیں نکلتی تو مرد اسے ایک طلاق دے دے۔ اگر اس دوران صلح ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دوسرے مہینہ دوسری طلاق دے، اب بھی وہ آپس میں رجوع کر سکتے ہیں۔ اگر مرد تیسری طلاق نہیں دیتا تو یہ دونوں ایک طلاق یا دو طلاقیں ہونے کے صورت میں زندگی میں جب چاہیں بغیر کسی رکاوٹ کے نیا نکاح کر سکتے ہیں۔

سوال..... اگر مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے؟

جواب..... طلاق کا مقصد تو ایک سے بھی پورا ہو جاتا ہے، جہاں تک ہو سکے تین طلاقیں دینے سے بچنا چاہیے، لیکن اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو اب اس کی بیوی اس پر بالکل حرام ہو جائے گی، چاہے وہ تین طلاقیں ایک وقت میں دے دے یا علیحدہ علیحدہ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۹۱، مسلم جلد ۱ صفحہ ۷۶۷، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۰۶، ابن ماجہ صفحہ

(۱۴۷)

سوال..... کیا وہ دوبارہ کسی صورت میں نکاح نہیں کر سکتے؟

جواب..... اگر عورت پہلے مرد کے پاس آنے پر ہی ضد کرے تو اسلامی قانون کے مطابق اب وہ صرف ایک صورت میں ہی واپس آ سکتی ہے کہ کسی دوسرے مرد سے (بغیر

کسی شرط کے) نکاح کرے اور اگر وہ اپنی مرضی سے اسے طلاق دے دے۔ (یا فوت ہو جائے) تو عدت گزار کر پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ ملاحظہ ہو!

(البقرہ، ۲۳۰، بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۹۱، مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۶۳)

سوال..... عدت کیا ہے؟

جواب..... طلاق ہونے یا مرد کے فوت ہو جانے کے بعد عورتیں جو دنوں کی گنتی پوری کرتی ہیں اسے شرعی اصطلاح میں ”عدت“ کہتے ہیں۔

سوال..... عدت کتنی ہوتی ہے؟

جواب..... عام عورت کی عدت طلاق کے بعد تین حیض (تقریباً تین مہینے) اور حاملہ عورت کی عدت بچے کی پیدائش ہے اور جس کا خاوند فوت ہو جائے وہ عورت چار ماہ اور دس دن کی عدت پوری کرے۔ (البقرہ، ۲۲۸، التحریم، ۴، البقرہ، ۲۳۴)

سوال..... اگر کسی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت کتنی ہوگی؟

جواب..... اس کی عدت تین ماہ ہے۔ (التحریم، ۴)

سوال..... کیا مرد پر بھی عدت ہوتی ہے؟

جواب..... نہیں! عدت صرف عورت پر ہی ہوتی ہے۔

سوال..... طلاق والی عورت عدت کس طرح پوری کرے؟

جواب..... وہ اس دوران خود کو دوسرے نکاح سے روکے، کسی دوسرے سے نکاح کا پیغام قبول نہ کرے، بناؤ سنگار نہ کرے اور خاوند کے گھر سے نہ نکلے۔

سوال..... کیا وہ کام کاج کے لیے نکل سکتی ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں، کیونکہ اس کا خرچ طلاق دینے والے مرد پر واجب ہے۔

سوال..... وفات والے کی بیوی کیا کرے؟

جواب..... وہ اسی گھر میں عدت گزارے، وہ رنگین کپڑے، زیور پہننے، خوشبو لگانے اور

سرمہ لگانے سے باز رہے، اس پر سوگ واجب ہے۔ وہ دن میں ضروری کام کاج کے

لیے باہر جاسکتی ہے مگر رات واپس اسی گھر میں آجائے۔

ضمیمہ



متفرقات

نیت کا بیان

سوال..... اخلاص کا کیا مطلب ہے؟

جواب..... اخلاص، خالص، پاک اور صاف کرنے کو کہتے ہیں۔

سوال..... اخلاص کا اسلامی معنی کیا ہے؟

جواب..... ہر اچھا کام محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سرانجام دینے کا ارادہ کرنا۔

سوال..... حسنِ نیت کا کیا معنی ہے؟

جواب..... اپنے نیک اعمال کے لیے اچھی نیت کر لینا۔

سوال..... نیت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر فرد کو

صرف وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲)

سوال..... نیت کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ

مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (طبرانی کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۲۸)

سوال..... کیا صرف نیت ہی کافی ہے، عمل کی کوئی ضرورت نہیں؟

جواب..... اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی نیک کام کی نیت کر لی جائے اور کسی مجبوری کی بنا پر اس پر عمل نہ ہو سکا تو اس کا ثواب ضرور ملے گا۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ عمل میں دکھلاوا اور نمود و نمائش بھی ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے ثواب میں کمی آ جائے گی، لیکن نیت کر لینے سے اس نیکی کا ثواب مل جاتا ہے۔

سوال..... صرف نیت پر ثواب کے متعلق کوئی حدیث ہے؟

جواب..... جی ہاں! ارشاد نبوی ہے: پس جس نے نیکی کا ارادہ کر لیا، پھر اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے لیے پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اگر ارادہ کے بعد عمل بھی کر لے تو دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۷)

سوال..... کیا ایک عمل کی ایک سے زیادہ نیتیں بھی ہو سکتی ہیں؟

جواب..... جی ہاں! جتنی زیادہ نیتیں ہوں گی اتنا ہی اجر ملے گا۔

سوال..... کوئی مثال بیان کریں؟

جواب..... اگر کوئی شخص مسجد میں جانے کا ارادہ کرے تو اس کے ساتھ یہ نیتیں بھی کر سکتا ہے کہ نفلی اعتکاف کروں گا، باجماعت نماز ادا کروں گا، اذان دینے کا موقع ملا تو اذان دوں گا، اقامت کہوں گا، مسجد میں کورا کر کٹ ہوگا تو صفائی کروں گا، کوئی بیمار ملا تو تیمارداری کروں گا، کوئی مسئلہ سیکھوں گا، نمازیوں کو سلام کہوں گا، اگر کسی نے کوئی اچھا مشورہ طلب کیا تو ضرور دوں گا، کوئی محتاج ہوا تو اسے وضو کرا دوں گا، کوئی معذور ملا تو اسے گھرتک چھوڑ آؤں گا، کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کروں گا، نیکی کا حکم دوں گا برائی سے منع کروں گا، اگر حلقہ ذکر ہوا تو اس میں شریک ہوں گا، وعظ و نصیحت کے

پروگرام میں شرکت کروں گا وغیرہ۔

سوال..... اگر کوئی اچھا کام دنیوی غرض کے لیے کیا جائے تو؟

جواب..... اس کا ثواب ختم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

سوال..... اگر کوئی برا کام اچھی نیت سے کریں تو کیسا ہے؟

جواب..... یہ بہت بری حرکت ہے ایسا کرنے والے کے ایمان کو خطرہ ہے۔

سوال..... کیا برائی کی نیت کر لینے سے ہی گناہ شمار ہونے لگتا ہے؟

جواب..... برائی کی نیت کرنا اچھا کام نہیں، لیکن صرف نیت کرنے سے ہی گناہ نہیں لکھا جاتا جب تک اس پر عمل نہ کرے۔

اطاعت و اتباع

سوال..... مسلمان ہونے کے ناطے ہم پر کیا ضروری ہے؟

جواب..... ہم پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت اور اس کے محبوب پاک ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنانا ضروری ہے۔

سوال..... اطاعت کس کو کہتے ہیں؟

جواب..... اس کا معنی ہے حکم ماننا، فرمانبرداری کرنا، کسی کا حکم پورا کرنا۔

سوال..... اتباع کا مفہوم کیا ہے؟

جواب..... پیروی کرنا، نقش قدم پر چلنا کسی کا طریقہ اپنانا۔

سوال..... ہمیں کس کی پیروی کرنی چاہیے؟

جواب..... ہمیں اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنی چاہیے اور آپ کے

بعد دوسرے انعام یافتہ لوگوں کی۔

سوال..... کیا قرآن پاک میں اس بات کا ذکر موجود ہے؟

جواب..... جی ہاں! قرآن پاک میں جگہ جگہ حضور اکرم ﷺ اور دیگر نیک لوگوں کی

تابعہ داری کا ذکر ہے۔ سورۃ فاتحہ میں ہے: **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ**

الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ... آلیہ۔ (الفاتحہ، ۶، ۵)

(اے اللہ!) ہمیں اپنے انعام والے لوگوں کے سیدھے راستے پر چلا!۔

سوال..... کوئی ایک آیت بتا دیں جس میں خصوصاً حضور ﷺ کی اتباع کا ذکر ہو!

جواب..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ... (آل عمران، ۳۱)

اے محبوب! فرما دو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے

محبت فرمائے گا۔

سوال..... ہم رسول اللہ ﷺ کی پیروی کس طرح کریں؟

جواب..... آپ کی مبارک سنتوں کا علم حاصل کر کے ان پر عمل کریں۔

سوال..... سنت پر عمل کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)

جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی

وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر عمل کیا تو اس کے لیے
سوشہیدوں کا ثواب ہوگا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)

سوال..... سنت سے منہ موڑنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب..... مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۵۸، ۷۵۷)

جواب..... جس نے میری سنت کو ناپسند کیا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

مزید ارشاد فرمایا:

میری ساری امت جنت میں جائے گی، سوائے اس کے جس نے میرا انکار
کیا، عرض کیا گیا انکار کس نے کیا؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل
ہوگا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۱)

سوال..... جس سنت پر لوگوں نے عمل چھوڑ دیا اسے اپنانے کا کیا اجر ہے؟

جواب..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے میری کسی چھوڑی ہوئی سنت کو جاری کیا تو اس کے لیے اپنا اور بعد
میں عمل کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا اور لوگوں کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔

(ترمذی جلد ۲)

صفحہ ۹۲)

دوسری روایت میں ہے:

مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْيَانِي وَمَنْ أَحْيَانِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ

(ترمذی)

جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ کو زندہ کیا اور وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

سنت اور حدیث

سوال..... لفظ حدیث کا کیا معنی ہے؟

جواب..... اس کا معنی ہے ”بات“ خواہ وہ کسی کی بھی بات ہو۔

سوال..... شریعت میں حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب..... محدثین کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل اور تقریر، صحابی کے قول و

فعل اور تقریر اور تابعی کے قول و فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ (مقدمہ مشکوٰۃ

صفحہ ۳)

سوال..... تقریر کا کیا معنی ہے؟

جواب..... کسی کے سامنے کوئی کام ہوا لیکن اس سے منع نہ کیا۔

سوال..... کیا حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے؟

جواب..... جی ہاں! جن پر عمل ہو سکتا ہے ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

سوال..... کیا ہر حدیث پر عمل نہیں ہو سکتا؟

جواب..... جی ہاں! ہر حدیث پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔

سوال..... وہ کس طرح؟

جواب..... کیونکہ حدیثوں میں گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں بھی ہیں، وہ امور بھی

ہیں جو صرف آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں، وہ احکام بھی موجود ہیں جو منسوخ ہو چکے

ہیں، وہ باتیں بھی ہیں جو بعض لوگوں کے لیے خاص ہیں ساری امت ان پر عمل نہیں کر سکتی، اس لیے ہر حدیث پر عمل نہیں ہو سکتا۔

سوال..... کیا ہر سنت پر عمل ہو سکتا ہے؟

جواب..... کیوں نہیں! کیونکہ سنت کا معنی ہی یہ ہے:

الطَّرِيقَةُ الْمَسْلُوكَةُ فِي الدِّينِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ وَلَوْ كَانَتْ فَرَضًا

أَوْ وَاجِبًا۔ (امعة اللمعات جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

یعنی دینی طریقہ اور اسلامی راستہ خواہ وہ فرض ہو یا واجب۔

سوال..... کیا فرض اور واجب کو بھی سنت کہتے ہیں؟

جواب..... جی ہاں! کیونکہ اسے بھی ادا کرنے کا ایک طریقہ مقرر کر دیا گیا ہے، اس لیے اسے ادا کرنا بھی ایک طریقہ یعنی سنت ہی ہے۔

سوال..... کیا حدیث کا کوئی اعتبار نہیں؟

جواب..... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ! جو حدیث کو معتبر نہ مانے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا، ہر حدیث پر ایمان لانا چاہیے، لیکن عمل سنت پر کرنا چاہیے۔

سوال..... کیا رسول اللہ ﷺ نے تمام شعبہ ہائے زندگی میں رہنمائی فرمائی ہے؟

جواب..... جی ہاں! آپ ﷺ نے اپنی امت کو ہر کام کا طریقہ سکھلا دیا ہے۔

سوال..... اس پر کوئی آیت بھی ہے؟

جواب..... جی ہاں! قرآن مجید میں ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

...الآیۃ۔ (الاحزاب، ۲۱)

تمہارے لیے (ہر معاملہ میں) رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں نمونہ ہے۔

لباس کا بیان

سوال.....لباس کا اسلامی مفہوم کیا ہے؟

جواب.....ہر وہ چیز جسے پہنا جاتا ہے، لباس میں شامل ہے، لباس حلال روزی سے بنایا گیا ہو، اور انسان کے بدن کے ان حصوں کو چھپائے جن پر دوسروں کی نظر نہیں پڑنی چاہیے، مرد، مردانہ جبکہ عورتیں زنانہ لباس پہنیں۔

سوال.....کون سا لباس پہننا چاہیے؟

جواب.....اپنا قومی اور اسلامی لباس پہننا چاہیے، عمدہ نفیس، پاک اور صاف لباس۔

سوال.....کیا شلوار قمیص پہننا درست ہے؟

جواب.....جی ہاں! رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں قمیص پسند تھی۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۰۸)

اور شلوار کو آپ نے پسند فرما کر (خریدنے کے لیے) اس کا بھاؤ بھی پوچھا تھا (ابن ماجہ صفحہ ۲۶۴)

اور عام حالت میں پہننے کی ترغیب بھی دی ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۳)

سوال.....کون سا رنگ زیادہ پسندیدہ ہے؟

جواب.....سفید لباس سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۱۸)

سوال.....لباس پہننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب.....لباس پہنتے وقت دائیں طرف سے آغاز کریں۔

سوال.....لباس پہنتے وقت کون سی دعا پڑھیں؟

جواب.....اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ

حیاتِ نبوی۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۹۵، مشکوٰۃ صفحہ ۳۷۷)

سوال..... قمیص کی لمبائی اور آستین کتنی ہونی چاہییں؟

جواب..... آستین کلائی تک اور قمیص کی لمبائی گھٹنوں سے نیچے تک ہو۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ

(۱۱۹

سوال..... شلوار وغیرہ کہاں تک لمبی ہو؟

جواب..... ٹخنوں سے اوپر تک۔

سوال..... ٹخنوں سے نیچے لٹکے ہوئے کپڑے کا کیا حکم ہے؟

جواب..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکائے اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن نظر

(رحمت) نہیں فرمائے گا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۰)

سوال..... کیا عمامہ باندھنا بھی سنت ہے؟

جواب..... جی ہاں! رسول اللہ نے عمامہ شریف باندھا ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے

آپ نے فرمایا: عمامے باندھا کرو، یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور ان کا شملہ پشت پر رکھو۔

(مشکوٰۃ

صفحہ ۳۷۷)

سوال..... عمامہ کس رنگ کا ہونا چاہیئے؟

جواب..... سفید، سیاہ، زرد، سبز اور زعفرانی رنگ کا۔

سوال..... مردوں کے لیے زنانہ لباس پہننا کیسا ہے؟

جواب.....ایسا کرنے والوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔

سوال.....کیا عورتیں مردوں والا لباس پہن سکتی ہیں؟

جواب.....نہیں! ایسی عورتوں پر بھی لعنت کی گئی ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۰)

سوال.....عورت کا لباس کہاں تک ہونا چاہیئے؟

جواب.....عورت کے لیے اپنا سارا جسم چھپانا ضروری ہے۔

سوال.....کیا عورت کے لیے چہرہ چھپانا ضروری ہے؟

جواب.....جن مردوں سے نکاح نہیں ہو سکتا مثلاً باپ، بھائی، چچا، ماموں بیٹا وغیرہ کے

علاوہ دوسرے مردوں سے چہرہ چھپانا ضروری ہے چاہے استاد یا پیر ہی کیوں نہ ہو۔

سوال.....کیا عورت کے لیے بار یک لباس پہننا درست ہے؟

جواب.....ایسا بار یک لباس تو مردوں کو بھی نہیں پہننا چاہئے، جس سے صحیح پردہ نہ ہو سکے

اور بار یک لباس پہننے والی عورتوں کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ جنت کی ہوا بھی نہیں

سونگھیں گی۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

سوال.....کیا ٹوپی بھی پہن سکتے ہیں؟

جواب.....جی ہاں! مرد حضرات عمامہ شریف کے علاوہ نری ٹوپی بھی پہن سکتے ہیں۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۶)

سوال.....قیمتی لباس کا کیا حکم ہے؟

جواب.....اگر ایسا لباس بطور تکبر پہنا جائے تو حرام ہے اور اگر صرف اللہ تعالیٰ کی دی

ہوئی نعمت کا اظہار ہو تو پسندیدہ ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۷۷)

سوال.....کفار کا مخصوص لباس پہننا کیسا ہے؟

جواب..... سخت منع ہے کیونکہ اس طرح ان سے مشابہت ہوتی ہے۔

سوال..... ریشمی لباس کا کیا حکم ہے؟

جواب..... عورت کے لئے بالکل جائز ہے جبکہ مرد کیلئے مکمل ریشمی لباس پہننا حرام ہے، البتہ چار انگل کے برابر ریشم جائز ہے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۹۲)

کھانے پینے کا بیان

سوال..... کھانا کھانے اور پانی پینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب..... پہلے بسم اللہ پڑھو، اگر بھول جاؤ تو یاد آنے پر یوں کہو بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اپنے سامنے سے کھاؤ، تین انگلیوں سے کھاؤ، پانی میں پھونک نہ مارو، تین سانس لے کر پانی پیو، گلاس میں سانس نہ لو، بیٹھ کر کھاؤ پیو، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھو لیکن کھانے سے پہلے ہاتھ پونچھنے نہیں چاہئیں۔

سوال..... کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد کیا پڑھیں؟

جواب..... پانی پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں!
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔

سوال..... کس طریقہ سے کھانا پینا منع ہے؟

جواب..... تکیہ لگا کر، کھڑے ہو کر، لیٹ کر، چلتے پھرتے کھانا، پینا منع ہے۔

سوال..... کیا سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے؟

جواب..... ہرگز نہیں اس سے منع کیا گیا ہے۔

سوال..... سونے چاندی کا استعمال اور کن صورتوں میں منع ہے؟

جواب..... سونے چاندی کی پیالیوں سے تیل لگانا، ان کا عطر دان بنانا، ان کا چمچہ، سلائی، سرمہ دانی، قلم دوات، لوٹا، کرسی یا تخت، حقہ کی منہال، چھتری کی اوپر والی شام مرد و عورت دونوں کو منع ہے، اور مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

سوال..... کیا عورتوں کے لیے سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتیں جائز ہیں؟

جواب..... نہیں، پیتل، تانبہ، لوہا، ایلونیم، اولڈ گولڈ تمام دھاتوں کے زیورات مرد و عورت دونوں کے لیے منع ہیں۔

سوال..... کیا آرٹی فیشل زیور عورت کے لیے جائز ہے؟

جواب..... جی نہیں، عورت صرف سونے چاندی کا ہی زیور پہن سکتی ہے۔

سلام کا بیان

سوال..... جب ایک مسلمان دوسرے سے ملاقات کرے تو کیا کہنا چاہئے؟

جواب..... السَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔

سوال..... جسے سلام کہا جائے وہ کیا کہے؟

جواب..... وہ کہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ۔

سوال..... کیا اس سے زیادہ بھی کہا جاسکتا ہے؟

جواب..... جی ہاں! وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَغَیْرہ۔ جتنے الفاظ بڑھائیں گے اتنی ہی دس نیکیاں بڑھتی چلی جائیں گی۔

سوال..... کون کس کو سلام کہے؟

جواب..... سوار، پیدل کو۔ چلنے والا، بیٹھے ہوئے کو۔ تھوڑے لوگ، زیادہ کو۔ چھوٹا

بڑے کو۔ گھر جاؤ تو، گھر والوں کو۔ محفل میں جائے تو محفل والوں کو سلام کہنا سنت ہے۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۱)

سوال..... کیا بچوں کو بھی سلام کہنا چاہیے؟

جواب..... جی ہاں! رسول اللہ ﷺ بچوں کو بھی سلام کہتے تھے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۳)

سوال..... کیا یہودی، عیسائی اور بد مذہب کو بھی سلام کہنا چاہیے؟

جواب..... ہرگز نہیں! اگر وہ سلام کہیں تو صرف ”وَعَلَيْكُمْ“ کہہ دیں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۵)

سوال..... صرف ہاتھ سے اشارہ کرنا کیسا ہے؟

جواب..... یہ یہودیوں کا طریقہ ہے، اشارے کے ساتھ زبان سے بھی بولنا چاہیے۔

سوال..... کیا گڈ مارنگ، شب بخیر جیسے الفاظ کہنا درست ہے؟

جواب..... نہیں، اسلامی طریقہ کے مطابق سلام ہی کہنا چاہیے۔

سوال..... کن لوگوں کو سلام کرنا منع ہے؟

جواب..... تلاوت کرنے والے، درس و تدریس، وعظ و نصیحت کرنے والے، پیشاب

و پاخانہ کرنے والے، کبوتر اڑانے والے، گانے والے، حمام یا غسل خانے میں ننگا نہانے

والے، برائی میں مبتلا، فاسق، گمراہ، بے دین اور گستاخ لوگوں کو سلام کہنا گناہ ہے۔

سوال..... کسی کا سلام پہنچانے کا وعدہ کیا ہو تو؟

جواب..... تو سلام پہنچانا ضروری ہے۔

سوال..... اگر کوئی کسی کا سلام پہنچائے تو کیا کہیں؟

جواب..... عَلَیْکُمْ وَعَلِیْہِ السَّلَامُ کہیں۔

سوال.....خط وغیرہ میں سلام لکھا ہو تو۔

جواب.....یا تو فوراً جواب دے دیں یا جوابی خط میں لکھ دیں۔

سوال.....جس جگہ کافر و مسلمان ملے جلے ہوں وہاں کیا کریں؟

جواب.....مسلمانوں کی نیت کر کے سلام کہہ دیں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۴)

سوال.....جب کسی کے مکان پر جائے تو کیا کرے۔

جواب.....اجازت لے کر داخل ہو۔

سوال.....اگر گھر والا پوچھے ”کون ہے“ تو کیا کہیں؟

جواب.....صرف ”میں“ نہ کہیں، بلکہ اپنا نام بتائیں۔

سوال.....اگر اجازت نہ ملے تو؟

جواب.....خوشی خوشی واپس لوٹ آئیں۔

سوال.....کسی کے دروازے سے جھانکنا کیسا ہے؟

جواب.....ایسا کرنا گناہ ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۲)

اجنبی کو دیکھنا

سوال.....اجنبی عورت کو دیکھنا کیسا ہے؟

جواب.....اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے اگر ارادے سے دیکھے تو مجرم ہے۔

حدیث میں ہے: (اجنبی) عورت کو شیطان تاکتا ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۴۰)

سوال.....کیا علاج معالجہ کے لیے چھونا اور دیکھنا جائز ہے؟

جواب.....جائز ہے، بشرطیکہ نفسانی خواہش درمیان میں حائل نہ ہو۔

سوال..... کیا ایک عورت دوسری عورت کو برہنہ دیکھ سکتی ہے؟

جواب..... جی نہیں! ایسا کرنا گناہ ہے۔

سوال..... کیا عورت غیر مرد کو دیکھ سکتی ہے؟

جواب..... نہیں، بلا وجہ غیر مرد کو دیکھنا منع ہے۔

سوال..... کیا غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ سکتے ہیں؟

جواب..... نہیں، فتنہ کا ڈر ہے۔ حتیٰ کہ ساس اور داماد، بھانج اور دیور بھی تنہا ایک کمرہ

میں نہ رہیں کیونکہ یہاں زیادہ خدشہ ہوتا ہے۔

رشتہ داروں کے حقوق

سوال..... قریبی رشتے دار کون لوگ ہیں؟

جواب..... جن کا رشتہ ماں باپ کی وجہ سے ہو مثلاً، نانا، نانی، ماموں، خالہ، دادا، دادی

چچا، پھوپھی، حقیقی بہن، بھائی یہ قریبی رشتہ داروں میں ہیں۔ والدین کے بعد یہی لوگ

نیک سلوک کے حقدار ہیں، جس کا رشتہ زیادہ قریبی ہو اس کا حق بھی زیادہ ہوتا ہے۔

سوال..... رشتہ داروں سے کس طرح پیش آنا چاہیے؟

جواب..... ان سے لڑنا جھگڑنا نہیں چاہیے، رشتہ نہیں توڑنا چاہیے، ان کے دکھ سکھ میں

شریک ہوں، اگر کچھ خرچ کرنا چاہیں تو ماں باپ اور رشتہ داروں کو دینا چاہیے، حدیث

پاک میں ہے کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق کو کشادہ کر دیا جائے اور اس کی عمر میں

برکت ہو تو وہ رشتہ داری قائم رکھے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۸۵) رشتہ توڑنے والے پر اللہ

تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، ایسا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا۔

سوال..... والدین کا کیا درجہ ہے؟

جواب..... سب سے پہلے انہیں کا مقام ہے، ان کی رضا میں اللہ کی رضا، اور ان کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔ اس لیے انہیں ناراض کرنے سے بچنا چاہیے، ان کی بددعا کا اثر بہت جلد ہوتا ہے اگر وہ ظلم بھی کریں تب بھی ان سے اچھا سلوک کریں۔

سوال..... اگر والدین وفات پا جائیں تو؟

جواب..... ان کے لیے ایصالِ ثواب کریں، ان کے پیار والوں سے اچھا سلوک کریں ان کی وصیتیں پوری کریں، ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کریں۔

سوال..... خالہ کا کیا مقام ہے؟

جواب..... خالہ ماں کی طرح ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۱۰)

سوال..... بڑے بھائی کا کیا رتبہ ہے؟

جواب..... بڑا بھائی باپ کی جگہ ہے۔

متفرق باتیں

سوال..... مسلمانوں کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

جواب..... مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

سوال..... ایک مسلمان کو اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے کیا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب..... بڑے کا ادب اور چھوٹے پر شفقت کرنا چاہیے، کسی مسلمان سے بلا وجہ نفرت نہ کرے، بغض نہ رکھے، اس کے متعلق بدگمانی نہ کرے، حسد نہ کرے، جاسوسی نہ

کرے، اسے حقیر نہ جانے، تکبر نہ کرے، اس کی عزت، خون اور مال کا احترام کرے، اس کے عیب تلاش نہ کرے، دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالے، تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہے غرضیکہ ایک دوسرے سے بھائیوں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔

سوال..... جھوٹ بولنا کیسا ہے؟

جواب..... جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

سوال..... غیبت کا گناہ کس قدر ہے؟

جواب..... اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔

سوال..... اگر کسی میں برائی نہ ہو تو اسے بیان کرنا کیسا ہے؟

جواب..... یہ تو بہتان ہے جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

سوال..... غیبت والی بات سننا کیسا ہے؟

جواب..... منع ہے، اس کا انکار کرنا چاہئے۔

سوال..... کیا مذاق میں جھوٹ بولنا درست ہے؟

جواب..... نہیں، پھر بھی گناہ ہے۔

سوال..... کیا کسی وقت برائی بیان کرنا درست بھی ہے؟

جواب..... جی ہاں! کسی برے آدمی کے خلاف مدد لینے کے لیے، فتویٰ لیتے وقت، کسی

کے اپنے اوپر ظلم کو بیان کرتے وقت، مسلمان کو دوسرے کے شر سے بچانے کے لیے، جو

کھلم کھلا گناہ کرے یا بد مذہب اور بے دین ہو جائے، کسی کا تعارف کراتے وقت، اگر

اس کا کوئی برا نام مشہور ہو تو ایسی صورت میں برا پہلو بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال..... چغلی کیا ہے؟

جواب..... کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا۔

سوال..... چغلی کا نقصان کیا ہے؟

جواب..... کبیرہ گناہ ہے، اس سے قبر میں عذاب ہوتا ہے ایسا کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سوال..... حسد کسے کہتے ہیں؟

جواب..... کسی کی نعمت اور خوبی پر جلنا اور یہ چاہنا کہ اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے۔

سوال..... حسد کتنا برا کام ہے؟

جواب..... یہ نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

سوال..... مسلمان کو گالی دینا کیسا ہے؟

جواب..... گناہ ہے، لڑتے وقت ایک دوسرے کو گالی دینا عملی منافقت ہے۔

سوال..... اگر وعدہ پورا نہ کیا جائے تو؟

جواب..... کبیرہ گناہ ہوتا ہے، اور یہ منافق کی نشانی ہے۔

سوال..... مسلمان سے کتنی دیر ناراض رہ سکتے ہیں؟

جواب..... ذاتی ناراضگی ہو تو صرف تین دن تک۔

سوال..... اگر دینی ناراضگی ہو تو؟

جواب..... پھر جب تک اصلاح نہ ہو تو تب تک ناراض رہ سکتے ہیں؟

سوال..... تحفہ دے کر واپس لینا کیسا ہے؟

جواب..... حدیث شریف میں ہے کہ ایسا کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قئے نگل

لیتا ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۵۷)

سوال..... دکھلاوے کے لیے عمل کرنا کیسا ہے؟

جواب..... حدیث پاک میں اسے شرک خفی کہا گیا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۵۵)

ایسے آدمی کا ثواب ختم ہو جاتا ہے۔

سوال..... یتیم کا مال کھانا کیسا ہے؟

جواب..... گناہ ہے، ایسا شخص اپنے پیٹ میں آگ بھرتا ہے۔

سوال..... کیا سفید بالوں کو سیاہ کرنا جائز ہے؟

جواب..... نہیں! رسول اللہ ﷺ نے (مجاہد کے علاوہ) سیاہ خضاب لگانے سے منع کیا

ہے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

سوال..... کیا عورتوں کے لیے جائز ہے؟

جواب..... نہیں! مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے۔

سوال..... سر کے کچھ بال کٹوانا اور کچھ چھوڑ دینا کیسا ہے؟

جواب..... ناجائز ہے! کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(بخاری)

جلد ۲ صفحہ ۸۷۷

مزید ارشاد فرمایا: تمام بال کٹواؤ یا تمام ہی بڑھاؤ۔ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۲۱)

سوال..... کیا عورتوں کے لیے بالوں کو کاٹنا جائز ہے؟

جواب..... نہیں! عورتیں اپنے بال بالکل نہیں کاٹ سکتیں۔ مردوں جیسے بال کاٹنے،

کٹوانے والی عورتیں لعنت کی حقدار ہیں۔

سوال..... چپ کار روزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب..... بری بات کرنے سے چپ رہنا بہتر ہے، لیکن اس طرح خاموش رہنا کہ ”آج میں نے چپ کا روزہ رکھا ہے“ یہ منع ہے۔

سوال..... اسلامی مہینوں کے نام بتائیں؟

جواب..... محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاولیٰ، جمادی الآخریٰ، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔

سوال..... حرمت والے مہینے کون سے ہیں؟

جواب..... یہ چار مہینے ہیں، محرم، صفر، رجب، ذوالحجہ۔

مقبول دعائیں

سوال..... دعا کا کیا معنی ہے؟

جواب..... اس کا شرعی معنی ہے، اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا۔

سوال..... دعا کوئی کرنی چاہیے؟

جواب..... خیر و برکت کے لیے کوئی بھی دعا ہو سکتی ہے۔

سوال..... دعا کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب..... زیادہ بہتر یہ ہے کہ با وضو ہو کر، دوزانوں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے اوپر غالب کر کے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں۔

سوال..... کیا قرآن و حدیث میں دعاؤں کا ذکر ہے؟

جواب..... جی ہاں! قرآن و حدیث میں بہت ساری دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔

سوال..... دنیا و آخرت کی بہتری کے لیے زیادہ تر کوئی دعا پڑھیں؟

جواب..... رَبَّنَا اتِّفَانِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
ترجمہ: ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچا! (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۵)

سوال..... استغفار کے لیے کیا پڑھیں؟

جواب..... کوئی جملہ بھی پڑھ سکتے ہیں مثلاً: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاتُوبُ اِلَيْهِ، یہ کلمات بھی بہت مفید ہیں: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْى لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْى لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۳)

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے ساتھ کیئے ہوئے معاہدے اور وعدے پر حسب طاقت قائم ہوں، میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اپنے اوپر کی گئی تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے! کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

سوال..... اس دعا کا کیا فائدہ ہے؟

جواب..... اسے ”سید الاستغفار“ کہتے ہیں اور جو کوئی اس پر یقین رکھ کر صبح کے وقت پڑھے اور شام ہونے سے پہلے وفات پا جائے تو وہ جنتی ہے، اگر رات کو پڑھے اور اسی رات میں فوت ہو گیا تو جنتی ہوگا۔

سوال..... سونے سے پہلے کیا پڑھیں؟

جواب..... نبی کریم ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو (دایاں) ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ پڑھتے، اَللّٰهُمَّ بِاَسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۴)

اے اللہ! میں تیرے نام سے وفات پاتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔

سوال..... کیا کوئی اور دعا بھی منقول ہے؟

جواب..... جی ہاں! با وضو ہو کر داہنی کروٹ پر لیٹ کر یہ پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اَسَلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّهْتُ وَجْهَیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَالْجَاثُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۴)

اے اللہ! میں نے خود کو تیرے تابع کر دیا، اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، میں نے تجھ پہ بھروسہ کیا ثواب کی امید سے اور خوف کھاتے ہوئے، تیرے سوا کوئی التجاء اور نجات کی جگہ نہیں، میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی (ﷺ) پر ایمان لایا۔

سوال..... اس دعا کا کیا فائدہ ہے؟

جواب..... اگر دعا پڑھنے والا اس رات وفات پا گیا تو فطرت پر فوت (جنتی) ہوگا۔

سوال..... جب سو کر اٹھیں تو کیا پڑھیں؟

جواب..... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاَنَا بَعْدَ مَا مَاتْنَا وَ اَلِیْہِ النُّشُورُ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۴)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے موت کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے

سوال..... دکھ اور تکلیف کے وقت کیا پڑھیں؟

جواب..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۹)

سوال..... جب آئینہ دیکھیں تو کیا پڑھیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاحْسِنْ خُلُقِيْ (مسند احمد، باقی مسند الانصار)

سوال..... آنکھوں کی تکلیف کے وقت کیا پڑھیں؟

جواب..... سرمہ لگاتے وقت یا اس کے علاوہ یہ پڑھیں: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَنْصُرْنِيْ عَلٰی مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۰، واللفظ لہ، عمل الیوم واللیلة لابن سنی صفحہ ۱۸۹ ماخوذ)

سوال..... تیل استعمال کرتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب..... بِسْمِ اللّٰهِ۔ اس سے ستر شیطان دور ہو جاتے ہیں۔ (عمل الیوم واللیلة صفحہ ۶۹)

سوال..... لیلة القدر میں کونسی دعا پڑھیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ رَّحِيْبٌ الْعَفْوُ فَاَعْفُ عَنِّيْ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۲)

سوال..... تعوذ (اللہ کی پناہ لینے کا جملہ) کون سا پڑھیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاعُوْذُ بِكَ اَنْ اَرُدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمْرِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۲)

یہ بھی پڑھ سکتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۲)
یہ بھی پڑھ لیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِیْ بِمَآیِ الثَّلٰجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ
الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَا ِیْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

(بخاری)

جلد ۲ صفحہ ۹۴۴

سوال..... جنت کے خزانوں میں سے کوئی خزانہ بتائیں؟

جواب..... لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۴)

سوال..... فوت شدہ کے لیے کوئی مختصر دعا کون سی مانگیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ (یہاں فوت شدہ کا نام لیں!) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ

الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۴)

سوال..... شادی والے کے لیے کون سی دعا مانگیں؟

جواب..... بَارَكَ اللّٰهُ عَلَیْكَ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۵)

سوال..... جماع کے وقت کیا پڑھیں؟

جواب..... بِسْمِ اللّٰهِ جَنَّبَنَا الشَّیْطَانَ وَجَنَّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۵)

سوال..... دشمن کے لشکر کے خلاف کون سی دعا مانگیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اَهْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۶)

سوال..... گناہوں اور اعمال میں کمی بیشی سے معافی کے لیے کیا پڑھیں؟

جواب..... رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ كُلِّهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۶)

سوال..... سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب..... دن میں سو بار پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۸)

سوال..... سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کی کیا فضیلت ہے؟

جواب..... یہ کلمے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ، زبان پر آسان اور میزان پر بہت بھاری ہیں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۹)

سوال..... کھانا کھاتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب..... بِسْمِ اللّٰهِ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۱۰)

سوال..... اگر یہ الفاظ پڑھنا بھول جائیں تو؟

جواب..... جب یاد آئے تو پڑھ لیں! بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۶۵)

سوال..... کھانا کھانے کے بعد کیا پڑھیں؟

جواب..... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدِّعٍ وَلَا

مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۲۰)

یایہ پڑھ لیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۶۵)

سوال..... جب پانی پینے لگیں تو کیا کہیں؟

جواب..... بِسْمِ اللّٰهِ۔ (عمل الیوم واللیلۃ صفحہ ۱۶۰)

سوال..... پانی پی کر کیا پڑھیں؟

جواب..... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ (ایضاً)

سوال..... اگر کسی کے گھر کھانا کھائیں تو کون سی دعا مانگیں؟

جواب..... (۱) اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۸۴)

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ رِزْقِهِمْ۔ (دارمی جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

(۳) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَاَرْحَمْهُمْ۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)

سوال..... نیا لباس پہن کر کیا پڑھیں؟

جواب..... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا

قُوَّةٍ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۷۵)

یایہ پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا لُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَاتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَوَتِيْ

۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۷۷)

سوال..... جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو کیا کہے؟

جواب..... اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

سوال.....دوسرا کیا کہے؟

جواب.....وَعَلَيْكُمْ السَّلَام۔

سوال.....کیا صرف اتنا ہی کہنا چاہیے؟

جواب.....نہیں! سلام کہنے والا اور جواب دینے والا اگر سلام کے علاوہ ”وَرَحْمَةُ اللَّهِ“

اور ”وَبَرَكَاتُهُ“ کا اضافہ کرے گا تو ہر کلمہ کے بدلے دس نیکیاں پائے گا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۸)

سوال.....جب چھینک آئے تو کیا پڑھیں؟

جواب.....اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

سوال.....سننے والا کیا کہے؟

جواب.....يَرْحَمُكَ اللّٰہ۔

سوال.....چھینک مارنے والا پھر کیا کہے؟

جواب.....پھر یہ پڑھے: يَغْفِرُ اللّٰہُ لِيْ وَلَكُمْ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۶)

یا یہ کہے: يَهْدِيْكُمْ اللّٰہُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۶)

سوال.....اگر کوئی شیطانی وسوسہ پیدا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب.....اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا چاہیے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹)

سوال.....مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب.....اَللّٰہُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

سوال.....جب نکلیں تو کیا کہیں؟

جواب.....اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۶۸)

سوال..... مریض کو کیسے دم کریں؟

جواب..... اپنا دایاں ہاتھ اس کے جسم پر رکھ کر یہ پڑھیں: اَذْهَبِ الْبَاسُ رَبَّ النَّاسِ
وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاىَ إِلَّا شِفَاىُكَ شِفَاىَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۴)
سوال..... اگر جسم کے کسی حصہ میں درد ہو تو کیا پڑھیں؟

جواب..... درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین بار بِسْمِ اللّٰہ اور سات بار یہ دعا پڑھیں:
أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا آجِدُ وَأُحَازِرُ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۴)

سوال..... جو زندگی سے تنگ آجائے وہ کیا کرے؟

جواب..... موت کی دعا کرنا منع ہے، ہاں اگر زیادہ لاچار جائے ہو تو یہ پڑھ لے:
اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتْ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّىْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّىْ۔
(مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۹)

سوال..... مصیبت کے وقت کیا پڑھیں؟

جواب..... اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِىْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِّىْ
خَيْرًا مِّنْهَا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۰)

سوال..... گھر سے نکلتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب..... بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۵)

سوال..... جب گھر میں داخل ہوں تو کیا پڑھیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى
اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔ پھر اہل خانہ کو سلام کہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۵)

سوال..... صبح و شام کون سی دعا پڑھیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۹)

یا تین باریہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّمَعَ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۹)

سوال..... جب مرغ بانگ دے تو کیا پڑھیں؟

جواب..... اللہ کا فضل مانگیں (اَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ)۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۳)

سوال..... جب گدھا پیٹے تو کیا پڑھیں؟

جواب..... اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۳)

سوال..... جب سواری پر بیٹھیں تو کونسی دعا پڑھیں؟

جواب..... تین بار اللہ اکبر اور پھر یہ پڑھیں: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ

مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى

وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ بَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِلْنَا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَايِ السَّفَرِ

وَكَاثِبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْىِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۳)

سوال..... اگر دوران سفر کسی جگہ ٹھہریں تو کیا پڑھیں؟

جواب..... اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۳)

سوال..... نیا چاند دیکھ کر کیا پڑھیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ اَبِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّىْ وَرَبُّكَ
اللّٰهُ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۴)

سوال..... کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا پڑھیں؟

جواب..... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہِ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۴)

سوال..... بازار جائیں تو کیا پڑھیں؟

جواب..... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہٗ الْحَمْدُ یُحِیْیْ وَیُمِیْتُ
وَهُوَ حَیُّ لَا یَمُوْتُ بَیْدِہٖ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۴)

سوال..... جب کسی مجمع سے اٹھیں تو کیا پڑھیں؟

جواب..... سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۴)

سوال..... کسی کو الوداع کریں تو کیا پڑھیں؟

جواب..... اَسْتَودِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۴)

سوال..... کسی کا خوف ہو تو کیا پڑھیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِہُمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِہُمْ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۵)

سوال..... قرض کی ادائیگی کے لیے کون سی دعا پڑھیں؟

جواب..... اَللّٰهُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاعْغِیْنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ
سِوَاکَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۵)

سوال..... بلندی پر چڑھتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب.....اللَّهُ أَكْبَرُ

سوال.....نیچے اترتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب.....سُبْحَانَ اللَّهِ

سوال.....ثابت قدمی کے لیے کونسی دعا پڑھیں؟

جواب.....اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱)

سوال.....کوئی دینی کتاب پڑھتے وقت کون سی دعا پڑھیں؟

جواب.....اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (المستلرف جلد ۱ صفحہ ۴۰)

سوال.....استخارہ کی دعا کون سی ہے؟

جواب.....اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ الَّذِي أُرِيدُ (یہاں اس کام کا نام لے) خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدِرْهُ لِي يَسِّرْهُ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ الَّذِي أُرِيدُ (یہاں بھی اس کام کا نام لے) شَرًّا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ۔ (بخاری وابن ماجہ)

یاد رہے کسی بھی وقت یا رات کو سونے سے پہلے دو رکعت نفل استخارہ پڑھے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھے، سلام کے بعد مذکورہ دعا مانگے اور اس کے بعد پاک بستر پر قبلہ رو



دائیں پہلو پر سو جائے۔ جب سو کر اٹھے جو بات مضبوطی کے ساتھ دل پر اترے وہی بہتر ہے اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو کام کرنے کا مشورہ ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو منع پر دلالت ہے۔

تمت بالخير

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب الرحيم
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ وازواجہ وذریۃہ وسائر
امتہ وعلماہ ملتہ اجمعین۔

